مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جلد دوم

۲

ترتیب و ترصیف

نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت نبیرۂ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا محمد فرزان رضا خان صاحب قادری حشمتی

مکتبہ حشمتیہ
الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ (یوپی)

Ba Faiz E Huzoor Zartab E Millat

نام کتاب ——— مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت جلد دوم

مرتب ——— نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا محمد فرزان رضا خان صاحب حشمتی

تصحیح و تحشی ——— نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا مفتی محمد فاران رضا خان صاحب حشمتی

نظر ثانی ——— نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولینا محمد مشارب رضا خان صاحب حشمتی

کمپوزنگ ——— محمد نجم الرضا حشمتی نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت

باراول ——— ۲۰ ماہ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ یکم اکتوبر ۲۰۱۸ء

نوٹ

مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت کی کتابت وترتیب میں حتی الوسع تصحیح کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی خامی رہ گئی ہوتو مرتب ومصحح کی خامی اور کوتاہی سمجھی جائے۔ مطلع فرما کر کرم فرمائیں

ملنے کے پتے

جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا حشمت نگر پیلی بھیت شریف

جامعہ اہل سنت دار العلوم حشمت الرضا کرنیل گنج کانپور

الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پر اماہم ضلع گونڈہ

الجامعۃ الہادیہ حشمتیہ، حشمتی جامع مسجد بھیونڈی

الحاج احمد عمر ڈوسا فاؤنڈیشن، حشمتی جامع مسجد منیش مارکیٹ ممبئی

9368173692,9760468846,

انتساب

غازیِ اہل سنت، برادرِ مظہرِ اعلیٰ حضرت،

اسد السنۃ، کاسرِ نجدیت و وہابیت، حامیِ اسلام و سنیت، سرشکن لامذہبیت،

صاحبِ تصانیفِ کثیرہ، مفتیِ بمبئی،

محبوبِ ملت حضرت علامہ مولٰینا حافظ قاری الحاج

الشاہ ابوالظفر محب الرضا **مفتی محمد محبوب علی خاں** صاحب قبلہ قادری برکاتی

رضوی مجددی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان

و

پروردۂ شیر بیشۂ اہل سنت، منبع علم و حکمت، ضیغم سنیت، ماحیِ وہابیت و نجدیت و ندویت و دیوبندیت

و لیگیت، صاحبِ تصانیفِ علمیہ و روحانیہ، مفتیِ جاورہ،

حضرت علامہ مولٰینا **مفتی ابوالطاہر محمد طیب** صاحب قبلہ صدیقی

قادری برکاتی قاسمی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام

جن مبارک ہستیوں سے آج بھی اہل سنت و جماعت، فدایانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت فیضیاب ہو رہے ہیں۔ جن کی تصانیفِ قاہرہ نے رعد و برق بن کر ایوانِ نجدیت و وہابیت و صلح کلیت کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ان شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تاقیامِ قیامت ریزہ ریزہ کرتی رہیں گی۔

بفیضانِ کرم

جانشین مظہر اعلیٰ حضرت، شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت،
اعلم العلماء، افقہ الفقہا، تاج الاصفیا، رئیس الاتقیار،
امام المناظرین، غیظ المنافقین والمرتدین،
سیف الفقیہ الباسل، صاحب کمالات وفضائل، مرشدنا الکامل،

حضور مشاہدِ ملت

حضرت علامہ مولٰینا الحاج
الشاہ ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ
قادری برکاتی رضوی حشمتی

علیہ الرحمۃ والرضوان

برائے ایصال ثواب
فدائے شیر بیشۂ اہل سنت جناب الحاج غلام مصطفٰے صاحب حشمتی علیہ الرحمہ
ابن خلیفۂ شیر بیشۂ اہل سنت عدو لا مذہبیت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت
صوفی باصفا جناب الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی علیہ الرحمہ
منجانب:
مخیر اہل سنت عاشق شیر بیشۂ اہل سنت فیض یافتہ میکدۂ حشمتیت جناب الحاج ہارون
احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی زیدت مراتبہٗ

فہرست مضامین

مکتوبات

پیش لفظ

الله رب محمد صلی علیه وسلما

وعلیٰ ذویه وصحبه ابداللهور و کرما

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم

جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

ابھی مکتوباتِ مظہر اعلیٰ حضرت جلد اول کی طباعت کو وقت ہی کتنا گذرا تھا اب الحمدللہ جلد ثانی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جس محکم یقین و پیہم عمل کے ساتھ برادر گرامی وقار نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولٰنا محمد فرزان رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی ،حضور شیر بیشہ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خطوط کی تلاش و جستجو میں منہمک رہے۔ وہ نہ صرف قابل داد بلکہ خوش آئند بھی ہے۔ اسی جستجو کی کڑی کے طور پر لکھنؤ، کانپور، رامپور، گجرات، بمبئی وغیرہ کے اسفار بھی کئے گئے۔ اسی تگ ودو کا ثمرہ ہے کہ جہاں جلد ثانی آپ کے ہاتھوں میں ہے وہیں جلد ثالث آب وگل کے منازل طے کر رہی ہے۔ جلد اول کی طباعت کے وقت جلد ثانی ہی کا مواد موجود تھا اور بس۔ فلہٰذا خطوط کو دو ہی جلدوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر جلد اول کے منظر عام پر آنے کے بعد احبابِ اہل سنت نے نہ صرف مبارک بادیاں بلکہ جن حضرات کے پاس خطوط موجود تھے فراہم کئے۔ ع ''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی''۔ جزاھم اللہ تعالیٰ فی الدارین۔

تمام خطوط یکجا ہو جائیں اس وجہ سے جلد اول میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دونوں خطوط کا سنگم کیا گیا۔ مگر اس جلد ثانی میں تقریباً تمام خطوط غیر مطبوع ہیں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب رؤف ورحیم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے وطفیل عمر دراز بالخیر عطا فرمائے پیشوایان جادۂ حق وصداقت ناشران مسلک اعلیٰ حضرت نمونہائے شدت اعلیٰ حضرت وشیر بیشہ اہل سنت

شہزادگانِ مظہر اعلیٰ حضرت دامت فیوضہم المبارکہ کو جن کی نہ صرف یہاں بلکہ ہر مقام پر تنبیہات وتوضیحات بصورت انعامات واکرامات ہمیشہ دستگیر وراہبر رہیں۔ اور عزم وحوصلہ کو ایک نئی توانائی فراہم کرتی رہیں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ خوشی اس بات کی ہے اور بہت ہے کہ اِدھر الحمدللہ خانقاہ حشمتیہ کے ذریعے محراب وممبر سے اشاعت اسلام وسنیت، احقاق حق وابطال باطل وردوہابیہ دیوبندیہ کے دینی تبلیغی دوروں کے علاوہ رسائل وکتب کی طباعت اور تصنیفات وتالیفات کا کام نہایت سبک روی سے جاری رہا۔

اربعین شدت مع ماخذ احادیث وآثار وتقدیم

مناظرہ بھاوپور

انوار نجوم ہدایت

خامہ برق باررضا مصنفہ عمدۃ الواعظین برادر گرامی حضرت مولٰینا مفتی محمد مہران رضاخاں صاحب قبلہ

روح ایمان، روح ایمان مع اضافہ (اُردو، ہندی)

مؤمن کا امتحان درروشنی تمہید ایمان (اُردو، ہندی)

یہ دو رسائل وبرکاتی پیغام اہل سنت کے نام مصنف ومرتب نبیرۂ مظہر اعلیٰ حضرت برادر گرامی حضرت مولٰینا مفتی عنادل رضاخاں صاحب قبلہ حشمتی،

مکتوبات مظہر اعلیٰ حضرت جلد اول وثانی

مرتب شہزادۂ معصوم ملت حضرت مولٰینا فرزان رضاخاں صاحب قبلہ حشمتی

شہد تلخیص (۱۴۳۹ھ) ملخصین نبیرگانِ مظہر اعلیٰ حضرت مولٰینا مشارب رضا حشمتی وحافظ مولٰینا فرمان رضا حشمتی ومولٰینا محمد مناقب رضا حشمتی صاحبان سلمہم ربہم

انکشاف التلبیس قدیم وجدید مصنفہ ہادم قصر صلح کلیت حضرت مفتی عبدالرحمٰن صاحب قبلہ حشمتی

سوانح اطیب العلماء زیر طباعت فقیر کی تصنیف انہیں کاوشوں کا ایک حصہ ہیں۔

مزید برآں پیغامات وارشادات اعلیٰ حضرت پر مشتمل ایمان افروز وہابیت ودیوبندیت وصلح کلیت سوز وقتاً فوقتاً ہزار ہا ہزار کی تعداد میں منظر عام پر آنے والے فتاویٰ رضویہ شریف کے فتاویٰ بصورت پمفلٹ، اسٹیکرس منظر عام پر آچکے اور آرہے ہیں۔ ع

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس خدمات دین وسنیت کو یوں ہی جاری وساری رکھتے ہوئے اپنی واپنے محبوب کی بارگاہ پھر ہر دو خواص وعوام میں مقبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین۔

فقیر گدائے بارگاہِ مشاہد
محمد فاران رضا خاں حشمتی غفرلہٗ القوی
نائب صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم گونڈہ

تضمین

برکلام سرخیل عشق ومحبت، امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از نتیجہ فکر: نبیرۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد فاران رضا خان صاحب مدظلہ العالی

دیدارِ رَب تُجھے ہوا تیری الگ ہی شان ہے || پہنچے مکاں سے لامکاں اور لگا ایک آن ہے

نکلی تھی دیکھنے کو حد حیران اب یہ جان ہے

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے || جانِ مُراد اَب کِدھر ہائے ترا مکان ہے

کب سے طلب میں گشت ہے کب تک کریں گے انتظار || عاصی ہیں ہیں تو تیرے ہی گرچہ ہیں ہم گناہگار

ان کا کرم جو ہو کبھی ہم بھی لگائیں یہ پکار

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار || روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

رفعت میں اُن کی حد ہے کیا ہم کو بتاؤ تو رضا || حیراں ہُوں میں تو خود رضا کیا کیا کہوں تجھے شہا

یہ تو ہے صِیغِ راز ہی ضد ہے تجھے تو سُن ذرا

عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آ گیا || اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

پھرتی نسیم سحر ہے کس کی طلب میں گام گام || دریا کو جستجو ہے کیا کیوں پھر رہا ہے صبح وشام

تیری ہی فکر میں ہیں گُم تیرا ہی ذکر اور نام

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام || کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

دنیا کا حشر کا تجھے فاراں کیا کیا خوف تھا || قبر ہے پُل صراط بھی اعمال سے بھی ڈر ہوا

پھر جو اَنَا لَهَا سُنا دل جھوم کر یہ بول اُٹھا

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفےٰ || تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

پُرانی یادیں

از خلیفہ مظہر اعلیٰ حضرت صوفی باصفا الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی علیہ الرحمہ

۲۳؍دسمبر ۱۹۵۱ء کو بیت المال مدنپورہ میں ایک میٹنگ ہوئی اور اس میں تمام حاضرین نے طے کیا کہ حضرت شیر بیشہ سُنت کو حج وزیارت کے لئے بھیجا جائے۔ بالاتفاق بات طے ہوگئی اور حضرت کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ بمبئی تشریف لائیں۔ حضرت صاحب تار ملتے ہی بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔

میں رات میں میٹنگ ختم ہونے کے بعد رات کے ڈیڑھ بجے پا پیادہ حضرت سرکار سرکاراں آقائے نعمت دریائے رحمت سیدی وسندی کنزی مولائی وملجائی سیدنا شاہ بابا بہاء الدین قادری اصفہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ کرم پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ سرکار میرے پیرومرشد مدینہ شریف جارہے ہیں۔ مجھے بھی بھیج دیجئے۔ ۳۱/۷/بار اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما وعلیٰ ذویہ وصحبہ ابدالدھورو کرما پڑھا۔ دربار کھلا ہوا تھا۔ اگلے روز غسل شریف وصندل شریف تھا اس لئے صفائی ہورہی تھی۔ کسی کی بالٹی میرے سر سے ٹکرائی۔ فال نیک ہوا کہ بس کام بن گیا۔ بظاہر کوئی انتظام نہ تھا بس اسی سرکار پر بھروسہ تھا۔ ۲۵؍دسمبر کو حضرت بمبئی تشریف لائے اور بوری بندر اسٹیشن سے سیدھے مسافر خانہ لایا گیا۔ حضرت نے فرمایا احمد تم بھی؟ میں نے کہا جی ہاں سرکار۔ بس یہ پہلا قدم تھا۔ جو ظاہری طور پر بے اسباب تھا کرم مرشد وکرم سیدی بابا کہ ۲۷؍دسمبر کو محمدی جہاز سے آناً فاناً سب معاملات طے ہوگئے۔

بابا کا در باب المدینہ ہے۔ مدینہ منورہ کے دروازے پر حاضر ہوا اور شہر مدینہ شریف کی حاضری سے محروم رہوں یہ ان کی غیرت کے خلاف ہے ؎

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینہ پھر جاؤں

سیدی بابا بہاء الدین زندہ باد　　ابن غوث الوریٰ زندہ باد

۲۷/دسمبر ۱۹۵۱ء کو حضرت مرشد برحق آقائے نعمت رفیع الدرجت شیر بیشۂ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت آفتاب سنیت ماہتاب رضویت امام المناظرین رئیس المتکلمین سلطان الواعظین غیظ المنافقین الحاج مولٰینا محمد حشمت علی خان صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ساتھ محمدی جہاز کے ذریعہ سرزمین حرم کی طرف روانہ ہوکر میں اپنی قسمت پر ناز کررہا تھا۔

اسی جہاز پر دیوبندیوں کے نامی گرامی مولوی طیب دیوبندی، منظور سنبھلی، حبیب الرحمٰن مئوی، نور محمد ٹانڈوی اور دیگر وہابی مولوی سفر کررہے تھے۔ ہم لوگ ہر وقت اپنی نماز کی جماعتیں علیحدہ کررہے تھے۔ اذان دی جاتی تھی اذان کے بعد بلند آواز سے الصلاۃ والسلام علیک یادافع البلاء والوباء باذن اللہ پڑھتے تھے۔

جہاز میں ایک بار منظور سنبھلی مسئلہ پوچھنے حضرت کے پاس آیا حضرت نے فرمایا تم مسلمان کب ہو جو مسئلہ پوچھنے آئے ہو؟ پھر اس کے سوال کا جواب دیا۔

حضرت کے ایک مرید عبدالجبار صاحب حشمتی کانپوری بمبئی آئے اُن کی پہچان یہاں کسی تاجر سے تھی۔ اس تاجر نے ان سے کہا تھا کہ جب کوئی کام آئے تو بمبئی آجانا میں تمہارا کام کردوں گا۔ اب بمبئی آکر اس تاجر سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ میرے مرشد حج کو جارہے ہیں۔ آپ مجھے بھی بھیج دیں۔ اس تاجر نے انکار کردیا۔ اب تو ناامیدی اور مایوسی کا عالم تھا۔ حضرت کے اعزاز میں سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں عظیم الشان اجلاس ہوا۔ اس مرید نے کہا کہ حضرت میں سلام پڑھوں؟ حضرت نے فرمایا پڑھو۔ اب انہوں نے بڑے پُر درد لہجے میں سلام پڑھا

"طیبہ کو جانے والے میرا سلام لے جا"

دردبھری آواز اور علمائے اہل سنت کی موجودگی پورا مجمع رورہا تھا۔ حضرت پر بھی عجیب کیفیت طاری تھی۔ سلام ختم ہوگیا۔ دعا ہوئی۔ ان مرید جن کا نام عبدالجبار ہے انہوں نے مصافحہ کیا فرمایا عبدالجبار مدینہ شریف چلنا چاہتے ہو؟ وہ بولے ہاں! حضرت نے فرمایا چلو۔ پھر کیا تھا اس زمانے میں دو روپے

رخصت کرنے والے حضرات حاجیوں کو بحری جہاز کے اندر تک رخصت کا پاس بندرگاہ پر ملتا تھا۔ کہ رخصت کرنے جانا چاہتے تو پاس لے کر جہاز کے اندر جاتے تھے۔ دو روپے کا پاس لے کر یہ سات فٹ کا لمبا آدمی بغیر پاسپورٹ اور ٹکٹ کے ہمارے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ چیکر جہاں بھی آئے سب سے پہلے اسی پر نظر پڑتی۔ مگر شاید وہ چیکر کو نظر نہیں آتے۔

جدہ بندرگاہ پر حضرت نے فرمایا میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔ اور یہ عبد الجبار حضرت کے پیچھے پیچھے جدہ میں جہاز سے اترے بندرگاہ کے باہر بھی آ گئے۔

بس میں پچاس آدمیوں کی سیٹ ہوتی ہے۔ اور ۵۱ سوار ہوتے ہیں کنڈکٹر آتا ہے۔ ۵۰ کی گنتی کرتا ہے پاسپورٹ پر دستخط کرتا ہے مگر یہ ایک زائد مسافر اسے نظر نہیں آتا۔ غرض مکہ معظمہ پہنچے۔ پھر اسی طرح مدینہ شریف حاضری دی۔ واپسی میں حضرت کے پیچھے پیچھے جدہ سے جہاز میں سوار ہوئے اور بمبئی میں پھر دو روپے کے پاس کے ذریعے بمبئی بندرگاہ سے باہر آ گئے۔ اور یہ واحد حاجی ہیں کہ ان کا پورا سفر حج صرف چار روپے کے کرایہ میں ہو گیا۔

مجھ سے حضرت نے محمدی جہاز میں فرمایا احمد! حضرت سیدنا بابا بہاء الدین شاہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے آستانہ پر جایا کرو۔ یہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پوتے ہیں۔ ہندوستان کی سلطنت حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو نہ ملی ہوتی تو ان کو ملتی۔ اس ارشاد مبارک کے تحت حضور سیدی بابا صاحب کا آستانہ مبارکہ اجمیر ثانی ہوا۔

مکہ معظّمہ پہنچ کر ابھی ہم لوگوں نے طواف نہیں کیا تھا۔ میں ٹہلتے ٹہلتے مسجد حرام شریف میں پہنچ گیا۔ کعبہ معظّمہ کو دیکھ کر آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ آ کر حضرت سے عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا طواف کر لیا؟ تو میں نے کہا حضور آپ نے طواف نہیں کیا تھا۔ اس لئے میں نے طواف نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا توبہ کرو۔ میں نے توبہ کی پھر ہم لوگ مسجد حرام شریف میں حاضر ہوئے۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ ہم لوگوں نے قران کا احرام باندھا۔ ہماری قیام گاہ کے سامنے ایک میدان تھا وہاں ہم لوگ پنج وقتہ نماز جماعت سے ادا کرتے تھے۔ حضرت

خوداذان دیتے۔اذان کے بعد بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور دیگر خطابات سے صلاۃ پکارتے۔پھر امامت بھی حضرت ہی فرماتے۔ایک روز کسی نے بتلایا کہ یہاں پر پہلے قبرستان تھا اس کے بعد سے حضرت نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا اب ہم لوگ مسجد حرام شریف میں نماز پڑھنے لگے۔پانچوں وقت اپنی علیحدہ جماعت کرتے ایک صاحب کو قبل جماعت دروازے شریف پر بھیج دیا۔وہ اذان دیتا اس کے بعد حضرت کی اقتدا میں حرم شریف میں باقاعدہ جماعت ہوتی۔

ایک دن حضرت نے فرمایا احمد! یہ کتاب سعودی حکومت نے مفت تقسیم کی ہے۔اگر کہیں سے مل جائے تو لے آؤ۔میں باب السلام پر گیا۔جہاں کچھ کتابوں کی دکانیں تھیں۔ان دوکانوں میں دریافت کرنے پر ایک دوکان میں کتاب مل گئی تین ریال کہہ رہا تھا۔حضرت کو آکر بتایا حضرت نے فوراً تین ریال دیئے۔اور میں کتاب لے کر آگیا۔حضرت نے اس کا ایک بار مطالعہ کیا۔اور کتاب رکھ دی۔اب جہاں کہیں بھی عربی میں یا اردو میں تقریر کرتے ابن سعود کو کافر کہتے۔اور اسی کتاب کا حوالہ دیتے۔کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا بحکم شرع کافر ہے، مرتد ہے۔مکہ معظمہ میں ایک شور مچ گیا کہ ایک ہندی عالم ابن سعود کو کھلم کھلا کافر کہتے ہیں۔بات بڑھتے بڑھتے ابن سعود کے ایوان تک پہنچ گئی۔ابن سعود کے یہاں بیس ہندی دیوبندی مولوی محل میں مہمان تھے۔اس نے ان مولویوں کو بلا کر گفتگو کی تو یہ سب کے سب بولے کہ اس عالم کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا۔ہزاروں پڑھے لکھے اس کے مقابلے میں فیل ہیں۔ہم سب تو فرار ہو چکے ہیں۔تم تو بادشاہ ہو۔اگر ساری دنیا سے بھی مولوی صاحبان آجائیں تو اس کے مقابلے میں کوئی بھی نہ ٹھہرے گا۔

ابن سعود نے اب مقامی مولویوں سے رابطہ قائم کیا اور اس کے بعد اپنے ایک وزیر کو حضرت کے پاس بھیجا۔وزیر حضرت کے معلم سے ملا، معلم صاحب وزیر کو حضرت کے پاس لائے۔اور حضرت سے معلم صاحب نے وزیر کا تعارف کرایا۔حضرت نے وزیر سے عربی میں گفتگو شروع

فرمائی۔ آنے کا سبب پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ آپ ہمارے بادشاہ کو کافر کہتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا میں اہل سنت کا مفتی ہوں اور وہ کتاب دکھا کر فرمایا اس میں یہ یہ لکھا ہے۔ اور اپنا عقیدہ بھی بتایا۔ لہٰذا از روئے شرع ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، مرتد ہے۔ وزیر نے کہا اب کیا صورت ہے؟ حضرت نے فرمایا ابن سعود اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرے۔ اور کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہوجائے۔ یا پھر اپنے کفر پر مجھ سے مناظرہ کرلے۔ مناظرہ ابن سعود کے کفر پر ہوگا، عربی زبان میں ہوگا۔ حرم شریف میں مائک پر ہوگا۔ اور مکہ شریف کے ہر مکان میں اس مائک کا کنکشن ہوگا۔ وزیر بہت دیر تک خاموش بیٹھا رہا اس کے بعد رخصت ہوکر ابن سعود کو حضرت کی تجویز بتائی۔ اس نے اپنے مہمانوں کی طرف دیکھا۔ سب کا حال خراب تھا۔ ابن سعود کا پارہ تیز ہوگیا۔ اور بولا اس ہندی عالم نے میری عزت کو چیلنج کیا ہے اور تم سب خاموش ہو اگر ایسے وقت میں اس ہندی عالم کا چیلنج قبول کرتا ہوں تو حکومت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ عربی زبان میں مناظرہ پھر مکہ کے ہر مکان میں کنکشن، دنیا کا ہر جگہ کا مسلمان یہاں موجود ہے۔ میری حکومت کا تختہ ہی پلٹ جائے گا۔ دنیا میرے مونہہ پر تھوکے گی۔ تم اتنے سارے ہو خاموش ہو وہ اکیلا ہے، بول رہا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہم پر بلا نازل ہوئی ہے۔ پھر انتظامی عملہ سے کہا کہ اس مولوی سے کسی طرح کا تعارض نہ کرو۔ جب تک رہے رہنے دو جب جائے جانے دو۔

حضرت کعبہ شریف سے منیٰ پیدل گئے۔ ۹؍ ذی الحجہ کو عرفات شریف سے ہمارے خیمہ کے قریب ایک عورت کا انتقال ہوگیا اس کی نماز جنازہ زکریا مسجد بمبئی کے اس وقت کے وہابی دیوبندی امام نے پڑھائی۔ اس امام نے اس وقت بمبئی میں سعودی حکومت کے گیت گائے تھے۔ ابن سعود کی خطبۂ جمعہ میں تعریف کی تھی۔ اس کے لئے دعا کی تھی اس پر علمائے دین متین نے اسے بحکم شرع کافر قرار دیا تھا۔ نماز جنازہ کے بعد اس عورت کو دفن کردیا گیا۔ حضرت نے بعد میں پوچھا کہ اس کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ اشارے سے بتلایا گیا کہ دیوبندی مولوی نے۔ حضرت اس کے سامنے ہم لوگوں کو لے کر اس قبر پر آئے۔ نماز جنازہ ادا فرمائی۔

ایک مرتبہ دورانِ طواف ایک رنگون کے سیٹھ نے حضرت کو دیکھ لیا آکر دست بوسی کی اورعرض کیا کہ حضرت ہمارا منیجر کہیں گم ہوگیا ہے۔بہت ڈھونڈا کہیں پتہ نہیں مل رہا ہے۔ دعا کر دیجئے۔حضرت نے دعا فرمائی۔وہ قیام گاہ پر پہنچا کہ تار ملا تمہارا آدمی جدہ اسپتال میں ہے۔اورطبیعت بہت خراب ہے۔وہ سیٹھ صاحب پھر حضرت کی قیام گاہ پر آئے ایک ہزار ریال نذرانہ پیش کیا اور کہا حضرت منیجر کا پتہ چل گیا اس کی صحت وشفا کے لئے دعا کر دیجئے۔حضرت نے وہ ایک ہزار ریال واپس فرمادیئے۔اوراس کے لئے دعا بھی نہیں فرمائی۔وہ سیٹھ صاحب واپس ہوئے اور قیام گاہ پر دوسرا تار ملا کہ تمہارے آدمی کا انتقال ہوگیا۔

ایک ماہ سے زائد مکہ معظمہ میں قیام رہا۔اب سوئے مدینہ شریف سفر ہے۔بس میں وہ عبدالجبار صاحب کانپوری حضرت کے مرید بغیر پاسپورٹ وٹکٹ بھی ساتھ ہیں۔۵۰/افراد کی بس ہے اور ۵۱/اشخاص جارہے ہیں۔ٹکٹ چیک ہوتا ہے۔مگر چیکر ان سے پوچھتا ہی نہیں۔راستہ میں تین جگہ چیکنگ ہوئی اور ہر جگہ عبدالجبار ہم لوگوں میں لمبے تڑنگے نظر آتے ہیں مگر چیکنگ کرنے والوں کو نظر نہیں آتے۔۵۰/آدمی کو گن کر اُتارا جاتا ہے۔ہر جگہ یہی ہوا۔

مدینہ شریف میں جہاں بس رکی وہاں حضرت بابرکت خلیفہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت علامہ ضیاءالدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود،جو حضرت کو اپنے دولت کدہ پر لے جانے کے لئے آئے تھے۔ان کو حضرت نے کوئی اطلاع ہی نہیں دی تھی۔حضرت کو تعجب ہوا پوچھا سرکار! آپ نے کیسے تکلیف فرمائی،فرمایا گھر میں بیٹھا ہوا تھا نیچے سے کسی نے آواز دی میں کھڑکی میں آیا تو ان صاحب نے کہا مولینا آپ جلد بس اسٹینڈ جائیں۔مولینا حشمت علی صاحب آرہے ہیں۔ اوروہ صاحب غائب ہوگئے۔میں نے ہر چند تلاش کیا مگر وہ نہیں ملے۔گھر سے میں بس اسٹینڈ آیا پانچ منٹ گذرے ہوں گے کہ آپ کی بس آگئی۔حضرت علامہ ضیاءالدین صاحب قبلہ مہاجر مدنی کے یہاں حضرت پیر مرشد مہمان ہوئے۔حضرت مہاجر مدنی کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔کھانا ناشتہ سب بڑا ہی پُرتکلف ہوتا اور ہر وقت علیحدہ علیحدہ قسم کا کھانا ہوتا۔عربی کھانوں کا تو جواب ہی نہیں۔اس

مبارک دستر خوان پر حضرت اپنے ہاتھوں سے مجھے دیتے کہ احمد یہ کھاؤ، احمد اس کو بھی کھاؤ۔ دوران سفر بس میں میری طبیعت خراب ہوگئی۔ دل کو امید کہ اب ہمیشہ کے لئے مدینہ منورہ کی خاک حاصل ہوگی۔ نہادھو کر مواجہہ اقدس کے سامنے حاضر ہوا تو بالکل تندرست وتوانا جیسے کوئی شکایت اور کوئی مرض ہی نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تھا کہ حضور اس کی والدہ ساتھ میں ہیں اس کو خیر وعافیت کے ساتھ گھر بھیج دیجئے۔ میں اپنی موت کی تمنا کر رہا تھا اور میرے پیر ومرشد خیر وعافیت کے ساتھ گھر بھیجنے کی دعا فرما رہے تھے۔

مدینہ شریف میں باقاعدہ حرم نبوی شریف میں علیحدہ جماعت کے ساتھ نماز ہوتی تھی ایک بار وہاں کے نجدی عسکریوں نے پوچھا آپ جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ حضرت نے فرمایا میں اہل سنت کا مفتی ہوں اور لاؤڈ اسپیکر کے خلاف میرا فتویٰ ہے بعد میں حضرت نے فرمایا میں اگر دوسرے طریقے سے جواب دیتا تو چونکہ ہم حضرت مولٰنا ضیاء الدین صاحب قبلہ کے مہمان ہیں یہ ہمارے جانے کے بعد حضرت سے سختی کرتے اس لئے میں نے دوسرا جواب دیا تاکہ حضرت مہاجر مدنی صاحب قبلہ کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

مدینہ شریف کے اطراف میں کسی مسجد میں گئے۔ وہاں حضرت پر کیفیت طاری ہوگئی اس مبارک مسجد کے در و دیوار منبر ومحراب شریف کو چومنے لگے۔ یہاں میرے سرکار کے دست مبارک لگے ہوں گے، یہاں سرکار کھڑے ہوں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ عجیب کیف کا عالم تھا۔ نجدی سپاہی موجود تھا۔ اس نے کہا ھذا شرک حضرت نے فرمایا یہ شرک ہے؟ اور پھر چوما۔ اس نے پھر کہا یہ شرک ہے۔ اب حضرت کو جلال آگیا ارشاد فرمایا چومنا شرک ہے؟ ارے تیرے دادا نے تیری دادی کو چوما تو تیرا باپ پیدا ہوا، تیرے باپ نے تیری ماں کو چوما اور تو پیدا ہوا تو مشرک تیرا باپ، تیرا دادا سب مشرک۔ (ان مقامات مقدسہ پر رونما ہونے والے بہت سے واقعات جن کو حضرت نے خود قلم بند فرمایا ہے مکتوبات جلد اول میں مندرج ہو چکے ہیں من شاء فلیراجعہ) یہ مونہہ توڑ جواب

سن کر وہ خاموش ہو گیا اور بولا چومو چومو جو کرنا ہو کرو۔ اس کے بعد حضرت والہانہ انداز میں بڑی دیر تک دیوار و در، محراب و ممبر کو بوسہ دیتے رہے۔

ہم مدینہ طیبہ سے پھر مکہ معظمہ حاضر ہوئے۔ مدینہ شریف سے واپسی پر الوداعی سلام بار بار حاضری کی دعا اور آخری سانس پر ایمان وسنیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں خاتمہ بالخیر والعافیہ کی دعائیں کی گئیں۔

مکہ معظمہ میں الوداعی طواف اور بار بار کی حاضری اور خاتمہ ایمان وسنیت پر بالخیر والعافیہ اور اسی پاک شہر کی خاک میسر ہونے کی دعا کی گئی۔ طواف کے بعد الٹے قدم باب الوداع سے باہر نکلے اور پھر جدہ سے بمبئی واپس آئے۔

دوسری مرتبہ کے سفر حرمین شریفین کی واپسی پر حضرت کے اعزاز میں استقبالیہ اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت نے سفر کے حالات بتائے کہ طواف کعبہ شریف کے دوران میری زبان سے الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی صدا بلند ہوئی۔ سپاہیوں نے آکر گھیر لیا۔ ان عسکریوں کو بھیجنے والے ہندوستانی وہابی تھے وہ مجھے نجدی قاضی کے دفتر میں لے گئے۔ نجدی قاضی نے پوچھا کہ آپ نے یارسول اللہ کہا؟ حضرت نے فرمایا ہاں کہا اور یہ میرا ایمان ہے۔ اسی نجدی قاضی کے ٹیبل پر ایک کتاب ابن قیم کی رکھی ہوئی تھی۔ حضرت نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو قاضی نے کہا کہ یہ نجدی حکومت کی اہم کتاب ہے۔ حضرت اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر ورق گردانی کرنے لگے کہ اچانک اس کتاب کے صفحہ پر ابن قیم نے ایک حدیث نقل کی ہے۔ جس سے ندائے یارسول اللہ کا ثبوت ملتا ہے۔ بس حضرت نے اس صفحہ پر نشان لگا کر رکھ دیا۔ اتنے میں قاضی پلٹ کر آیا تو پھر گفتگو شروع ہوئی۔ اور حضرت نے اسی قاضی کی میز پر رکھی ہوئی کتاب سے ندائے یارسول اللہ کا ثبوت دیا۔ اب تو قاضی کا حال خراب ہو گیا۔ اس نے اپنے قاضی القضاۃ سے فون پر گفتگو کی تمام حالات بتائے۔ حضرت کا نام بتایا۔ اب قاضی القضاۃ نے فون پر کہا کہ ان سے جلد معافی مانگو اور ان کو جلد سے جلد مدینہ شریف بھیج دو۔

پھر قاضی نے معافی طلب کی اور پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا حج ہو گیا مدینہ شریف جانا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کب؟ حضرت نے فرمایا جب نمبر آئے گا تب۔ وہ بولا ہم بغیر نمبر کے آپ کو ہوائی جہاز سے بھیجیں گے۔ فرمایا میں اکیلے نہیں جاؤں گا میرے ہمراہ تقریباً پچاس رفیق سفر ہیں۔ وہ بھی میرے ساتھ جائیں گے۔ قاضی نے کہا کہ ہم اسپیشل ہوائی جہاز سے آپ کو روانہ کریں گے۔ اور آپ کے تمام ساتھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اور پھر حکومت نے سارا انتظام کیا حضرت و حضرت کے تمام ساتھی ہوائی جہاز سے مدینہ شریف پہنچے۔

حضرت فرماتے تھے کہ مدینہ شریف جلد حاضری کی تمنا تھی مگر نمبر آئے بغیر جانا دشوار تھا۔ مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کرم فرمایا جلد طلب کیا وہ بھی بذریعہ ہوائی جہاز حکومتِ نجدیہ کے خرچ سے اور ایک ماہ مکمل مدینہ شریف میں قیام رہا۔

حضرت فرماتے تھے کہ جب میں نجدی قاضی کے دفتر میں تھا تو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ دونوں شعر پڑھتا رہا۔

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں   کون بنائے بناتے یہ ہیں   صلی اللہ علیہ وسلم
لاکھوں بلائیں کروروں دشمن   کون بچائے بچاتے یہ ہیں   صلی اللہ علیہ وسلم

اور اسی وظیفے کی برکت سے نجدی قاضی خائب و خاسر ہوئے۔ جب سے حضرت نے بتایا میں نے ان دونوں شعروں کو اپنے وظیفہ میں شامل کر لیا۔ ہر نماز پنجگانہ کے بعد دونوں شعر بارہ بارہ مرتبہ مع صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں اور اول و آخر بارہ بارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں اس کے فضائل بے حد ہیں۔

دونوں حرم شریف میں اپنی نمازیں جماعت سے علیحدہ ادا فرماتے رہے اور دوسرے حاجیوں کو بھی تاکید فرمائی کہ جماعت کا ثواب لینے جا رہے ہو ان نجدی اماموں کے پیچھے ہماری نماز ہی نہیں ہوتی۔ اور اگر ان کو مسلمان سمجھ کر نماز ان کے پیچھے پڑھو گے تو ایمان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ الگ نماز پڑھو یہ سمجھ کر یہ نجدی امام ہے تو جماعت سے زیادہ ثواب پاؤ گے۔ انشاءاللہ

تعالیٰ۔اس لئے کہ مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن کو دشمن سمجھنا مدار ایمان ہے۔

ایک مرتبہ محرم کی پہلی شب میں حضرت کے بیان میں ابابلڈنگ حاضر نہ ہوا۔دوسری شب میں حاضر ہوا۔حضرت نے فرمایا کل کیوں نہیں آئے تھے؟میں نے عرض کیا کہ کشائش رزق کا عمل پڑھ رہا تھا۔اس لئے حاضری نہ ہوئی۔حضرت نے فوراً ارشاد فرمایا لعنۃ اللہ علی الوہابیہ لعنۃ اللہ علی النجد یہ پڑھتے رہو مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمہیں رزق عطا فرمائیں گے۔

تقسیم ہند سے قبل حضرت نے کانگریس ولیگ کی مکاریوں چالاکیوں کا پردہ فاش فرمایا۔ اُن کا ہرا ہرا باغ دکھانا طرح طرح کی میٹھی میٹھی باتیں کرنا قوم وملت کو لبھانا حضرت نے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر واضح فرمادیا۔بعد کے نتائج سے آگاہ فرمایا۔تحریر سے بھی تقریر سے بھی ان سب کی گمراہی کو طشت از بام کردیا۔اوراس وقت حضرت نے جو جو ستر سوالات میں میرے مرشد نے تحریر فرمایا تھا تقسیم ہند کے بعد وہ بھیانک مناظر سامنے آئے۔

فرمایا مسلمانو! کہاں جارہے ہو؟ظلم وستم وقتل وغارت گری کا بازار گرم ہے،ہر طرف مایوسی اوراندھیرا ہے،کوئی پرسان حال نہیں۔پاسبان رہزن بن گئے۔اوررہزن جلّاد ہوگئے۔ کرنے کے لئے کچھ باقی نہ چھوڑا جانوں مالوں کی،عزت وآبرو کی،جائیداد واولاد کی کیا حالت ہے،سامنے ہے۔ضلعوں شہروں قصبوں دیہاتوں میں ویرانہ ہوگیا،بستیاں اُجڑ گئیں،گلی کوچوں میں ٹرینوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں ماں باپ بھائی بہن اولاد رشتہ دار الگ الگ ہوگئے ہندوستان قبرستان بن گیا۔مساجد ومزارات پر غیروں کا قبضہ ہوگیا۔یہ سب کیوں ہوا؟تم نے قرآنی احکام سے مونہہ موڑا،خیر خواہِ اُمت کے بتائے ہوئے راستہ کو چھوڑا،غیروں کو ہمدرد سمجھا انہوں نے ہی تم کو ذبح کرڈالا جس کو ترقی سمجھتے تھے وہی تنزلی کا راستہ تھا اغیار سے دوستانہ اپنوں سے کٹ جانا۔

للہ!اپنے جسم کو آگ سے بچاؤ۔مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک میں آؤ۔سب کچھ برباد ہوگیا۔اب بھی آنکھ نہیں کھلتی ہر طرف سے بے دینیت لامذہبیت تمہیں دعوت ہلاکت دے رہی ہے۔چندروزہ زندگی ہے۔ایک دن قبر کا مونہہ دیکھنا ہے۔یہاں کا بویا

وہاں پاتا ہے۔ علم دنیا سے اُٹھتا جارہا ہے۔ جو عالم جاتے ہیں اُن کی جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ تصنیفات اعلیٰ حضرت کو اپنا دستور العمل بنالو وعقائد حقہ پر گامزن ہو جاؤ۔ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا۔ روحانیت پیدا ہو جائے گی۔ اپنی حفاظت آپ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ تائید غیبی ساتھ ہوگی۔ خیر خواہِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھیڑوں! بھیڑیوں سے ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ ظالم بھیڑیے ٹی کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔

چڑی مار جب چڑیوں کا شکار کرتا ہے تو پہلے جال کو بچھاتا ہے اور چھپ کر چڑیوں کی بولی بولتا ہے۔ چڑیاں سمجھتی ہیں کہ ہمارا ہم جنس ہے اور دھوکہ میں آکر جال میں پھنس جاتی ہیں۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا

ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سید ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان بدمذہبوں بے دینوں سے دور رہو، اُن کو اپنے سے دور رکھو کہیں یہ تمہیں گمراہ نہ کریں، کہیں یہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ آؤ آؤ! ان گمراہانِ زمانہ سے دور و نفور رہتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنے ظاہری باطنی حال کو سنوارتے ہوئے رب کریم کی بارگاہ میں آؤ اور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کے وسیلہ سے توبہ کرو اپنے جملہ گناہوں سے ظاہری باطنی چھپے کھلے چھوٹے بڑے گناہوں سے معافی طلب کرو اور الحب للہ والبغض للہ کی دولت سے اپنے کو مزین کرو۔ دارین کی فلاح و بہبودی تمہاری جھولیوں میں ہوگی۔

یہ وہ ارشادات ہیں جن پر عمل سے کل بھی کامیابی و کامرانی نے قدم چومے اور ان پر آج بھی عمل کیا جائے تو دونوں جہان کی کامیابی قدموں کو بوسہ دے۔ مولیٰ عزوجل ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، آمین، آمین۔

خادم دین متین، غلام سید بابا بہاء الدین حاجی احمد عمر ڈوسا قادری رضوی حشمتی

منقبت حضور اعلیٰ حضرت بزبانِ حضور مظہر اعلیٰ حضرت

واہ کیا علم ہے اے حضرتِ اعلیٰ تیرا
بج رہا ہے عرب و ہند میں ڈنکا تیرا

اندھی آنکھوں کو نظر کیا ترا پایہ آئے
چومتے ہیں علما عتبۂ علیا تیرا

سایۂ مصطفوی حضرتِ غوث الثقلین
سایۂ غوثِ وری سایہ والا تیرا

چلتے میں ہاتھ میں تھامے ہوئے ناقے کی مہار
کعبے والوں سے کوئی پوچھ لے رتبہ تیرا

آئینہ ہے تو جمالِ نبوی کا پیارے
پرتوِ حسنِ نبی جلوۂ زیبا تیرا

کیوں دبیں کس سے دبیں ہیں جو ترے در کے غلام
غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا

جگمگا اٹھی ترے نور سے بزمِ اسلام
قادری چاند وہ پیارا ہے اجالا تیرا

چمنِ طیبہ کی خوشبوئیں ہیں گلشن میں ترے
گلِ باغِ نبوی واہ مہکنا تیرا

ہو مبارک تجھے دیدارِ نبی کا پیارے
محوِ دیدارِ رضا واہ! نصیبا تیرا

غوثِ اعظم پہ فدا تو ہوا جان و دل سے
غوثِ اعظم ہے ترا چاہنے والا تیرا

مر گیا کفر ہوا کفر کا ہر بچہ یتیم
پرتوِ حملۂ فاروق ہے حملہ تیرا

کفر کے قلعے گرے کفر کے جگرے بھی پھٹے
نفخۂ صور پھنکا، یا لگا نعرہ تیرا

سرنگوں ہو گئے کفار کے فوراً آقا!
جب کبھی اٹھ گیا ہے حیدری نیزہ تیرا

کہہ دو اعدا سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر!
برق ہے خنجرِ خونخوار ہے خامہ تیرا

تو گیا خدمتِ احمد میں پر اعدا تیرے
ہیں تڑپتے بھلا کیا اچھا ہو مارا تیرا

اپنی رحمت سے اسے کر لے قبول اے پیارے
نذر میں لایا ہے چادر یہ کمینہ تیرا

میرے آقا میرے داتا مجھے ٹکڑا مل جائے
دیر سے آس لگائے ہے یہ شیدا تیرا

اس عبیدِ رضوی پر بھی کرم کی ہو نظر!
بد سہی چور سہی ہے تو وہ کتا تیرا

نجم کو شید تو شتن بخطے خوش رسے — چوں نگہ کرد برآں اعلیٰ حکایاتے را

مدحتے کرد تو بیاں کرد بدرگاہِ رضا — مشتمل ہست بچہ شانِ جلالاتے را

می سزد بر تو لقب واصفِ اعلیٰ حضرت — چہ خوشا کردی بیاں اعلیٰ مقاماتے را

سایۂ غوث وری سایۂ اعلیٰ حضرت — سایۂ فیضِ رضا خشتی لمعاتے را

بے گماں شیرِ رضا سایۂ اعلیٰ حضرت — ہمچناں سایۂ رضا قادری برکاتے را

از پئے یافتنِ فیضِ رضا بر درِ تو

طالبم شیرِ رضا لطف و عنایاتے را

حضور شیر بیشہ سُنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی جو سوانح تحریر فرمائی تھی نہیں معلوم کتنی طویل، کتنے صفحات پر تھی۔ ہاں قسطوار کچھ ماہناموں میں شائع ہوئی تھی اُس کے جتنے حصے میسر آئے شامل کر دیئے۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً۔

سوانحِ حضور اعلیٰ حضرت

بقلم

حضور مظہرِ اعلیٰ حضرت

سوانح امام اہل سنت مجدد دین وملت

(۱۳ ــــــ ھ ــــــ ۴۴)

از قلم مبارک حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہر قرن ہر زمانے میں حضرات علمائے اہل سنت دامت برکاتہم القدسیہ وہابیہ ملاعنہ کے عقائدِ کفر وضلال پر برابر امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی علیہ ماعلیہ کے وقت ہی سے شرعی رد وطرد فرماتے رہے۔ لیکن دیوبندی ملعونوں کے کفر وارتداد پر مکۂ معظمہ ومدینۂ طیبہ کی مہریں لانے کا کام رہ گیا تھا۔ دین پاک کی یہ مبارک خدمت تقسیم ازل میں حضور پُر نور امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت محی سنت طاہرہ صاحب حجۃ قاہرہ آیت من آیات اللہ الظاہرہ معجزۃ من معجزات المصطفویۃ الباہرہ مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ مولٰینا مولوی مفتی حاجی وقاری شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی مبارک تقدیر میں لکھ دی گئی تھی۔

حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی مقدس زندگی کے مبارک کارناموں پر ایک نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ خدائے پاک جل جلالہٗ نے اپنے اس خاص بندے کو اپنے دینِ پاک کی حمایت ہی کیلئے پیدا فرمایا تھا۔ دینِ اسلام کی تجدید وتبلیغ اور سنیت کی حفاظت وحمایت ونصرت ہی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زندگی تھی۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے پاک مبارک دینِ اسلام کی تجدید کے فرضِ منصبی کو جس خوبی سے ادا فرمایا وہ آج حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تصنیفات مبارکہ سے ظاہر ہے۔ جس کی تعداد بفضلہٖ تعالیٰ ایک ہزار سے بھی بہت زائد ہے۔ سنت نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے ایسے متبع کے بڑے بڑے زبردست علمائے اہل سنت کی باریک بین ودور بین نگاہوں میں بھی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے افعال واقوال واحوال غرض اُٹھنے بیٹھے، چلنے پھرنے، کھانے پینے، سونے جاگنے وغیرہ کسی بات میں کوئی ادا سنتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے خلاف دِکھائی نہ دی۔ فضل وکمال کے ساتھ ہر

ایک علم میں خدا اور سول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے دین متین کے اس مجدد کو وہ بلند مرتبہ عطا فرمایا جس کے سامنے عرب و عجم حل و حرم کے اکابر علماء و افاضل فقہاء نے سر جھکا دیئے۔

کعبے والوں سے کوئی پوچھ لے رُتبہ تیرا
چلتے ہیں ہاتھ میں تھامے ہوئے ناقہ کی مہار

ابھی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی عمر شریف تیرہ ہی برس ہوئی تھی کہ اسی سن میں علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم اصول وغیرہا جملہ علوم دینیہ کا کامل عبور حاصل کر کے دار الافتائے بریلی شریف میں مسند افتاء پر پونے چودہ برس کی ننھی سی عمر میں جلوہ گر ہو گئے۔ اُسی وقت سے سواچون برس کی طویل مدت میں کوئی گھڑی ایسی نظر نہیں آتی جو دین پاک کی خدمت سے خالی گزری ہو۔ وہ حضرات جو اپنے زمانے کے استاذ العلماء کہلاتے ہیں اپنے عصر کے صدر الشریعہ مشہور ہیں وہ لوگ جن کو محدث اعظم ہند و صدر الافاضل کہا جاتا ہے نیز وہ اکابر و اعاظم علمائے اہل سنت دامت برکاتہم جو بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آج مرجع اہل سنت ہیں ۔ وہ جن کے تلامذہ بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم **کیف ملیٔ علماً** کے مصداق ہیں یہ تمام حضرات بھی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی کتبِ مبارکہ ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ اور اپنے اپنے ظرف کے لائق ان سے علمی و روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ **ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔**

حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنی ساری مبارک زندگی اسلام و سنیت کے احیا و نصرت و تجدید و حمایت پر قربان کر دی۔ اور ہر طرح کے کفار و مرتدین مشرکین مبتدعین کی طرف سے ہونے والے حملوں کے دنداں شکن رد فرما دیئے۔

یقیناً حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خدائے پاک جل جلالہٗ کے اُن پاک مبارک بندوں میں ہیں جن کا فیض دنیا سے اُن کے پردہ فرمانے کے بعد بھی خدا اور سول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جاری رکھتے ہیں۔ جن لوگوں کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ذات بابرکات سے اسلام و سنیت کی طرف سچی ہدایت نصیب ہوئی ہے اُن نفوس قدسیہ کا شمار کرنا یقیناً دشوار

ہے۔ پھر جن صاحبوں کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے یا حضور کے شاگردوں سے یا حضور کے خلفاء سے ہدایت حاصل ہوئی ہے اور حاصل ہورہی ہے اور حاصل ہوتی رہے گی اُن کی تعداد کا اندازہ کرنا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے۔

اور ابھی قیامت تک حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت تصنیفاتِ مقدسہ سے جس قدر لوگ مستفیض ہوکر اسلام وسنیت کی دولتِ بے بہا حاصل کریں گے ان کا حساب تو اللہ تبارک وتعالیٰ پھر اُس کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی جانتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد ولیٔ حمد و رضا

حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو محاسن وفضائل بچپن میں ظاہر ہوئے اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ذاتِ مبارک کو آپ کے بچپن ہی سے حضور رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے برگزیدہ ومقبول فرمالیا تھا۔ چھ برس کی عمر شریف تھی جب کہ محفل مبارک میں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلادِ مبارک بیان فرمایا۔ آٹھ برس کی سن میں ہدایۃ النحو پڑھتے تھے۔ اسی وقت ہدایۃ النحو کی شرح عربی زبان میں لکھ ڈالی۔

اُسی زمانے میں خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالیشان محل ہے جس کی دربانی حضرت مولٰینا کافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کر رہے ہیں۔ مولٰینا علیہ الرحمہ نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: **یا احمد رضا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فی ہذہٖ الدار فادخل وزرہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم** یعنی اے احمد رضا بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس مکان میں تشریف فرما ہیں۔ تم اندر حاضر ہوکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کرو۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی والدہ مشفقہ حضرت سیدتنا آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آغوش مبارک میں اپنی شان طفلی میں تشریف فرما ہیں۔ اپنی سرکار کے غلام خاص کو ملاحظہ فرما کر اپنی والدہ مکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں کہ میرا احمد رضا

آ گیا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سرکار میں صلاۃ وسلام بصد تعظیم واحترام عرض کر کے واپس ہوتے ہیں۔ ڈیوڑھی پر پہنچ کر حضرت مولٰنا کافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرماتے ہیں یا کافی اقلزرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یعنی اے کافی بے شک حضور آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل کیا؟

چھ برس کی عمر میں معلوم کر لیا تھا کہ بغداد شریف کس سمت ہے۔ اُس وقت سے دمِ آخر تک کسی وقت بھی اُس جانب کو پاؤں نہ پھیلائے۔ فقیر حقیر غفرلہٗ ربہٗ القوی کی نظروں کا دیکھا ہوا یہ واقعہ ہے کہ ایک صاحب کا عریضہ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اُس (عریضہ) کے پڑھ کر سُنانے کا مجھ گنہگار گدائے کوئے رضوی کو حکم ہوا۔ اُن صاحب نے القاب میں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حافظ بھی لکھ دیا تھا۔ اُس کو سُن کر چشمانِ مبارک میں آنسو بھر آئے۔ اور فرمانے لگے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا حشر اُن لوگوں میں نہ ہو جن کے حق میں قرآن عظیم فرماتا ہے یحبون ان یحمدو ابمالم یفعلوا یعنی جب اُن لوگوں کی تعریف میں ایسی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں جو اُن کے اندر نہیں تو وہ لوگ اپنی ایسی تعریف پسند کرتے ہیں۔ یہ واقعہ ۲۹ رشعبان ۱۳۲۷ھ کو ہوا تھا۔ دوسرے ہی دن سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع فرما دیا۔ ہر روز ایک پارہ حفظ کر کے تراویح میں سُنا دیتے یہاں تک کہ رمضان شریف کی ستائیسویں تاریخ کو مغرب سے پہلے حفظ قرآن شریف پورا کر لیا۔ اور صرف ایک مہینے کی مدت میں حافظ ہو گئے۔ رمضان المبارک کی انتیسویں شب کو تراویح میں قرآن عظیم تلاوت کر کے ختم کر دیا۔

بڑی خوبی تو یہ تھی کہ ہر روز ایک پارہ زبانی حفظ کر لینے کے باوجود مختلف فتاویٰ مبارکہ لکھنے مسائل شریعت واحکام خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعلیم فرمانے وقت پر مسند نشین ہدایت وارشاد ہو کر اللہ عزوجل اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فرامین مقدسہ سُنانے وغیرہ روزانہ کے مشاغل دینیہ میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں پڑا۔

علوم مروجہ درسیہ جن کوسندیافتہ علماء حاصل کرتے ہیں اُن کا تو پوچھنا ہی کیا۔ وہ علوم غریبہ وفنون عجیبہ جن کو علمائے زمانہ نے کانوں سے سُنا بھی نہیں اُن علوم وفنون نادرہ میں جب کبھی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلم اُٹھ گیا ہے تو تحقیقات رفیعہ وتدقیقات بدیعہ کے دریائے ذخار موجیں مارنے لگے ہیں۔ اور ثابت ہو گیا ہے کہ دینِ اسلام وملتِ حقہ کے اس پیارے مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکثرت علوم وفنون کو تو از سرِ نو تازہ وزندہ فرما دیا ہے۔

حق بات تو یہ ہے کہ جو ذات قدسی صفات حضور محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حامد ومدوح ہو اُس کے فضائل باہرہ اور فواضل ظاہرہ کماحقہا مجھ جیسے گناہگار سے کیونکر ممکن ہے۔ اہل سنت تو بحمدہٖ تعالیٰ حدیث شریف کے فرمان کے مطابق اسلام کے سچے راستے پر ہیں ہی، وہ اپنے پیشوائے مذہب اپنے دینی امام کی جس قدر مدح وتوصیف کریں تھوڑی ہے۔ لیکن بدمذہب بے دین لوگ بھی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل بے مثال اور بے مثل کمال کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آج دنیا میں مشرکین کفار مرتدین اشرار، گمراہانِ فجار کا کوئی ایک بھی ایسا فرقہ نہیں جس کے رد میں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد تصنیفات مبارکہ نہیں۔ نجدی، ندوی، دہریئے، فلاسفہ، آریہ سماجی، یہود ونصاریٰ، ہنود، مجوس، قادیانی، نیچری، وہابی، دیوبندی رافضی، خارجی، گاندھوی وغیرہم آج بے دینوں کی جس قدر فتنہ گر پارٹیاں ہیں اُن سب کے خود ساختہ اصول باطل اعتقادات کو خود انھیں کے مسلمات اور انھیں کے گڑھے ہوئے قواعد سے اس طرح توڑ پھوڑ کر اُن کے دھوئیں بکھیر دیئے ہیں کہ تلاش وتفحص کے بعد بھی اُن کا کوئی ایک ذرہ سلامت نہیں مل سکتا۔

اتنا ہی نہیں بلکہ معاذ اللہ قیامت تک جس قدر باطل فرقے خدا نہ کرے نئے پیدا ہوں تو اُن سب مردود وملعون فرقوں کے ردوطرد واماتت اور اسلام وسنیت کی نصرت وحمایت کیلئے پہلے ہی سے زبردست اصول اور لاجواب قواعد مرتب فرما دیئے ہیں۔

اللہ اکبر! اُن کی قدر تو علم دین رکھنے والے مسلمانانِ اہل سنت ہی جان سکتے ہیں۔ حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ساری عمر دنیا کو اس مضمون کا اعلان فرماتے رہے کہ دیکھو ایمان تین

چیزوں کا نام ہے۔

نمبر۱: دنیا بھر کی ہر ایک لائق محبت مستحق تعظیم چیز سے زیادہ اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت وتعظیم۔

نمبر۲: انہیں کی رضا کیلئے اُن کے دوستوں سے دوستی ومحبت۔

نمبر۳: اُنہیں کی خوشی کیلئے اُن کے دشمنوں سے دشمنی ونفرت۔

اگر ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی تمہارے دل میں کامل نہیں تو تمہارا ایمان کامل نہیں۔ اور اصل بات بھی یہی ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ انہیں تین فقروں میں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی مبارک زندگی کا پورا خلاصہ آ گیا تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ حضور امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنی ساری عمر شریف بھر اپنے مبارک قلم اپنی پاک زبان سے یہی فرماتے رہے یہی لکھتے رہے، یہی چھاپ چھاپ کر شائع فرماتے رہے گویا حضور پُر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے تمام مواعظ مبارکہ جملہ تحریراتِ قدسیہ، جمیع تصنیفات مقدسہ سب کے سب انہیں تین فقروں کی شرح اور تفسیر ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ تمام آیاتِ قرآنیہ کا خلاصہ اور جمیع احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کا عطر یہی تین باتیں ہیں۔

کفار وہابیہ، مرتدینِ دیوبندیہ کے رد میں حضور پُر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سیکڑوں زبردست رسائل مبارکہ ہیں جو سب کے سب بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ آج تک لاجواب ہیں۔ اور بڑے چھوٹے سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ اُن کے حضور مبہوت وعاجز ولاجواب ہیں۔ وللہ الحمد۔ لیکن اُن تصانیف مبارکہ میں کتاب مستطاب مسمیٰ بنام تاریخی ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین''

نہایت بلند پایہ عالیشان اور بابرکت تصنیف منیف ہے۔ یہی وہ مقدس فتویٰ ہے جو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ میں مرتب فرمایا ہے۔ وہ مقدس کتاب ہے جس میں مکہ معظمہ مدینہ طیبہ کے اکابر علمائے کرام واعاظم مفتیان عظام نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

کواپنا سرداراس صدی کا مجدداور امام لکھا۔اور بالاتفاق فتوے دیئے کہ مرزاغلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرفعلی تھانوی اپنے اقوال خبیثہ وعقائد کفریہ کے سبب جواُن خبثاء کی تحریرات میں موجود ہیں بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ومرتد ہیں۔ایسے کہ جولوگ اُن میں سے کسی کے عقیدۂ کفریہ قطعیہ پر یقینی اطلاع رکھتے ہوئے بھی مسلمان جانے یااُس کوکافر مرتد نہ مانے یااُس کے کافر ومرتد ہونے میں شک رکھے یااُس کوکافر ومرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی شرعاً کافر ومرتد ہے۔والعیاذ باللہ سبحٰنہٗ تعالیٰ۔

جب یہ الٰہی تلوارِ محمدی، شمشیرِ آبدار چمکتی، جگمگاتی ہوئی دیوبندی مرتدوں کے سروں پر چمکی تواُس کی پہلی ہی چمک میں بے دینوں کی آنکھیں چوندھیا گئیں۔اُس کے ایک ہی وار میں دیوبندیوں کے جگر پھٹ گئے، دِل اُلٹ گئے، کفروارتداد کے سرکٹ گئے، خداورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے موںھوں میں قہرالٰہی کے پتھر پٹ گئے، اہل باطل کے گھر لعنت خداوندی سے پٹ گئے، حق وحقانیت کے آفتابِ عالمتاب کے جہان افروز جلوے سے کفروباطل کے کالے کالے بادل پھٹ گئے، نورِاسلام کے مقابل سے ارتدادِ بے دینی کے اندھیرے ہٹ گئے، جہنم میں اپنا گھر بنانے کیلئے بے دینوں کے جمگھٹ گئے، اہل ایمان بڑھے، بے ایمان گھٹ گئے۔وللہ الحمد۔

ایک بار حضرت صدرالافاضل مولٰینا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ نے خدمت اقدس میں عرض کی کہ حضور کی تصانیف مبارکہ میں وہابیہ دیوبندیہ غیرمقلدین وغیرہم مرتدین کااس قدر دُرُشت گوئی وسخت کلامی کے ساتھ رد ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو مدعیانِ تہذیب ہیں وہ چند سطر دیکھتے ہی اُن کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں تو گالیاں بھری ہوئی ہیں۔اوراس طرح وہ حضور کے دلائل وبراہین کوبھی نہیں دیکھتے۔اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔اگر حضور نرمی وشیریں زبانی وخوش بیانی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں غیرمقلدوں وغیرہم پر رد فرمائیں تو وہ اپنی نئی روشنی والے جواخلاق وتہذیب کے مدعی ہیں وہ بھی حضور کی مبارک تصانیف کے مطالعے سے مشرف ہوں۔اور حضور کے لاجواب دلائل اور زبردست براہین دیکھ کر ہدایت یاب ہوجائیں۔

صدر الافاضل صاحب فرماتے ہیں کہ میرے اس عرض پر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آب دیدہ ہوگئے ۔ اور ارشاد فرمایا کہ مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والے خبثاء کی گردنیں ہوتیں ۔ اور اپنے ہاتھ سے حضور سرکارِ رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیۃ کی توہینوں وتنقیصوں کا سدِ باب کرتا ۔ اب تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں قلم اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرمایا ہے تو میں قلم سے ان بے دینوں کا سختی وشدت کے ساتھ اس لئے رد کرتا ہوں کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان رفیع میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنا سخت وشدید دشمن کرنا گواری ہو ۔ اور انہیں غصہ آئے اور غیظ وغضب میں مبتلا ہو کر وہ احمد رضا کو گالیاں دینے لگ جائیں اور احمد رضا کے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان اقدس میں گالیاں بکنا بھول جائیں اور احمد رضا کے اب واجداد کی عزت وآبرو جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیاری عظمت جلیلہ مبارک عزت جمیلہ کیلئے سپر ہو جائے ، عزت وعظمت سرکارِ رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیۃ پر اُسی قربان نثار ہونے ہی کا صدقہ ہے کہ سرکارِ مکہ معظمہ وسرکارِ اعظم مدینہ طیبہ کی حاضری کے موقع پر اسلام کے اس پیارے مجدد سنیت کے اس پیارے محی کو حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ رفیع وجلیل بے مثیل و بے عدیل عزت وعظمت عطا فرمائی جس کی نظیر دیکھنے سُننے میں نہ آئی ۔

علوم وافضال وکمالات میں بے مثلی کے ساتھ تقویٰ وطہارت کی دولتِ جزیلہ ونعمت جلیلہ بھی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بچپنے سے عطا فرما دی تھی ۔

یہ بھی حضور اقدس سید المعصومین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ظل اکمل پرتو اعظم ہونے کی شان ہے ۔ حضور اقدس نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں ۔

باقی باقی

مکتوباتِ
مظہرِ اعلیٰ حضرت

۹۲/۷۸۶

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ایک خط منظور مفرور کے نام

۹۲/۲۸۶

الحمدلله الذی نصرعبده.واعز جنده☆ وهزم الاحزاب وحده. و الصلاة والسلام علیٰ من لانبی بعده ☆ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ المکرمین عنده ☆ الحمدلله علام الغیوب .ستارالعیوب ☆ المظهرمن ارتضیٰ من رسول علیٰ السرالمحجوب ☆وافضل الصلاة اکمل السلام علی ارضی من ارتضیٰ واحب محبوب ☆شفیع اهل الخطایا والذنوب☆ ماحی السیئات والحوب☆ الذی علمهٗ ربه تعلیما☆وکان فضل الله علیه عظیما☆فهو صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی کل غائب امین وماهوعلی الغیب بضنین ☆ومن الناس من یقول اٰمنابالله وبالیوم الاٰخر وماهم بمؤمنین☆الذی یسوون بین الانبیاء والمرسلین واصنام المشرکین ☆یکذبون الله تعالٰی کذابا☆ویسبون رسول الله صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم سبابا ☆ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبا اولٰئک یعرضون علیٰ ربهم ویقول الاشهاد هٰؤلآء الذین کذبوا علیٰ ربهم الالعنة الله علی الظالمین☆الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونهاعوجا وهم یکفرون بالرسول الامین المکین☆ ینزلون الرسل الکرام ☆بل سیدهم علیه وعلیهم وعلیٰ اٰله الصلاة والسلام ☆منزلة الاوثان والاصنام ویجعلونه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مصداق الاٰیات التی نزلت فی انصاب الکفاراللئام ومانقموا الاان اغناهم الله ورسولهٗ من فضلہٖ فان یتوبوایک خیرالهم وان یتولوا یعذبهم الله عذابا الیما فی الدنیاوالاٰخرة ومالهم فی الارض من ولی

ولانصیر ☆ایھاالوھابیة الدیابنة والکفرة الملاعنة تجعلون رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ممن لایسمعون دعاء من دعائھم ولوسمعوا مااستجابو الھم ومایملکون من قطمیر ☆تسبونہ وتنقصونہ وتھینونہ وتستخفون بہ وتستھزؤن بہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثم تتسترون باسم الاسلام ومالکم للاسلام ثم تشھدون اللہ العلیم الخبیر. فلعنة اللہ علیکم وعلیٰ انصارکم واخوانکم واعوانکم وعلی من توقف فی شانکم وجعلکم اللہ القردة والخنازیر ☆الاتعلمون ایھاالمرتدون الملعونون ☆ان الاولیاء یکون اللہ تعالٰی سمعالھم فھم بہ یسمعون وبصرالھم فھم بہ یبصرون ☆ویدالھم فھم بہ یبطشون ☆ورجلالھم فھم بہ یمشون ولسانالھم فھم بہ یتکلمون ☆یاابناء ابلیس واخوان الشیاطین ☆اذاکان ھٰذاشان الاولیاء الکاملین الواصلین العارفین ☆نفعنااللہ تعالیٰ ببرکاتھم فی الدنیا والدین فماظنکم بالانبیاء والمرسلین ☆فکیف بسیدالانبیاء والمرسلین ☆صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلیھم وعلیٰ آلہ اجمعین ☆ فعبادالرسول النبی الامین المامون ☆الذین ھم المسلمون المؤمنون ☆الذین یرثون الفردوس وھم فیھاخالدون ☆بعلم ربھم الذاتی وقدرتہ الذاتیہ وجمیع صفاتہ الذاتیة یؤمنون ☆ویعلمون ان اللہ لآالٰہ الاھو لاشریک لہٗ فی ذاتہ لم یلدولم یولد ولم یکن لہٗ کفوااحد ولافی صفاتہ لہ الحمد ☆لیس کمثلہٖ شیٔ ولافی اسمائہ ھل تعلم لہٗ سمیا ولافی حکمہٖ ولایشرک فی حکمہٖ احداولافی مُلکہٖ ولم یکن لہٗ شریک فی الملک ولافی مِلکہ للہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض ☆ولافی افعالہ ھل من خالق غیراللہ ومایری من اطلاق اسم واحدعلیہ وعلٰی احدمن خلقہ عزوجل کعلیم حکیم حلیم کریم سمیع بصیروغیرھافمجردوفاق اللفظ دون شرکة فی المعنی ☆.... رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مظھرالذات

وظهور الحق تعالٰی فيه عليه الصلاة والسلام بالذات باليقين ☆ والانبياء والمرسلون كلهم مظاهر تجلياته صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم الیٰ يوم الدين والاولياء العارفون الواصلون مظاهر الانبياء والمرسلين صلوات الله تعالٰی وسلامهٗ عليهم ثم عليهم اجمعين. فهم بتمليكه يملكون ☆ وبتعليمه يعلمون ☆ وباسماعه يسمعون ☆ وبتبصيره يبصرون ☆ وانتم ايها الملاعنة الديابنة تسبونهم وتنقصونهم وتجعلون كبيركم ابليس اللعين ☆ شريكا لحضرة رب العٰلمين ☆ وتفضلون علم ذلك الملعون علٰی علم سيد الاولين والآخرين ☆ وتسوون بين علم كبراءكم المجانين والصبيان ومشايخكم الحيوانات والبهائم وبين علم من لم يكن على الغيب بضنين ☆ انتم تعلمون ان رسول الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم هو خليفة الله الاعظم ثم تقولون ان من اسمهٗ محمد او عَلِی فلا اختيار لهٗ ولا قدرة لهٗ علیٰ ذرة ☆ فهٰذا هو عليكم حجة الله القاهرة ☆ فانكم لا تكذبونهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْه وَسَلَّمَ ولٰكنكم ايها الظٰلمون تجحدون بآيات الله الباهرة فكانكم حمر مستنفرة ☆ فرت من قسورة. بل يريد طاغوتكم التهانوی ان ينزل عليه الوحی وان يؤتی صحفا منشرة ☆ كلا بل لا تخافون الآخرة فلعنكم الله تعالیٰ ومن احبكم و من والاكم لعنة دائمة مستمرة متوالية متواترة ☆ وحفظنا وجميع اهل الاسلام من شركم وكفركم ومكركم الله تعالٰی هو اهل التقویٰ واهل المغفرة ☆ واشهد ان لآاله اِلَّا اللّٰهُ وحدهٗ لا شريك لهٗ المنزه عن سمات العجز وشوائب العيب والنقصان وعما يقوله الظالمون الملاعين ☆ شهادة تشقق بها قلوب الملحدين وتصم بها آذان المستكبرين وتعمی بها ابصار المرتدين وتنقطع بها اكباد الكذابين المكذبين ☆ واشهد ان سيّدنا و مَوْلٰينا و مليكنا ومالكنا و حفيظنا و حافظنا محمدا عبدهٗ ورسولهٗ ونبيهٗ وصفيه وحبيبهٗ ومحبوبهٗ

وخلیفتہٖ علٰی جمیع خلیقتہٖ وعروس مملکتہٖ وامام حضرتہ وقاسم رزقہ المبعوث بتیسیرہ ورفقہ شہادۃ تملأ السمٰوات والارضین☆وترغم انوف الشیاطین وعبیدھم الملعونین☆ اللّٰھم انزل بھم بأسک الشدیدواجعلھم مابین طریدومرید☆واھلکھم کمااھلکت عاداوثمود☆وفرعون ونمرود و اصحاب الاخدود☆وانصر من نصردین سیدناونبیناومولیٰنامحمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وابنہٖ واحزابہٖ اجمعین وبارک وسلم ☆ربنایامولیٰناواجعلنامنھم واخذل من خذل دین سیدناونبیناومولیٰنامحمدصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ واصحابہ وابنہٖ واحزابہٖ اجمعین وبارک وسلم ربنایامولیٰناولاتجعلنامنھم وصل وسلم وبارک علیٰ حبیبک الاکرم ورسولک المعظم والمظھرالاتم لاسمک الاعظم وخلیفتک فی العالم الذی قلت فی شانہ وعلمک مالم تکن تعلم وجعلتہ بتملیکک مالک الارض والسماء والعرش والکرسی والجنۃ والناروالوح والقلم ومالک رقاب الامم واقمتہ قاسما لارزاق والنعم☆دافعاللبلاء والوباء والقحط والمرض والالم فصلی اللہ تعالٰی وبارک وسلم☆وشرف ومجدوعظم وکرم علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ الباذلین جھدھم ومھجھم فی صیانۃ الدین الاقوم وعلٰی سیدِناالغوث الاعظم و امامناالامام الاعظم وعلینا وعلٰی جمیع اھل السنۃ والجماعۃ وکل من آمن بہ واسلم آمین یارب العٰلمین☆وبعد فاقول وبحول اللہ تعالٰی احول واعتصم بذیل الرسول وفی میدان حمایۃعظمۃ المصطفٰی اجول وعلٰی اعدائہ اللئام الطغام علیہ الصلاۃ والسلام بعون ربہ تعالٰی ثم بعونہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم☆

اصول:

جناب مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی! ساقه الی صراط الملک العلی☆ و هداه الی الحق الصریح الجلی۔

تمہاری تحریر مؤرخ ۲۲ رصفر ۱۳۵۰ھ ملی۔ تم نے جو کچھ گالیاں بکی ہیں اُن کے متعلق میں پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ یہ وہی تمہارا مایۂ ناز سرمایہ ہے جو تم کو تمہارے پشت سوار کا کوروی کفور سے ملا ہے اور ان کو ان کے شیوخ خوارج وروافض لعنہم اللہ تعالیٰ سے پہنچا ہے۔ ان گالیوں کی تو مجھے پرواہ ہی نہیں۔ ان سب دشنام بازیوں کے جواب میں صرف یہی عرض کروں گا۔

فان ابی و والده وعرضی لعرض محمد منکم وقاء

اے پیارے مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والثنا کے دشمنو! میں تمہارے مقابل اسی لئے تو کھڑا ہوا ہوں کہ تم جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ سے ہٹ کر میرے مقابل آ جاؤ اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی عزت وعظمت کی توہین بھول کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے لگو۔ خوشا نصیب اس کے جس کے ماں باپ کی عزت وآبرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری آبرو مقدس عظمت کیلئے سپر ہو جائے۔ اللهم اجعلنا منهم واحشرنا فی زمرتهم۔ آمین۔

تمہاری تحریر کے جواب میں یہ چند مختصر جملے گزارش ہیں۔ امید ہے کہ اگر تعصب ونفسانیت کو بالائے طاق رکھ کر ملاحظہ فرماؤ گے تو بعونہ تعالیٰ حق واضح ہے۔

(۱)

مکذبانِ حضرت کبریا ودشمنان بارگاہِ مصطفیٰ جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والثنا پر جو میں نے بہت تھوڑا سا شدت وغلظت کا برتاؤ کیا جس کے جائز ومستحسن ہونے پر قرآن عظیم وحدیث کریم کا حوالہ دیا اُن کو تم گندی گھنونی گالیاں بتاتے ہو۔ تفصیلی جواب تو آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر کبھی گزارش کروں گا۔ مگر مختصر تو ابھی کئے دیتا ہوں کہ ذرا سوچو اور غور کرو کہ تم نے کتنا بڑا ناپاک الزام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ خود قرآن کریم پر لگا دیا۔

سنو جی مولوی منظور! یا ابن مقطعة البظور۔ امصص بظر اللات یا ابن اللخناء۔ بعد ذلک زنیم۔ سنسمہ علی الخرطوم۔ کمثل الحمار۔ کمثل الکلب۔ اولئک هم شر البریه۔ کالانعام بل هم اضل۔ یہ سب الفاظ قرآن عظیم وحدیث کریم میں وارد ہوئے ہیں یا نہیں؟ اگر ہاں تو تم نے ان الفاظ کو گندی اور گھنونی گالیاں کہہ کر نئے کفریات بکے یا نہیں؟ اور بات بھی یہی ہے کہ کفر کو تم سے کچھ ایسی محبت ہے کہ کوئی پہلو بدلو مگر وہ ہر پھر کر تمہارے ہی گلے کا ہار ہوتا ہے۔ ؎

گر براند نرود ور برود باز آید　　　مگسِ کفر بود خالِ رُخِ وہابی

آخر میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ ”اس برتاؤ سے جو میں تمہارے ساتھ کر رہا ہوں بہت سخت کے مستحق ہو“ مگر تم کو بعد تنبیہہ بھی تنبہ نہ ہوا اور ایک جدید کفرِ لعین وشدید بک دیا۔ فلعنة اللہ علیکم وعلیٰ انصار کم واحزابکم۔

(۲)

تم نے سرحانِ وہابیت انور شاہ کشمیری وحربائے دیوبندیت شبیر احمد دیوبندی کی تعریف وتوصیف کی بہت کچھ آلھا گائی ہے اور ان کو رُستمِ زمان، گاماں پہلوان بتایا ہے۔ مگر کیا اُن کی سوانح عمری میں کوئی مناظرہ بھی دِکھا سکتے ہو؟ جو شخص ہمیشہ میدانِ مناظرہ میں آنے سے بھاگتا رہے، شیرانِ بیشہ سنت کے سامنے آنے سے دَم چُراتا، دُم دَبا تا پھرے وہ بھی رستم زماں کہلایا جا سکتا ہے؟ مگر یوں کہو کہ دیوبندیوں نے جب نیا دھرم گڑھا تو لغت بھی جدید گڑھ لی۔ جبھی تو میدان سے ہمیشہ بھاگنے والے کو امام المناظرین اور روباہ وشغال کو ابن شیر خدا کہا جاتا ہے۔ مگر بات تو یہی ہے کہ ؎

نہیں زیبا بتائے کوئی بلبل اپنے اُلّو کو　　　رہے جب تک وہ اُس کی صورتِ نکبت فزا باقی

(۳)

میرے متعلق تم بدذات، مسخرۂ شیطان، دیوانہ، مجنون، ناقص الخلقت، مفلوج الاعضا، مسلوب الحواس وغیرہ الفاظ لکھ کر شرافت سے اپنے اُس دیرینہ برتاؤ کا ثبوت دے رہے ہو جس کو سنبھل کے مخصوص حضرات بخوبی جانتے ہیں۔ مگر مجھے بدذات، مسخرۂ شیطان کے لکھنے کی کچھ پرواہ نہیں۔ تمہارے طواغیت تو خود سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چمار سے زیادہ ذلیل، شیطان سے کم علم والا مجنونوں، جانوروں، کا سا علم غیب رکھنے والا لکھ چکے ہیں۔ جب خدا ورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری اور تمہارے طواغیت کی گندی گھنونی گالیوں سے نہ بچے تو میں اور میرے اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنا بہم کس شمار وقطار میں ہیں۔ مگر ہمیں ہمارا رب قدوس جل جلالہٗ اپنے پیارے حبیب ومحبوب دانائے غیوب طالب ومطلوب ماحی الخطایا والحوب حضور اقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اقدس پر پہلے ہی فرما چکا ہے ولتسمعن من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور۔

(۴)

میں نے تمہارے مطالبہ کا ایک فوٹو پیش کیا تھا اُس کو تم نے محض بزور زبان وزور جنان حقیقت سے دور بتا کر دو تمثیلیں دیوبندیت کے ایسے ملعون لب ولہجہ میں پیش کی ہیں کہ دیابنۂ ملاعنہ کے اُستاذ شفیق ابلیس لعین نے بھی تمہارے اقبال وسیع کو دیکھ کر تمہارے طواغیت کے ادبارِ ضیق پر تھوک دیا ہوگا۔ شاباش اے دیوبندیت کے منظور نظر شاباش، مرحبا اے وہابیت کے چہیتے فرزند مرحبا۔ معہٰذا مجھے تمہاری ان دونوں تصویروں کے قبول کرنے میں عذر نہ ہوتا اگر نقل مطابق اصل ہوتی۔ مگر اس کو کیا کروں کہ تمہاری اصل ہی میں خطا ہے۔ شبیر احمد دیوبندی اور انور شاہ کشمیری کو پوچھتا ہی کون ہے جن کی ساری عمر شیرانِ بیشۂ سنت کو پیٹھ دِکھانے میں گزری، ہمیشہ بھاگتے ہی پھرے۔ کبھی کسی میدان میں مردانِ حق کے سامنے آنے کی ہمت نہوئی۔ رنگون میں چونکہ اسمٰعیل نور اللہ احدل

صاحب نے اُن کا پیچھا کیا اور اُن کو چیلنج مناظرہ دیا اس لئے مجھے بھی اُن کے پیچھے لگنا پڑا۔ وہ دونوں بحمدہ تعالیٰ بھاگے اور انعامی چیلنج لاجواب رہا۔ تم اُس انعام کے طلب کرنے والے کون؟ اگر تم کو خود اپنی کھجلی مٹانی ہے تو دیر کیا ہے آگے آجاؤ اور شیرانِ بیشہ سنت کے حملے دیکھ لو۔ اور اگر انعام ہی احدل صاحب کا تم لینا چاہتے ہو تو اُن کے وکیل بن کر اپنے نام دیوبندی و کشمیری دونوں کا وکالت نامہ پیش کرو۔ اور یہ بھی منظور نہ ہو تو اُن کے فرار کی تحریر دے کر مناظرہ کرالو۔

میں نے اس بیجا مطالبہ کا جو فوٹو پیش کیا تھا اُس کو حقیقت سے دور تو کہہ دیا مگر کوئی ثبوت نہ دیا۔ ہمت غیرت تھی تو اُس کے دور از حقیقت ہونے کا کچھ ثبوت دیا ہوتا۔ کوئی بُرہان سامنے لاتے! اب پھر میں کہتا ہوں کہ یہ ناپاک حیلے تم کو میرے پنجے سے بچا نہیں سکتے۔ اس بیہودہ اور لغو خیال کو چھوڑو مجھے پہچانو، میں بعونہ تعالیٰ وبعون رسولہ علیہ الصلاۃ والسلام وہی ہوں جو سنبھل (مزید تفصیل کیلئے روداد مناظرہ سنبھل ملاحظہ کریں) میں برابر تین روز تمہارے پیچھے لگا رہا، تمہاری چھاتی پر چڑھا رہا۔ خوب سمجھ لو کہ اب چھٹکارے کی صرف ایک یہی صورت ہے کہ یا تو دیوبندی و کشمیری دونوں کی تحریر توکیل اپنے نام پیش کرو پھر مناظرہ سے فارغ ہو کر احدل صاحب کا انعام لو۔ یا اُن دونوں کی تحریر عجز و گریز دے کر احدل صاحب سے اپنے نام وہی انعام منظور کراؤ۔ یا پھر چھ ہزار روپیہ جمع کرا کے مجھ سے مناظرہ کرالو۔

اجی منظور صاحب! تم میرے اس طرزِ عمل سے جو میں تمہارے ساتھ کر رہا ہوں پریشان نہ ہو، یہ ہمارے اکابرِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت قدیمہ ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عہد برکت مہد میں بارہا ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ کسی عیار، مکار، دغا باز کافر نے شیر اسلام کے مقابلہ سے گھبرا کر ایک لغو و بے معنی شرط پر مبارزت کو مشروط کیا اور محمدی کچھار کے ایک شیر نے چھاتی پر چڑھ کر اُس مغرور کو جہنم کے گھاٹ اُتار دیا۔ اور اُس دیو کے بندے کو اُس کے فریب اور حیلے موت کے منہ سے نہیں بچا سکے۔ ذلک بان اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لامولی لھم ۔ دیکھو ان انوکھی تدبیروں سے خلاصی مشکل ہے۔ ہزار ہا ہاتھ پیر پٹکنے کے

باوجود جب تمہارے پشت سوار ایڈیٹر ''النجم'' عبدالشکور صاحب کاکوروی ہی میرے پنجے سے نہیں نکل سکے تو تم کس طرح نجات پاسکتے ہو۔

الجھا ہے دست شوق سے گستاخیاں معاف اب خیر ہی نہیں ترے بندِ نقاب کی

(۵)

اگر سوال الفاظ کا نہیں بلکہ عقائد کا تھا تو تم نے کیوں لکھا تھا ''دعووں کی تصنیف بیکار مخلوق کو دھوکا دینے کا خیال لغو ولا حاصل ہے صرف اتنا لکھ دیجئے کہ میں اُن باتوں کا ثبوت دینے کو تیار ہوں جن کے ثابت کردینے پر انعام کا اعلان ہے'' مگر خیر صبح کا بھولا شام کو آئے اُس کو بھولا نہ کہا جائے۔ الحمدللہ اس بارے میں بعد تنبیہ تم کو تنبہ ہو گیا اور خاص اس معاملہ میں تم نے فحاش شنظیر در بھنگی کی سنت ملعونہ چھوڑ دی۔ ورنہ وہ تو براہین گنگوہیہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس کی عباراتِ کفریہ کو چھوڑ کر اُن کے توضیحی الفاظ جو حسام الحرمین شریف میں لکھے گئے برابر مانگتے رہے۔ اور ایسے زمین پکڑ گئے کہ اب تک اُسی پر اڑے ہوئے ہیں۔ دیکھو در بھنگی کی بئس المہاد وغیرہ۔ مگر تم نے صاف صاف مکرر لکھ دیا کہ ''سوال الفاظ کا نہیں بلکہ عقائد کا ہے''۔

راہ پر تم کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں اور کھل جاؤ گے دو چار ملاقاتوں میں

ھداکم اللہ تعالیٰ الی الاسلام۔

(۶)

وہابیت کے پسر نوزائیدہ جناب منظور صاحب! تم ابھی سے کیوں اس قدر گھبرا گئے ہو، ابھی ہوا ہی کیا ہے۔ ابھی تو مجھے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ذرا چھری تلے دم تو لو۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء رسولہ علیہ الصلاۃ والسلام تمہاری ساری تعلیاں خاک میں ملادوں گا۔ تم ذرا جی کڑا کر کے میرے آگے تو آجاؤ پھر میں باذنہ تعالیٰ وباذن رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے تمہارا کفر وارتداد تمہارے ہی مسلمات سے پیش کروں گا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ لاجواب پیش کروں گا۔ اُس کے بعد پھر اگر تمہاری خواہش ہوئی تو بعونہٖ تعالیٰ وبعون رسولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے طاغوتِ اکبر تھانوی جی کے منہ سے اپنی

مسلمانی اور سنت بھی دکھا دوں گا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مردوں کا وار پشت پر کھاتے ہو۔ احدل کے دامن میں اپنی جان چھپاتے ہو۔ تم مرتد در بھنگی کی گندی گھنونی تحریروں الکوکب الیمانی، رد التکفیر، احدی التسعہ والتسعین، السحاب المدرار، قطع الوتین نام لے کر بہت اُچھل رہے ہو۔ مگر ذرا چشم نازک سے لڑکپن اور تعصب کی عینک اُتار کر دیکھو اور ان ناپاک رسالوں کو اُٹھاؤ جن کے ناموں سے تہذیب ٹپک رہی ہے۔ دیکھو کس قدر مغلظات وفواحش اُن میں بھرے ہیں۔

در بھنگی جی تو اب بڈھے ہوئے۔ بالکل پا بگور ہیں، اُن کو اس کی بھی جلدی ہے کہ جس قدر نامۂ اعمال میں بدی وسیاہکاری کی کمی ہے وہ کسی طرح پوری ہو جائے۔ کہیں ایسا نہو کہ کوئی ورق سادہ بروز محشر پیش ہو کر شرمندہ کرے کہ یہ سیاہ ہونے سے کیوں رہ گیا۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی وہ ملعون رسالہ شکوۂ الحاد ہے جو اس بڑھوتی عمر میں در بھنگی نے اپنی روسیاہی پوری کرنے کیلئے لکھ مارا۔ اب اخیر وقت میں بڑھاپے کی کمزوری سے زچ ہو کر مادر دیوبندیت کے کمسن سپوت منظور صاحب کے کندھے پر بندوق رکھ کر چھوڑنی شروع کی ہے۔ تو اس میں بھی وہی گندگی اور غلاظت۔ مطلب یہ کہ ان واہیات خرافات گالی گلوج میں مبحث مخلوط ہو کر لاپتہ ہو جائے گا۔ میرا یہ مطلب حاصل ہونا دشوار ہے۔ اصل مباحث کے متعلق اگر ان رسائل ملعونہ میں دو لفظ بھی تھے تو اُن کا دنداں شکن ، دہان دوز رد تم اور تمہارے پشت سواران کاکوروی ودیوبندی ودر بھنگی وتھانوی وکشمیری ملاحظہ فرماؤ کہ [۱] وقعات السنان [۲] ادخال السنان [۳] الموت الاحمر [۴] ایڈیٹر شکن [۵] قہر واجد دیان [۶] اتمام حجت [۷] قہر قہار [۸] نوک تیر [۹] العذاب البئیس [۱۰] راد المہند [۱۱] العضوب السدیہ [۱۲] خنجر فولاد وغیرہا رسائلِ مبارکہ میں کیسی متانت وسنجیدگی کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے۔ اور فحش کلامی وبد لگامی وتبرابازی وگندہ دہانی کا جواب ملائکۃ العذاب کے سپرد کیا گیا ہے۔ یا اگر اور کسی کا دل چاہے گا تو آپ حضرات کی اسی غذا سے دعوت کر دے گا۔ مگر ہم اور ہمارے علمائے اہل سنت تمہارے طواغیت کی مرغوب طبع غذا پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اسی لئے اب تک اُن گندی تحریروں کے جواب کا تقاضا ہے یعنی گالیوں کے جواب میں گالیاں تو ہوئی نہیں پھر جواب ہی کیا ہوا۔ مگر ہم نہیں چاہتے ہیں

کہ صرف آپ کے طواغیت کی خاطر سے اہل زمانہ کو بدبودار اور پریشان کن رسائل پیش کریں۔ تم اپنے طواغیت دربھنگی، کاکوروی، دیوبندی، کشمیری وغیرہ سے کہہ دو کہ دنیا میں بہت سے سنڈاس ہیں آپ حضرات کی اُن سے تسلی ہو سکتی ہے۔ یہ عسل مصفّٰی و شرابِ طہور کے جان فزا و ایمان افروز جام ہماری خاطر سے منظور کیجئے۔ گو آپ لوگوں کو بہت ہی تلخ معلوم ہوں۔

باقی رہا تمہارا اپنی تحریروں سیف یمانی، مناظرۂ درو ضلع نینی تال، بارقۂ آسمانی پر پھولنا تو اُن میں کوئی نئی بات نہیں۔ وہی مردودات ہیں جو تحریرات دربھنگیہ میں پیش ہو چکیں اور بارہا اُن کے پرخچے اُڑ چکے۔ تم میدان میں تو آجاؤ! انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے ایک ایک لفظ کا رد تمہارے ہی طواغیت کے مسلمات سے نہ کر دیا تو شاکی ہونا۔

رہی تمہاری سیف یمانی حصۂ دوم جس میں تم نے اپنے آئینہ میں اپنی اور اپنے بڑوں کی صورتیں دیکھی ہیں اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دربھنگی اضر منکوس کا نعل معکوس تم اپنے سر پر لئے ہوئے رقصِ بسملی دِکھا رہے ہو۔ دربھنگی کی نجس زبان اپنے منہ میں لے کر اُسی کی بولیاں بول رہے ہو۔

سارا غیظ اس پر ہے کہ اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ کو کافر قطعی و مرتد یقینی و مستحق نارِ ابدُ کیوں نہیں کہا گیا، اُس کو صرف کافر فقہی اور ہم سب کو کافر کلامی لکھ کر ہمارے امام کو طبقات جہنم میں ہم سے علیحدہ کیوں کر لیا گیا؟

سُنو منظور صاحب! اگر تم کو یہی بُرا لگتا ہے تو تمہیں اختیار ہے تم شوق سے اُسے کافر مرتد ملعونِ ابد کہو۔ اور اپنے امام کے ساتھ صحبت کفر و ارتداد گرم کرو۔ ہم کچھ اعتراض نہ کریں گے کہ ہمارے نزدیک اُس کا حال مثل یزید پلید ہے۔ فمنھم من کفّرہ ومنھم من سکت. ونحن من الساکتین۔ یہ تمہارا اور تمہارے دربھنگی کا افترائے ملعون ہے کہ امام الوہابیہ کو مسلمان کہا گیا۔ حالانکہ پہلوئے کلمہ گوئی و نام اسلام کے اعلاء کے واسطے بالکل ایک خفیف سے شبہہ کے باعث اُس کی تکفیر کلامی سے کفِ لسان فرمایا ہے۔ طواغیت دیابنہ گنگوہی و تھانوی و انبہٹی و نانوتوی کے متعلق بھی اگر ایسا ہی

شبہہ پایا جاتا اُن پر بھی یہی حکم ہوتا۔

مگر اس کو کیا کیا جائے کہ یہ چاروں ابوالوہابیہ کے سپوت نکلے، بابائے نجدیہ اگر فقہا کافر تھا تو انہوں نے کفر کلامی اوڑھ لیا۔ بہر حال بروقتِ مناظرہ انشاء اللہ تعالیٰ مبحث کفر وارتداد مرتدین دیوبندیہ پر بعونہٖ تعالیٰ نتیجہ خیز گفتگو ہونے کے بعد ثابت کر دوں گا کہ اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر فقہی پر اعتراض کرنا خود اپنے اوپر ایک کفرِ شدید کا اعتراف ہے۔

ہاں اُس آئینہ میں دو نئی باتیں بھی ہیں جو ساری کفر پارٹی کے مدتوں تک ایڑی چوٹی کے پسینے کا نتیجہ 'پسینہ ہے۔ اُن کے متعلق پہلے ہی گزارش کر چکا ہوں کہ ذرا مرد بن کر میرے آگے تو آجاؤ بعونہٖ تعالیٰ وبعون رسولہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفتاب سے زائد روشن طور پر ثابت کر دوں گا کہ الملفوظ شریف حصہ دوم صفحہ ۲۵ کی عبارت پر منہ مارنا اُسی انحس انجس کا کام ہو سکتا ہے جس کا قلبِ خبیث عداوت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظلمتوں سے تاریک ہو رہا ہو۔ اس عبارت کے لفظ لفظ سے عظمت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوے چمک رہے ہیں۔ لیکن قرآن عظیم ہی میں حضور محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وجلالت کی ایمان افروز تجلیاں دیکھنے کے واسطے وہ آنکھیں درکار ہیں جن میں ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاکِ پا کا سرمہ لگا ہو۔ اور جن آنکھوں پر ابوجہلی کفر وضلالت کا گھٹاٹوپ چڑھا ہے اُن کو قرآن پاک میں بھی معاذ اللہ سرکارِ رسالت علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیۃ کی توہین وتنقیص ہی نظر آتی ہے۔ تو ورثۂ ابوجہل وذریت ابو لہب کو الملفوظ میں حضور مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی نظر آنا کیا جائے تعجب ہے؟

بہر حال خدائے بے نیاز جل جلالہٗ کا شکر ہے کہ تم نے صاف صاف کھلے لفظوں میں پہلے کفریات دیوبندیہ پر بحث کرنے کیلئے اپنی آمادگی ظاہر کر دی اور اس امر میں بھی اپنے پشت سوار کا کوروی جی کو پشتک دی ورنہ مبلغ وہابیہ ایڈیٹر النجم کی عادت ہے کہ ہمیشہ میدانِ مناظرہ میں کفریاتِ دیوبندیہ پر گفتگو سے بدکتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں علم غیب پر گفتگو کر لو، کبھی کہتے ہیں میلاد وقیام وفاتحہ پر بحث کرو، کبھی کہتے ہیں مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی کی وہابیت ثابت کرو۔ الحمدللہ کہ تم نے اس امر میں بھی

اُن کی تقلید نہ کی۔ کاش تمام مسائل میں جملہ اہل باطل کی پسروی چھوڑ کر حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کرلو آمین واللہ الموفق۔

اب یہ تمہیں اختیار ہے کہ اپنے کفر واسلام کے معاملہ کو سات پھوٹی کوڑیوں کے برابر سمجھو اور میلاد شریف وقیام وفاتحہ وعرس وعلم غیب وغیرہا مسائل فرعیہ پر بحث وگفتگو کو ستر ہزار اشرفیوں کے برابر اہمیت دو۔ مگر تمہاری تحریر سے اتنا معلوم ہو گیا کہ وہابیہ دیوبندیہ کی نظر میں اُن کے ایمان واسلام کی وقعت سات پھوٹی کوڑیوں کے برابر بھی نہیں اسی لئے بڑے بڑے متکلمین دیوبندیہ ومناظرین وہابیہ ہمیشہ اس مبحث سے بھاگتے اور مسائل فرعیہ کی آڑ لیتے ہیں۔ یہ کہہ دینا تو سہل ہے کہ الموت الاحمر نے خود مصنف کے کفر پر رجسٹری کردی اور ان کے اسلام کو درجۂ اشکال سے نکال کر درجۂ استحالہ میں داخل کردیا ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس رسالۂ قاہرہ نے رد التکفیر کے مصنف کو فاش شنظیر کر کے دکھادیا۔ در بھنگی اضر منکوس کا نعل معکوس اُسی کے ہاتھوں اُس کے سر پر لگادیا۔ کوکب یمانی کے کاتب کو اولادزوانی کے ساتھ خاک وخون میں ملادیا۔ جُولانِ وہابیت وخراطین دیوبندیت پر کوکب یمانیین چمکادیا۔

غرض ان ناپاک وملعون تحریروں میں اگر ایک حرف بھی قابل جواب تھا تو اس کا ردِ قاہر فرما دیا۔ جبھی تو اس کے جواب کا نام لیتے ہر انجس اکفر کو اپنی موتِ احمر نظر آتی ہے۔ اپنی تعلّیوں اور بلند پروازیوں کے اُبھرتے جوبنوں کو ابھی دبا کر رکھو۔ میدانِ مناظرہ میں تمہاری کوئی ایک ادا بھی ناز برداری سے خدانخواستہ بچی رہ جائے تو شکایت کرنا۔

(۷)

میں پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ یہ مسئلہ "حکم" منظوریٔ مناظرہ کا نومن تیل ہے۔ آخر وہی ہوا اور میرے رب کریم جل جلالہٗ نے اپنے ایک گناہگار بندے کی پیشینگوئی کو صادق فرمادیا اور تم نے مولٰینا سید احمد صاحب خطیب بنگالی جامع مسجد رنگون کو رضا خانی بتا کر اُن کی حَکَمِیَّت سے انکار کردیا۔ حالانکہ مولٰینا موصوف نہ تو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مُرید ہیں نہ شاگرد ہیں بلکہ حضور پُر نور

مرشد برحق امام اہل سنت مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ان کو لقائے ظاہری بھی حاصل نہ ہوا۔ بلکہ مولٰینا موصوف جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے مدرسۂ دیوبند کے تعلیم یافتہ ہیں پھر اُن کو صرف اس جرم پر کہ وہ انصاف پسند ہیں، کفر کو کفر اسلام کو اسلام کہتے ہیں، رضا خانی کہہ دینا کیسی دیدہ دلیری وشوخ چشمی ہے۔

اوراس میں تمہارا کچھ ذاتی قصور نہیں۔ یہ علت تمہارے پشت سوار کاکوروی جی کی صحبت میں تمہارے پیچھے لگ گئی ہے۔ کاکوروی بھی اپنی ملعون کتاب نصرت آسمانی کے ٹائٹل کے صفحہ ہر پر لکھتا ہے کہ جو لوگ مولٰینا احمد رضا خانصاحب کو مجدد مانتے ہیں ان کو رضا خانی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ کاکوروی کفور کے سوا کسی نے یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ پھر جو مئے دیوبندیت کا نشہ چڑھا تو جو اس کا مخالف ہوا اُس کو رضا خانی کہہ ڈالا۔ حتیٰ کہ مولٰینا نثار احمد صاحب مرحوم ومولٰینا محمد فاخر صاحب مرحوم اوران کے علاوہ اور سب علماء کو بھی رضا خانی بنادیا۔ حالانکہ ان کو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بیعت وتلمذ وارادت وغیرہ کسی طرح کا تعلق نہیں۔ یہاں تک کہ اُن علمائے ہندوسندھ کو بھی رضا خانی کہہ دیا جنہوں نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو دیکھا بھی نہیں۔ بلکہ حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے نام نامی سے بھی شاید واقف نہوں۔

پھر جو نجدیت کی اور تیز وتند چڑھی تو لکھ مارا کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب رضا خانیت کے موجد نہیں بلکہ مجدد تھے۔ یعنی جس مذہب کو اپنے گمان ناپاک میں معاذ اللہ حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ایجاد کیا ہوا بتاتا ہے اُسی مذہب کو حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے پہلے بھی دنیا میں موجود مانتا ہے۔ بھلا اس خباثت کی کچھ حد بھی ہے؟ حق تو یہ ہے کہ کاکوروی کی عیاری ومکاری نے فسانۂ آزاد کے خرجیوں کو بھی شرما دیا ہے۔ پھر لطف یہ کہ کاکوروی کے نزدیک جو شخص حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو مجدد مانے وہ رضا خانی ہے۔

اور پھر اپنے اشتہار میں جو سید ممتاز حسین کے نام سے چھپوا کر شائع کیا لکھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ رضا خانیت کے موجد نہیں تھے بلکہ مجدد تھے۔ یعنی رضا خانی لوگ حضور اعلیٰ حضرت

قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے پہلے بھی موجود تھے۔ جو حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو دنیا میں پیدا ہونے سے پیشتر بھی مجدد مانتے تھے۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ عزّ وجلّ نے اپنے دینِ پاک کے مجدد کی مجددیت کا ڈنکا اُس کی پیدائش سے پیشتر ہی عالم میں بجوا دیا تھا۔ والفضل ماشہدت بہ الاعداء۔ بہر کیف اُسی کا کوروی علت میں مبتلا ہو کر تم نے بھی یہ لفظ رضا خانی کا پکڑ لیا ہے۔ اور اسی بنا پر مولٰینا موصوف کو رضا خانی کہہ دیا۔ کیا تمہارے نزدیک رضا خانی ہونے کا کوئی معیار ہے؟ یا جس کو کفریاتِ دیوبندیہ کا مخالف پایا اُس کو رضا خانی کہہ ڈالا۔ اور خود تم نے "حکمیت" کیلئے ایڈیٹر اخبار شیر رنگون کو پیش کیا ہے جو اپنی دیوبندیت کے تاریک مظاہرے بارہا اخبار شیر میں پیش کر چکے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ جنگ زرگری کے طور پر اُنہوں نے تم کو بھی کچھ سخت وست لکھ ڈالا ہو مگر یہ بالکل مطابق واقع ہے۔ کہ وہ طواغیت دیوبندیہ کے پورے معتقد و جاں نثار اور اُن کے کفریاتِ ملعونہ کے خوں گرم حامی ہیں۔

میں پہلے ہی لکھ چکا تھا کہ تم اپنے لکھے سے پھر جاؤ گے۔ اور کسی کٹر دیوبندی کو حکم بناؤ گے۔ وہی ہوا۔ حالانکہ انتخابِ حَکَم کا اختیار ایک سے زیادہ تحریروں میں تم مجھ کو دے چکے تھے۔ میں پہلے ہی لکھ چکا تھا کہ حکم مسلم فریقین ملنا دشوار بلکہ محال عادی ہے۔ سُنّی ہوگا تمہیں نامنظور ہوگا، دیوبندی ہوگا ہم منظور نہ کریں گے۔ کسی اور بدمذہب بے دین کو حکم بنانا شرعاً جائز نہ ہوگا۔ اور ایسا شخص جو اتنی قابلیت بھی رکھتا ہو کہ فریقین کے بیانات سُن کر یہ رائے قائم کر سکے آیا یہ عباراتِ دیوبندیہ اُن مضامین کفریہ پر دلالت کرتی ہیں یا نہیں اور پھر بھی وہ وہابیۂ دیوبندیہ کے حالات و معتقدات سے کوئی واقفیت رکھتا ہو ہرگز نہیں مل سکتا۔ اس وقت ہندوستان میں اتنی قابلیت والا شخص ضرور عقائد دیوبندیہ سے واقف ہوگا پھر اگر اُن کے مخالف ہوگا تم کو مسلم نہ ہوگا۔ اور اگر موافق ہوگا ہم کو منظور نہ ہوگا۔

جہلا اور ناخواندہ لوگوں میں تو بکثرت ایسے ملیں گے جو وہابیہ دیوبندیہ کے حالات و معتقدات سے بلکہ اُن کے ناموں سے بھی قطعاً واقف نہ ہوں۔ مگر فیصلہ کی قابلیت کہاں؟ اسی لئے تو تم نے یہ شرط رکھ دی ہے کہ نہ حکم مسلم فریقین ملے گا نہ مناظرہ کا موقع آئے گا۔ اور عوام جہال میں اُچھلنے کودنے

اور رنگون کے بڑے بڑے شدّ ادانِ زمانہ وقوارینِ دہر جن کے زکاتی و خیراتی چندوں سے اصاغر و اکابر دیوبندیہ پل رہے ہیں جن جاہلوں کو صرف اُن کی دولتمندی کی بنا پر "تاج العلماً" کا خطاب دے رکھا ہے، جن کو سب بڑے چھوٹے چنگی پوٹے اپنا خداوند نعمت مانے ہوئے ہیں اُن کو یوں چھلنے کا موقع تم کو رہے گا کہ صاحبو! ہم تو شیر بیشہ سنت سے مناظرہ کیلئے تیار تھے مگر اُس نے مناظرہ ہمارے ساتھ کیا ہی نہیں۔ اپنے مقتدائے حقیقی ابلیس ملعون سے جس کی وسعتِ علم کا براہین قاطعہ میں گیت گایا ہے یہ ناپاک چال الہام پا کر بڑے خوش ہوگئے ہوگے کہ آہا! سستے چھوٹے۔ لیکن افسوس یہ نہ سمجھے کہ واسطہ کس سے پڑا ہے۔ تمہارے پشت سوار کاکوروی جی اور تمہارے پدرِ تعلیمی محمد حسین راندیری ہی جب ہزار ہاتھ پاؤں پھینکنے کے باوجود بھی بفضلہٖ تعالیٰ وبعون رسولہٖ علیہ الصلاۃ والسلام اس سگِ بارگاہِ مصطفےٰ وبندۂ سرکار غوث الوریٰ کے پنجہ سے چھٹکارہ نہیں پا سکے تو تمہارا پیچھا کیونکر چھوٹ سکتا ہے؟ یہ مقولہ بالکل صحیح ہے کہ شیطان اپنی ذریت کو آدھی ہی سُجھاتا ہے۔ اور وہ بھی اوندھی۔

بہرنوع اب یا مولینا سید احمد صاحب کو اپنی تحریر کے مطابق حکم مانو ورنہ اُس طریقہ پر مناظرہ کیلئے آمادہ ہوجاؤ جو میں اس سے پہلے کے خط میں پیش کر چکا ہوں کہ "بس میرا تمہارا مناظرہ اُس وقت تک ہو جب تک بعونہٖ تعالیٰ فریق اہل باطل کا مناظر جواب سے عاجز آجائے۔ اس صورت میں حکم کی ضرورت نہیں"۔

تم اس پر آمادہ تو ہو جاؤ، کوئی پرستارِ باطل کیسا ہی منہ زور ہو، کتنا ہی بدلگام ہو انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہٖ علیہ الصلاۃ والسلام بہت تھوڑی سی دیر میں اہل باطل کے مناظر کی زبان بند ہو جائے گی، اُس کا قلم ٹوٹ جائے گا، اُس کی دوات سوکھ جائے گی۔

خدا ورسول جل جلالہٗ وعلیہ الصلاۃ والسلام کی نصرت واعانت پر بھروسا کر کے بفضلہٖ تعالیٰ دعوی سے کہا جاتا ہے کہ مناظر اہل باطل اگر تم سے بڑھ کر بھی صفتِ مُلّا نیت کا مظہر اکمل ہوگا تو بھی انشاء اللہ تعالیٰ حق وحقانیت کے حضور سپر ڈال دے گا اور سر ٹیک دے گا۔

اک ذرا تم کو ہمت کی ضرورت ہے، شیروں کا ذکر چھیڑا ہے، اب پیچھا مت دِکھاؤ، "حکمیت"

کی آڑ میں اپنی جان نہ چُراؤ، احدل صاحب کے دامن میں منہ مت چھپاؤ، ایک مرتبہ اور مَردوں کے سامنے آجاؤ!۔

لیکن شرط یہی ہے کہ مناظرہ کی صورت وہ ہو جو لکھ چکا ہوں کہ ہر فریق کا مناظر اپنی تقریر لکھ کر اپنے مقابل کو دے کر اُسی کی نقل مجمع عام میں سُنا دیا کرے۔ تا کہ جو ناخواندہ حاضرین جلسہ ہوں وہ بھی مستفیض ہوتے رہیں۔ اور روئداد مناظرہ ساتھ ساتھ مرتب ہوتی رہے۔ اور کسی فریق کو اُس میں دست اندازی کا موقع نہ ملے۔ اس کے بعد بھی اگر تم نے انہیں خبیث چالوں اور احدل صاحب کے انعام یا حکم مسلم فریقین وغیرہ کی بیجا طفلانہ ضدوں اور بازاری گالیوں سے کام لیا تو دنیا کے اہل عقل والانصاف فیصلہ کرلیں گے کہ کس فریق نے اس انعامی مناظرہ کیلئے انتہائی کوشش کی اور اپنی جوانمردی وشجاعت کا روشن ثبوت دیا۔ اور کون بیچارہ ہر ہر قدم پر فرار کی گلیاں ڈھونڈھتا رہا۔

لیکن یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ احدل صاحب کے انعام اور حکم کے متعلق بالک ہٹ (بچکانہ ضد) کر کے فرار کی لعنت اور ہزیمت کی رسوائی سے محفوظ رہو گے۔ کیونکہ تمہارے فرار کی اس گلی کو بھی بعونہٖ تعالیٰ بند کر دینے کے لئے ایک آخری صورت بھی لکھے دیتا ہوں۔ جس میں کسی انسان کو حکم بنانے کا جھگڑا نہیں۔

آؤ ہم تم دونوں حکیم محکم **فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر** پر اپنا سر جھکا دیں اور اللہ عزوجل اور اس کے حبیب اجمل علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام الاکمل کو ہم تم دونوں باہمی مناظرہ کا حکم مان لیں۔ جس کی صورت یہ ہو کہ:

"پہلے چھ ہزار روپیہ ضلع کے کمشنر کے پاس جمع کرادو۔ اور یہ وصیت نامہ باقاعدہ رجسٹری کرا کے کچہری میں داخل کرادو کہ میرا اور حشمت علی خاں کا مناظرہ ہوگا اس کے بعد مباہلہ ہوگا۔ اُس کے نتیجے میں اگر مجھ پر ذلت ورسوائی کا عذاب نازل ہو تو یہ روپیہ حشمت علی خاں کو دے دیا جائے" اور اُسی وصیت نامہ کی باقاعدہ ایک نقل کچہری سے لے کر مجھے دے دو۔ پھر میرا تمہارا کفریاتِ دیوبندیۂ ملعونہ پر مناظرہ ہو۔ اُس میں تمہاری ہی تحریر کے مطابق فریقین کی دس دس تحریریں ہوں جو مجمع

کو برابر سُنائی جاتی رہیں۔ اور ہر منظر کی تحریر کی دستخطی مہری نقل اُس کے حریف کو دی جاتی رہے۔
اُس کے بعد پھر ایک میدان میں خواہ وہ میدانِ مناظرہ ہی ہو فریقین جمع ہو کر ایک دوسرے کے مقابل اپنی اپنی جماعت کی صف بندی کریں۔ پھر میں کہوں کہ:

"الٰہی میں تیرا بندہ حشمت علی اور منظور سنبھلی تیرا بندہ دونوں تیرے دربار میں حاضر ہیں۔ میرا یہ اعتقاد و یقین ہے کہ گنگوہی نے اپنے فتوے میں وقوع کذب باری تعالیٰ کے قائل کی تکفیر و تضلیل و تفسیق سے روکا اور وقوع کذب باری کے معنی درست بتائے۔

اور رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ر کی عبارت میں (پوری عبارت پڑھی جائے) شیطان کے علم کو علم نبوی سے بڑھا کر تیرے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کی تنقیص کی۔

اور قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس کی صفحہ ۳ر و صفحہ ۱۴ر و صفحہ ۲۸ر کی ان تین عبارتوں میں سے ہر ایک میں (تینوں عبارتیں پڑھی جائیں) تیرے محبوب علیہ الصلاۃ والسلام کی ختم نبوت بمعنے آخریت کا انکار کیا۔

اور اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان صفحہ ۸ر کی اِس عبارت میں (پوری عبارت پڑھی جائے) تیرے پیارے رسول محمد مصطفےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپاؤں کے علم غیب کی طرح بتا کر تیرے پیارے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والثناء کو گالی دی۔ اس بنا پر میں ان چاروں کو اور جو ان کی اُن عبارتوں پر مطلع ہو کر ان کو کافر مرتد نہ جانے یا اُن کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے اُس کو بھی کافر مرتد جانتا ہوں۔

اور میرا حریف منظور کہتا ہے کہ رشید احمد گنگوی نے وقوع کذب باری کا فتویٰ لکھا ہی نہیں۔ اور تحذیر الناس و براہین و حفظ الایمان کی ان عبارتوں میں ہرگز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور ختم نبوت بمعنے آخریت کا انکار نہیں بلکہ ان عبارتوں میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے آخر الانبیاء ہونے کی اور زائد تائید اور سراسر تعظیم ہی تعظیم ہے۔ الٰہا بادشاہا! اس بات میں ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو اُس پر تو اپنی ایسی سخت لعنت نازل فرما جو حق و باطل کے درمیان کھلا ہوا فیصلہ کر دے اور جھوٹے کو

اُس کے کیفر کردار تک پہنچادے۔اور اس دعا پر تم اور تمہاری ساری جماعت بآوازِ بلند کہے آمین۔

پھر بالکل اسی طرح تم دعا کرو کہ الٰہی تیرا بندہ منظور یہ کہتا ہے (اپنا قول سابق جو میری دُعا میں گزرا بولو) اور تیرا بندہ حشمت علی یہ کہتا ہے (میرا قول سابق جو ابھی گزرا پورا بولو) الٰہی اس بات میں ہم دونوں تجھ کو حکم بناتے ہیں اور تیرے قطعی فیصلہ پر ہم دونوں راضی ہیں الٰہا بادشاہا! اس بات میں ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو اُس پر تو ایسا عذاب مُہین و غضب عظیم اور سخت لعنت کھُلم کھُلا نازل فرما جو حق و باطل کے درمیان کھُلا ہوا فیصلہ فرمادے۔اور جھوٹے کو اُس کے کیفر کردار تک پہنچادے۔ اور اس دعا پر میں اور میری ساری جماعت کہے آمین۔

انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہٗ علیہ الصلاۃ والسلام اس کے بعد لعنت الٰہی خود ہی اپنے مستحق کو تلاش کرلے گی۔اور اُس کے ناپاک وجود سے دُنیا کو پاک کردے گی۔

مولوی منظور صاحب! اگر تم کو حکم مسلم فریقین ہی کی ضد ہے تو اس طریقہ کو منظور کرلو اس میں تو احکم الحاکمین جل جلالہٗ کو حکم ماننا ہوگا۔اور اس میں ایک یہ بھی بڑا عظیم نفع ہے کہ ہم تم دونوں میں سے جو جھوٹا ہوگا دنیا کو باذنہٖ تعالیٰ اُس کے فتنے سے ہمیشہ کیلئے نجات مِل جائے گی۔اور ہم دونوں میں سے جس کی جماعت باطل پر ہوگی وہ ساری جماعت بھی لعنتِ الٰہیہ میں سے اپنا حصہ پائے گی۔بہر حال اب اس فیصلہ کن مناظرہ سے تمہارا پیچھا چھوٹنا دشوار ہے۔امید ہے کہ ان چند سطروں سے تمہیں اس کا بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ حکم کے معاملہ کو کون سپر بنا رہا ہے۔اور کون ہے جو فرار کی تمام گلیاں بند کر کے ایک پردہ نشین منظور نظر کو آگے آنے پر مجبور کررہا ہے۔

منظور جی! اس گمان پر مت پھُولو کہ تمہاری یہ چالبازیاں مکاریاں اور کودکانہ ہٹیں اور یہ سوقیانہ گالیاں تم کو میرے حملہ سے بچالیں گی۔دیکھو مجھے پہچانو، میں تمہارا تونیاناز بردار ہوں لیکن تمہارے طائفہ کی بوڑھی صورتوں، نازک مورتوں، پُرانیوں، سیانیوں، لعنتِ الٰہی کا تمغہ پانے والیوں، کذب وافترا کے پھنکے اُڑانے والیوں.........خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں گالیاں سُنانے والیوں کا پُرانا خصم ہوں۔اگرچہ انہوں نے کبھی میری

مطاوعت نہ کی ہمیشہ ناشزہ ہی رہیں۔لیکن میں برابر بعونہٖ تعالیٰ اُن کے پیچھے لگا ہی رہا۔اور اُن کو میرے پنجہ سے نجات نہ ملی۔یقین نہ ہو تو تھانوی، دربھنگی، کاکوروی سے اس کی تصدیق تم کرا لو۔ اگر واقعی تم کو ہوس صادق ہے اور بہت شدید گرفت کے ساتھ تم نے مناظرہ کیلئے میرا ذکر اپنے دانتوں سے پکڑا ہے تو یہ گھبراہٹ اور پریشانی کیوں ہے۔فرار کی گلیاں کیوں ڈھونڈ رہے ہو۔

چہ قدر بدشتِ وحشت دواندہ ام من

چہ قدر رمیدۂ تو چہ قدر جہاندہ ام من

(۸)

رنگون جانے سے مجھے انکار نہیں۔میں اس سے پہلے کے خط میں صراحت کے ساتھ لکھ چکا ہوں کہ: "بعونہٖ تعالیٰ ہمیں رنگون پہنچ کر بھی انعامی رقم تمہاری لینی منظور ہے"۔مگر رنگون کیکمشنر صاحب سے تحریری اجازتِ مناظرہ حاصل کر کے ہمارے پاس پہلے بھیج دو۔اس کے بعد ہم جب بعونہٖ تعالیٰ رنگون پہنچیں۔اور پھر تم نے کچھ حیلے بہانے کیئے۔اور مناظرہ نہ کیا تو ہمارے اور ہمارے رفقا کے مصارفِ آمدورفت اور چھ ہزاری تھیلی کے تم ذمہ دار ہو گے۔اس ذمہ داری کا اقرار نامہ تم کو رجسٹری کرانا ہوگا۔

اور اگر تمہیں یہ نامنظور ہو تو مناظرہ سنبھل یا مرادآباد ہی میں کرا لو۔مناظرہ کی دعوت تم دے چکے۔میں اُسے قبول کر چکا۔اب مستقل چیلنج مانگنا فرار کی چھٹی گلی ہے۔اگر سنبھل یا مرادآباد میں مناظرہ تم نے کرایا تو ہم تم سے زادراہ اور مصارف خورد ونوش کچھ نہ لیں گے۔لیکن چھ ہزاری تھیلی جمع کرا دینا، انعامی رقم میں تمہاری ضرور لوں گا۔**ذلک لتعلموا ان اللہ لایھدی کیدالخائنین وان اللہ موھن کیدالکافرین**۔تمہیں تمہارے معبود کاذب بالفعل کی قسم! اس وقت تو اگرچہ بطور خرق عادت ہی ہو، اگرچہ استدراجاً ہی ہو سچ بول دو تمہاری اس تحریر میں میرے اس مضمون کے کسی ایک حرف کا بھی جواب ہے۔اور ہانک وہی ہے کہ " تقریری مناظرہ کی صورت میں فریقین کا رنگون جانا ناگزیر ہے" نظر وہابیت کے منظور، جانِ دیوبندیت کی راحت! رنگون جانے سے تمہارے خصم کو

انکار نہیں۔ مگر اس لئے کہ شیرانِ بیشہ سنت رنگون پہنچیں اور تم یا مجسٹریٹ المدد یا کمشنر الغیاث کا حسب عادت شرک اوڑھو یا کوئی لغو و مہمل عذر پیش کر کے مناظرہ سے اپنی جان بچاؤ اور خدامِ اسلام کا وقت اور روپیہ سب بے کار ہو اور تم سامنے نہ آؤ، اس کے انتظام کیلئے کمشنر صاحب کی اجازت تحریری اور مصارف کی ذمہ داری کی شرط رکھ دی گئی تم سے یہ تو نہ ہوسکا کہ اس شرط کے غیر معقول ہونے کا ثبوت دیتے اور تقاضا یہی ہے کہ رنگون چلو۔ بس ہے یہی کہ اذالم تستحی فاصنع ماشئت۔ ع ''بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن''

(۹)

ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل کا جلوہ ہے جانتا ہے کہ تقریری مناظرہ میں الفاظ منہ سے نکل کر ہوا میں غائب ہو جاتے ہیں۔ پھر اُن کا وجود مرئی باقی نہیں رہتا۔ ولہٰذا ہمیشہ اہل باطل کے مناظر کو کہہ کر مکرنے، بول کر بدلنے، بچلنے، مچلنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت مناظرہٗ سنبھل ہے۔ کہ میدانِ مناظرہ میں تمہاری دیوبندیت کے جو پرخچے فضائے آسمانی میں اُڑائے گئے اُن کو تمہارا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔ اور امید ہے کہ اُن ضرباتِ قاہرہ کے زخم تمہارے دل سے ابھی مندمل نہ ہوئے ہوں گے۔ لیکن تمہارے گھر سے جو کتابیں صاعقہ اور اس کی چھوٹی بہن بارقہ ہمارے پاس آتی ہیں تو اور ہی کچھ عجیب و غریب غمزے دِکھاتی ہیں۔ اِس لئے میں نے مناظرہ کا طریقہ یہ مقرر کردیا کہ فریقین کے مناظرین جو کچھ کہیں لکھ کر مجمع کو سُنا کر اپنے دستخط اُس پر کر کے اپنے مقابل کو دے دیں۔ تا کہ رودادِ مناظرہ ساتھ ساتھ مرتب ہوتی رہے۔ اور کسی فریق کو اس میں دست اندازی کا موقع نہ ملے۔

اس طریقہ میں اگر نفع ہے تو فریقین کا اور دقت و دشواری ہے تو طرفین کو۔ اُس کو مناظرہٗ تقریری سے گُریز بتانا بے حیائی کا وہ شرمناک مظاہرہ ہے جس کی ہمت اُسی کو ہوسکتی ہے جو ذریتِ ابلیس کا گود پروردہ اور ابوالوہابیہ شیطان ملعون کا منظور نظر ہو۔

مطلب یہی ہے کہ تقریری (مناظرہ) اگر ہو بھی گیا اور شیرانِ حق کے آگے آنا ہی پڑ گیا تو

مطبع دیوبند قبضہ میں ہے، رنگون کے بڑے بڑے مالدار خداوندانِ نعمت کی نظر سیدھی رہے گھر آ کر روداد چھاپ دیں گے۔ اور اہل سنت کی شکست اور دیوبندیتِ ملعونہ کی فتح کا اعلان کریں گے۔ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔

(۱۰)

عدل وانصاف کا مقتضے یہی ہے کہ مجیب کی پچھلی تقریر سب سے آخر میں ہوتا کہ سائل نے اپنی آخری تقریر میں مجیب پر جو کچھ اعتراض کیا ہے مجیب اُس کا جواب دے سکے۔ ورنہ سائل کو موقع دینا کہ وہ جو کچھ چاہے آخری تقریر میں بک دے اور مجیب کو اُس پر کچھ بولنے کا حق نہ دینا سراسر ظلم ہے۔ اور عقلاً وقانوناً بھی جواب کا مرتبہ سوال سے متاخر ہے۔ اس لئے مجیب کی تقریر کا آخر میں ہونا ضرور ہے۔ اگر تعداد میں زیادت کو تم خلافِ انصاف سمجھتے ہو تو پہلے مجیب کو تقریر کا حق نہ دو۔ مجیب کا دعویٰ اُس کے رسائل میں مع دلائل بارہا پیش ہو چکا ہے سائل پہلے ہی کھڑے ہو کر اُس پر اعتراضی تقریر کرے پھر مجیب جواب دے اس طرح سائل اور مجیب دونوں کی دس دس تقریریں ہوں گی۔ اور بیسویں آخری تقریر مجیب کی ہوگی۔ سنستدرجھم من حیث لایعلمون۔

(۱۱)

تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ مناظرہ لکھنؤ چکمنڈی کی روداد صدر کی تصدیق کے ساتھ شائع کردو۔

منظور صاحب! تم کو کیا خبر آج سے سات برس پیشتر جب کہ تم مدرسۂ دیوبند کے درجات تحتانی کی سیر میں مشغول تھے اور تمام مدرسین دیوبند کے اپنی انوکھی اداؤں کے سبب منظور نظر بنے ہوئے خفیہ طور پر باری باری سے اُن کے فیض باطنی لینے میں مصروف تھے۔ ۱۳۴۳ھ میں مناظرہ چکمنڈی لکھنؤ کی روداد مسمّٰی بنام تاریخی ''مبلغ وہابیہ کی جاروب'' چھاپ کر شائع کر چکا۔ اور تمہارے پشت سوار کا کوروی کو آج تک اُس کے کسی ایک حرف پر منھ مارنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی ہوگی۔ تمہارے پشت سوار نے روداد مناظرہ لکھنؤ کا نام ''صواعق آسمانی'' تو اپنی تصانیف کے

سلسلے میں شائع کرادیا۔لیکن آج تک اُس کے چھاپنے کی جرأت نہ کرسکے۔

باقی رہی صدر کی تصدیق تو.....ع ''گربۂ میر وسگ وزیر وموش راد یوان کنند''اب گھر میں بیٹھ کر جس کو چاہیں صدر بنالیں۔اور اُس سے اپنے موافق فیصلہ لکھوالیں۔ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مناظرہ چکمنڈی میں کوئی صدر نہ تھا۔بس ہے یہی کہ لعنة الله علی مستحقیها آمین۔ہاں البتہ خدا سے بے اعتماد وہی نابکار طائفہ ہوسکتا ہے جس کے دھرم میں اُس کا معبود بالوقوع یا کم ازکم بالامکان جھوٹا ہے۔کاذب بالامکان معبود پر کیا اعتماد ہوسکتا ہے بہت ممکن ہے کہ اُس نے اپنے بندگان خاص کی نصرت واعانت کے جو وعدے فرمائے ہیں سب جھوٹے ہوں۔الا لعنة الله علی المکذبین لرب العالمین۔

(۱۲)

یہودنا مسعود کی عادت ہے کی یحرفون الکلم عن مواضعه آج تم بھی اُنہیں کی سنت پر قائم ہو۔تم لکھتے ہو کہ رئیس امروہہ اہل سنت ودیوبندیہ ملاعنہ دونوں کے مسلم تھے۔مگر اپنے پشت سوار کا لکھا بھول گئے۔وہ اپنی مکذوب وملعون کتاب ''فتح حقانی برفرقۂ رضاخانی'' کے صفحہ ۵ر پر لکھتا ہے ''صدر جلسہ باتفاق فریقین منتخب ہوگا جو جلسہ کا نظم اپنے ہاتھ میں رکھے گا'' اب تو تمہیں معلوم ہوگیا کہ تمہاری بکواس کو تمہارا پشت سوار دیا سلائی دِکھا گیا۔ع..... ''طویلہ میں اگر لتیاؤ کی ٹھہری غضب آیا'' وکفی الله المؤمنین القتال۔

باقی اس کی کیا شکایت کہ تم اہل سنت وجماعت کو یہودیانہ روش پر چل کر یہود کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والا بتاؤ،تمہارا ایک پیشوائے کہنہ فرعونِ لعین تو حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو کہہ گیا انت من الکٰفرین فحشرک الله وکبرائک فی زمرة ذلک اللعین۔

(۱۳)

اس مرتبہ تم نے پھر در بھنگی مرتد کے رسائل ملعونہ السحاب المدرار،تزکیۃ الخواطر،توضیح البیان،

قطع الوتین، کا نام لیا ہے۔

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ جب تک وقعات السنان، ادخال السنان، قہر قہار برروئے نا ہنجار، نوکِ تیر بر جگر بے پیر، اتمام حجت بر منکر ختم نبوت، العذاب البئیس علی انجس حلائل ابلیس، الموت الاحمر علی کل انحس اکفر وغیرہ وغیرہ رسائل متبرکہ کا (جو انہیں رسائل دربھنگیہ کے رد میں لکھے گئے ہیں) جواب نہ دیا جائے اُس وقت تک اُن رسائلِ ملعونہ کا نام لینا دربھنگی کی بوڑھی ہڈیوں کو جھنجھوڑنا ہے۔ ذرا سوچو اور سمجھو یہ وہی ناپاک رسائل دربھنگیہ ہیں جنہوں نے کبرائے طائفہ دیوبندیہ اور اُن کے اذناب کو کسی گھاٹ کا نہ چھوڑا۔ یہ کہہ دینا کہ جن علمائے کرام نے ہم کو کافر کہا وہ خود کافر ہیں، بہت آسان ہے۔ لیکن بیچارے گنگوہی ونانوتوی وانبہٹی کی سڑی ہوئی ہڈیوں کو کفر وارتداد کی غلاظت سے اور بڈھے مرتد تھانوی مفند کو اُن کے اقراری اور واقعی کفر والحاد کی دَلدل سے نکالنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔

دیوبندیت کے نوزائیدہ فرزندو! یہ تمہارا قصور نہیں، تمہارے طواغیت نے خود اپنے پیروں میں وہ بے ڈھب کلہاڑی ماری ہے جس کے گھاؤ تا قیامت مندمل ہونے والے نہیں۔ کسی دوسرے نے اگر ان طواغیت کو کافر کہا ہوتا تو اُس کی اپیل بھی ممکن ہوتی۔ کفر وارتداد کے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعد تو کہیں اپیل بھی نہیں۔ ذرا ہمت کر کے میدان میں آ ؤ، اگر تمہارے طواغیت ہی کی کتابوں سے اُن کا ابوجہل کے برابر کافر مشرک اور اخبث المرتدین ہونا اور اُن کی ساری ذرّیت حتیٰ کہ انڈے بچے نطفے تک کا حرامی، ولدالزنا، مجہول النسب ہونا ثابت نہ کر دیا تو بات ہی کیا ہے۔ بلکہ ہم تو بفضلہٖ تعالیٰ ثابت کر چکے۔ دیوبندیت کے کسی بڑے چھوٹے چنگی پوتے میں اگر ہمت ہو تو ''دیوبندیت کا پاکیزہ فوٹو گراف''، ''رادالمہند''، الانوار الغیبیہ'' کا جواب لکھے!

لیکن میں پیشینگوئی کرتا ہوں کہ بفضلہٖ تعالیٰ وبفضل حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیائے دیوبندیت میں کوئی فرد ایسا نہیں جو طواغیت دیوبندیہ کے اخبث کفر اشد ارتداد کو کچھ ہلکا ہی کر کے اُن کو جہنم کے درک اسفل سے بچالے۔

کیا ہے دیوبندیت کا کوئی سپوت جو فقیر کی اس پیشینگوئی کو جھٹلا سکے!

(۱۴)

منظور صاحب! شاباش.......ع ''آفرین باد بریں ہمت ومکاریٔ تو'' وہ جو تقویۃ الایمان وتذکرۃ الرشید سے صنم کدۂ دیوبندیت کے طاغوت اکبر گنگوہی کا حرامی، مجہول النسب، ولدالزنا ہونے کا ثبوت دیا تھا اُس کو صرف یہ کہہ کر کہ ''یہ کہہ دینا کہ تذکرۃ الرشید وتقویۃ الایمان کو دیکھو'' کیسا صاف اُڑا گئے، گرّ ادیکھ کر اُس سے بالکل ہی پہلو بچا گئے۔ مگر یہ مت سمجھو کہ اس سے تمہارا پیچھا چھوٹ گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبرائے طائفہ کا کفر وارتداد ثابت کرنے کے بعد اس مبحث پر بھی گفتگو کروں گا۔ تمہیں ان قاہر حملوں کو اپنی ننھی سی جانِ زار پر لینے کیلئے تیار ہو جانا چاہئے۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔

(۱۵)

تمہارے دسوں مہمل سوالوں کے جوابات لکھ چکا ہوں۔ مگر جو لوگ لھم اعین لایبصرون بھا کے مصداق ہوں اور گنگوہی سے بپتسما پا کر اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم میں داخل ہو گئے ہوں اُن کو ٹھیک دوپہر میں سورج بھی نہیں سوجھتا۔ اچھا اب نمبروار جوابات سُنو!

الف: تمہاری نوٹس منظور ہے مگر احدل والے انعام کی مہمل شرط منظور نہیں۔ اگر احدل صاحب کا انعام لینے کی ضد ہے تو حربائے وہابیت انور شاہ کشمیری وسرحانِ دیوبندیت شبیر احمد دیوبندی کے عجز وفرار کی تحریر دو یا اپنے نام اُن کا وکالت نامہ پیش کرو۔ کما مر۔

ب: معبود کاذب بالفعل کے پُجاریوں کا شیوہ فریب دہی ہے۔ بحمدہ تعالیٰ ہم اہل سنت ایسوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ تمہارا یہ جواب اُس وقت صحیح ہوتا کہ تمہارے ساتھ مخاطبہ سے انکار کیا جاتا۔ اور یوں کہا جاتا کہ چونکہ تم ہمارے خطاب کے قابل نہیں ہو۔ لہٰذا ہم مناظرہ تمہارے ساتھ نہیں کریں گے۔ بلکہ تمہارے پُشت سواروں دیوبندی وکشمیری کے ساتھ کریں گے۔ یہاں تو اگرچہ بفضلہ تعالیٰ تم میرے بعض تلامذہ حفظہم اللہ تعالیٰ کے مخاطبہ کے قابل بھی نہیں ہو۔ لیکن اب تو تمہارے پیچھے لگ گیا

ہوں۔ اب تمہارا پیچھا چھوٹنا بعونہٖ تعالیٰ دُشوار ہے۔ اگرچہ میں تمہارے پشت سواران دربھنگی و دیوبندی وکاکوروی کا وقتاً فوقتاً مصم رہ چکا ہوں اور صنم خانۂ وہابیت کے طاغوت اکبر تھانوی میرے آگے سے سرپر پاؤں رکھ کر، دُم دبا کر، دُم چُرا کر بھاگ چکے ہیں۔ لیکن اب تو مناظرہ مجھے تمہارے ہی ساتھ کرنا منظور ہے۔ اس لئے تمہاری دروغ گوئی پر ہم کو لعنة الله على الكاذبين پڑھنا پڑتا ہے کہ تم نے اپنے مصم کی طرف یہ جملہ منسوب کیا "تم سے نہیں تمہارے فلاں بڑے سے مناظرہ کروں گا"۔

ہاں جو انعام اُن دونوں مکلبین دیوبندیت کیلئے مقرر کیا گیا تھا، جس کے حاصل کرنے کی ہمت اُن کو نہ ہو سکی اُس کو طلب کرنے میں تم اُن کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے منظرِ عام پر آتے ہو تو اگر اُن کے قائم مقام بننا چاہتے ہو تو باقاعدہ اُن کا وکالت نامہ اپنے نام پیش کرو۔ ورنہ اُن کے عجز و گریز کا اقرارنامہ لکھ دو۔ بتاؤ اس میں کونسا حرف معقولیت کے خلاف ہے؟ یہ دنداں شکن دہاندوز جواب فقیر اپنے پہلے خطوط میں متعدد بار لکھ چکا ہے۔ اُس کو ہاتھ نہ لگانا اور مُرغے کی ایک ٹانگ گانا تمہاری بے نظیر حیاپروری ہے۔

ج: اگر سوال الفاظ کا نہیں تو کان کھول کر سُن لو اشتہار "دیوبندی گرگوں کی گیدڑ بھبکیاں" میں جو عقائد ملعونہ تمہارے طواغیت کے لکھے گئے ہیں اور جن کے ثبوت پر انعام طلب کیا گیا ہے اور جو نمبروار اشتہار مذکور میں درج ہیں کیا تم اور تمہارے پشت سواران کاکوروی، دربھنگی وغیرہما ان عقائد ملعونہ کی نسبت اُن طواغیت کی طرف صحیح مانتے ہیں؟ اور کیا دربھنگی وکاکوروی اور اُن کے اذناب واتراب کی تحریرات مطبوعہ میں ان عقائد کفریہ کی اُن کی طواغیت کی طرف نسبت کو غلط نہیں بتایا گیا۔ کیا کبھی ان کفریات ملعونہ پر تھانوی کے اذناب نے گفتگو نہیں کی؟ اور کیا تم ان کفریاتِ خبیثہ کا قائل واقعی اُن طواغیت کو سمجھتے ہو؟ اور کیا تم اس کی تحریر دے سکتے ہو کہ طواغیت دیوبندیہ کی طرف ان عقیدۂ ملعونہ کی نسبت کو میں صحیح سمجھتا ہوں جو حشمت علی نے اپنے اشتہار میں بیان کئے ہیں۔ اور جو اس نسبت کی تغلیط کرے وہ مفتری وکذاب ہے۔ اور اگر تم اس کی تحریر دینے کیلئے طیار نہیں اور اس نسبت کو غلط و باطل سمجھتے ہو یا تمہارے طواغیت کی تحریروں میں یہ عقائد ملعونہ موجود نہیں ہیں تو پھر ان پر مناظرہ سے

کیوں انکار ہے۔ اس کا جواب پہلے دو۔ اور جو اس کا جواب دو وہی ہماری طرف سے اپنے اوپر اپنے نمبر ۳ کا جواب اُتار لو۔ **یخدعون اللہ والذین آمنوا ومایخدعون الا انفسھم وھم لایشعرون۔**

د: باذنہ تعالیٰ مبحث کفر وارتداد طواغیت دیوبندیہ کے طے ہو جانے کے بعد مذہب اہل سنت کے جس عقیدہ کا ثبوت ہم سے طلب کیا جائے گا بعونہ تعالیٰ ہم اُس کو ثابت کرنے کیلئے آمادہ وطیار ہیں۔

ز: تمہارے نوٹس میں تمہارے قول ''اس مناظرہ کی روئداد کی اشاعت سے آخر تک جو شرائط لکھی ہیں مجھے منظور ہیں۔ اس سے قبل کی باتوں پر اس خط میں تفصیلی گفتگو کر چکا ہوں۔

ی: لفظاً غیر ہیں اور مفہوماً و مصداقاً عین۔ سوال نمبر ۲ ر کے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ وہابیہ دیوبندیہ تھانوی کو نبی ورسول مانتے ہیں بلکہ ہم یوں کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ تھانوی نے اپنے مُرید کو اشرفعلی رسول اللہ اور نبینا اشرفعلی کہنے سے نہ روکا بلکہ اُس کی ہمت افزائی کی اور اس طرز عمل سے اپنی نبوت منوانے کی چال چلی۔ اور وہابیہ دیوبندیہ اُس کے اس کفر پر مطلع ہوتے ہوئے بھی اُس کو کافر نہیں جانتے اور یہ بھی کفر ہے۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۱۶)

اخبارات دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ نیاچرۂ کفرہ کی ایک کانفرنس ہوئی اس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ قرآن پاک میں سے وہ آیات نکال دی جائیں جن سے کسی فرقہ یا کسی قوم کی دلآزاری ہوتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آج تم بھی اسی نیچریانہ روش پر چل کر اُن نیاچرۂ ملاعنہ کی بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈال رہے ہو۔ یاد رکھو میں نے اپنے خطوط میں تم کو کوئی گالی نہیں لکھی ہے۔ مگر اس سے اتنا پتہ ضرور چل گیا کہ تمہارے ایمان واسلام کی اتنی حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ سڑی سڑی کھلی گالیاں دینا تو تمہارے دھرم میں حلال وشیر مادر۔ اور کسی بندۂ بارگاہ مصطفےٰ علیہ الصلاۃ والسلام

نے اپنے پیارے آقا کی پیاری عظمت کی حمایت میں اگر تم کو ذرا بھی پہلو دار لفظ کہا تو بس چیخ پڑے، چلاّ اُٹھے کہ ہائے ہائے یہ سوقیانہ سب وشتم، ہے ہے یہ بازاری گالی گلوچ ہے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ شور مچایا جارہا ہے کہ کہ بازاری گفتگو کرتے ہیں، قابل خطاب نہیں، لائق کلام اہل حجاب نہیں، بس اور تو کیا کہوں اگر تمہارے نزدیک اسلام اسی کا نام ہے جو اپنے نام لیووں کے دِلوں میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد خود اُن کے نفوسِ خبیثہ کی عظمت جماتا ہے تو لعنت ہے ایسے اسلام پر۔ اور اگر تمہارے دھرم میں کفر و شرک کی حقیقت یہی ہے کہ خدائے جہان کے حبیب سردار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جہان سے زائد محبت اور دِل میں سب سے بڑھ کر عظمت ہو، جس کی ایک جھلک پر دونوں جہان کی عزت و عظمت و محبت والفت کو قربان کر دیا جائے تو واللہ العظیم ہمیں یہ دنیا و آخرت کی ہر نعمت سے زائد پیارا ہے۔.... ع:

"آنچہ فخرِ تُست آن ننگِ منست"

(۱۷)

لطف یہ کہ تمہاری تحریراتِ نجسہ میں جن گندی گھنونی گالیوں کے تیرہ و تار مظاہرے ہیں اُن کو مقتضائے تہذیب اور جوہر شرافت سمجھ رہے ہو۔ اُن نمونہائے حیا و شرافت کو اپنی ناپاک تحریروں میں سے نکال دینے کا ذکر بھی اپنی زبان پر نہیں لائے۔ ؎

سمجھاتے ہیں ہم تم کو تو ہو جاتے ہیں رسوا　　تم گالی بھی دیتے ہو تو چرچا نہیں ہوتا

(۱۸)

اتنا ہی نہیں بلکہ میں نے اپنے خطوط میں اگر بعض جگہ لہجہ ذرا تیز کر دیا ہے اُس میں میرا قصور نہیں بلکہ تمہارے پشت سواروں کا آئینہ تم کو دِکھایا ہے۔ یقین نہ ہو تو میرے خطوط میں جس قدر الفاظ تم کو کڑے معلوم ہوتے ہوں اُن سب کو ایک پرچہ پر نقل کر کے بھیج دو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ سب الفاظ کاکوروی و دربھنگی کی کتب ملعونہ سے نکال کر دکھا دوں گا۔ اور تم کو بتا دوں گا کہ یہ بازاری گالیاں نہیں بلکہ دربھنگی تہذیب کی پھلجھڑیاں اور کاکوروی شرافت کی گلفشانیاں ہیں۔ یہ کون سا دین ہے کہ

تم خدا اور سول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دو، علمائے اہل سنت کو گالیاں دو، امام اہل سنت کو گالیاں دو، اپنے خصم کو گالیاں دو۔ سڑی ہوئی دو، کھلی ہوئی دو اور اگر تمہارا خصم اپنی طرف سے کچھ بھی نہ کرے۔ صرف تمہارا اور تمہارے طواغیت کا چاند پر تھوکا ہو تمہارے منہ پر پلٹے تو چیخ پڑو کہ ہائے یہ کر دیا، ہائے وہ کر دیا........ ع

"گر ہمیں دین ست صد لعنت برو"

(۱۹)

میرے بعض مضامین کو تم نے مکرر بھی بتایا ہے۔ حالانکہ تکرار اور تاکید میں فرق بین ہے۔ جس کو اہل علم خوب جانتے ہیں۔ تمہارے ہی بڑے بھائیوں نیچری ملحدوں نے ایک بار قرآن پاک پر اعتراض کیا تھا کہ اس میں مکرر آیات بے فائدہ ہیں انہیں نکال کر صرف ان میں سے ایک جگہ رہنے دیا جائے۔ تشابهت قلوبهم ولبئس ما كانوا يعملون۔

(۲۰)

دیُر دیوبندیت کے پیر پادری اسکاٹ المعتدی کا تم نے بڑے افتخار کے ساتھ نام لیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی وہ ناپاک رسالہ ہے جس نے گنگوہی کے مردہ ارتداد وقوع کذب باری تعالیٰ کو دوبارہ زندہ کیا اور اشاعرۂ کرام کو وقوع کذب کا قائل بتا کر اہل سنت سے پوچھا کہ یہ کافر ہیں یا نہیں؟ یعنی اگر وقوع کذب باری ماننے کے سبب گنگوہی کو کافر کہتے تو اشاعرہ کو بھی کافر کہو۔ الا لعنة الله على الظالمين۔ مناسب ہوگا کہ اس کو بھی انعامی نمبروں میں شامل کرالو۔ انشاء اللہ تعالیٰ لطف ہی آجائے گا۔

اطلاع:

چونکہ فقیر پے در پے ردِ دیوبندیت واشاعتِ سُنّیت کے تبلیغی دوروں میں مصروف رہا اور تحریر جواب کیلئے فرصت نہیں ملی۔ اس لئے اس خط کے بھیجنے میں غیر معمولی تعویق ہوگئی۔ وآخر دعوٰنا ان الحمدلله رب العالمين، خير الماكرين ☆ موهن كيد الكافرين ☆ المملى

لاعداء الدین☆ان کیدہٗ متین☆المنزل لعنتہٗ علی الظالمین الکاذبین الذین یفترون علی اللہ کذباًاولٰئک یعرضون علیٰ ربھم ویقول الاشھاد ھؤلآء الذین کذبوا علی ربھم الالعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یؤذون اللہ ورسولہ النبی المکین الامین☆ویؤذون المؤمنات والمؤمنین☆بغیرمااکتسبوا فقداحتملوا البھتان والاثم المبین☆عون المستعینین ومجیب السآئلین☆وناصر عبادہ المؤمنین☆رافع درجات اھل الحق والیقین☆وخاذل الجاحدین المرتدین☆ومعطی عبادالمصطفےٰ الناجین المفلحین☆المجتنبین عن کفرالکافرین☆وابتداع المبتدعین وارتدادالمرتدین☆جنات الفردوس والحورالعین☆ومدخل اعدآئہ واعدآء رسولہ علیہ الصلاۃ والسلام فی نارجھنم والعذاب المھین☆سبحنہٗ لاینبغی التسبیح الالہٗ ولایعلم الغیب بذاتہ الاھو فلعنۃ ربناتعالیٰ علیٰ من یفتری علیہ الکذب والعیب وینفی عن حبیبہ علیہ الصلاۃ والسلام مطلق علم الغیب ☆ فطوبیٰ لمن آمن باللہ ورسولہ ولایشرک بربہ احدا☆سبحنہٗ وتعالیٰ عمایشرکون اباھم ابلیس الملعون باللہ فی العلم المحیط بالارض تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخرالجبال ھدااَن جوزوا للرحمٰن کذباوعیباوصاحبۃ وولدا☆وافضل الصلوات واجمل التسلیمات وازکی التحیات وانمی البرکات وادوم التحننات علی اشرف البریات ☆وسیدالمخلوقات☆المطلع باذن ربہ تعالیٰ علیٰ جمیع الکائنات ☆العالم بالخفیات☆المشاھدبالمغیبات☆شافع الخطیات☆مقیل العثرات☆دافع البلیات☆مانح الخیرات☆معطی المرادات☆السمیع البصیرالحلیم الخبیر الشاھدالمشھودوالحاضرالموجودباذن ربہ تعالیٰ فی کل مکان وزمان وآن وحین☆المنزہ عن ادناس البشریۃ والماء والطین ☆وعلیٰ آلہ الطاھرین المطھرین☆واصحابہ الطیبین المطیبین☆واھل بیتہ المکرمین المعظمین☆وابنہٖ

الغوث الاعظم الامین المکین☆ واولیاء امته الکاملین المکملین☆وعلماء ملته الراشدین المرشدین☆وعلینا وعلٰی سائر اهل سنته وجماعته اجمعین☆الٰی یوم الدین☆والعن اللهم اعداء ک واعدآء رسولک الوهابیة النجدیة والدیوبندیة الکفرة الفجرة ☆واخرجهم من مکة المعظمة والمدینة المنورة☆وجمیع البلاد الاسلامیة الحجازیة الطاهرة المطهرة☆اللهم شتّتْ شملَهم ومزّق جمعهم ودَمّرْ دیارَهم وخرّبْ بِلادَهم واقْتل اولادَهم وافسِد تدابیرَهم ونکّسْ اعلامَهم وخذ هُم اخذعزیز المقتدرُ☆وَاطْمِس علٰی اموالِهِمْ وَاشدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فلایؤمنوا حتی یروالعذاب الالیم☆انک شدیدالمحال ☆ربناالمتعال☆ذوالاکرام والجلال وانصرنی علیهم وامحق بسیقی رقابهم انک انت السمیع العلیم☆ وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العلمین☆

فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان

قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ ولاخویہ ولاھلہٖ ولمریدہ ولمحبیہ ربہ المولٰی العزیز القوی

روز ایمان افروز شیطان سوز دوشنبہ شریف

۲۲/ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۵۰ھ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت

لاہور کے مناظرہ سے متعلق
حضور شیر بیشۂ اہل سنت کا مکتوبِ مبارک

۷۸٦
۹۲

محبّ سنیت عدو دیوبندیت جناب

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ بحمدہٖ تعالیٰ بخیریت اور آپ کے لیے اور تمام اہل سنت احباب کیلئے طالب خیریت ہوں۔ فیصلہ کن مناظرہ لاہور کے متعلق احباب کے پے در پے خطوط آ رہے ہیں۔ فقیر آجکل علیل ہے اور ہر ایک خط کا علیحدہ علیحدہ جواب لکھنا دشوار ہے لہٰذا یہ خط چھاپ کر اپنے دینی احباب کے پاس روانہ کرتا ہوں۔

یہ فیصلہ کن مناظرہ لاہور میں ۱۵ ر شوال مکرم ۱۳۵۲ھ کو حضرت سیدی حجۃ الاسلام مولٰینا مولوی محمد حامد رضا خانصاحب قبلہ فاضل بریلوی دام ظلہم الاقدس اور مولوی اشرفعلی تھانوی کے درمیان مقرر ہوا تھا۔ مباحثِ مناظرہ چار تھے۔

(۱): تکذیبِ رحمانی (فتوائے گنگوہی)،

(۲): نبوت ستانی (تحذیر نانوتوی)......اور........

(۳): ارجاسِ شیطانی (براہین قاطعہ انبہٹی)

(۴): جنونِ سگانی (حفظ الایمان تھانوی)

بحمدہٖ تعالیٰ حضرت حجۃ الاسلام دام ظلہٗ میدانِ مناظرہ میں بنفس نفیس خود تشریف فرما تھے۔ حضرت صدرالافاضل صاحب مرادآبادی، حضرت صدرالشریعہ، حضرت شیخ الوقت شاہ علی حسین صاحب سجادہ نشین کچھوچھہ شریف، حضرت مخدوم الوقت پیر سید صدرالدین صاحب سجادہ نشین ملتان شریف اور دوسرے اکابر مشائخ علماء اہل سنت کا عظیم الشان اجتماع تھا۔ جس کی نظیر فقیر کی آنکھوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی تھی۔ مگر افسوس نہ تو خود تھانوی آیا نہ اس کا ماذون ومجاز مطلق وکیل حتی کہ جماعت

دیوبندیہ کا کوئی بڑا مولوی بھی نہ آیا۔ تین لونڈے منظور سنبھلی، ابوالوفا شاہجہانپوری، اسمٰعیل سنبھلی پنجاب کے چند غیر معروف وہابی مولویوں کا جتھا لے کر میدانِ مناظرہ یعنی مسجد وزیر خاں لاہور میں پہنچے۔ سب سے پہلے خبیثوں کو تسلیم کرنا پڑا کہ ہاں واقعی تھانوی نے اس مناظرہ کیلئے کسی کو اپنا وکیل نہیں بنایا مگر ساتھ ہی یہ کافر ہٹ پیش کی کہ اب ہمیں میں سے کسی کو تھانوی کا وکیل تسلیم کر کے اوس کے ساتھ مناظرہ کرلو۔ حضرت حجۃ الاسلام دام ظلہٗ نے اس فقیر کو اپنا وکیل مطلق فرما دیا دیوبندی مولویوں نے منظور سنبھلی کو تھانوی کا وکیل تسلیم کرلیا مگر پھر پولیس کے دامنوں میں پناہ لی اور کوتوال صاحب کی آڑ لے کر میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ اب تمام وہابیوں دیوبندیوں پر حسب قرارداد مسلم فریقین لازم ہے کہ وہ تھانوی سے اظہار بیزاری کر کے اوس کی پیروی چھوڑیں اور مذہب اہل سنت قبول کریں۔ اشتہارات بھیجتا ہوں۔ اس فیصلہ کن فتح کی خوشی میں جلسہ میلاد شریف کیجئے اور اوسمیں یہ اشتہارات سُنایئے اور ممکن ہو تو اپنے یہاں کی زبان میں چھپوا کر شائع کیجیے۔ وہابی مولوی سب لاہور سے بھاگ گئے ہیں۔ اہل سنت کے جلسے روزانہ مختلف مقامات پر ہو رہے ہیں دیو کے بندے مونھ چھپاتے پھر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ توفیق ہدایت بخشے آمین۔ اہل سنت کا بول بالا ہوا اور وہابیوں دیوبندیوں کا مونھ ہمیشہ کیلئے کالا ہوا۔ **ولوجه ربنا الكريم الحمد۔**

سہ شنبہ ۲۱ رشوال مکرم ۱۳۵۲ھ فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔

دفتر مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ۔

لاہور میں دیوبندیوں کے ذمہ داروں مولوی احمد علی شیرانوالی و منظور سنبھلی و اسمٰعیل سنبھلی وابوالوفا شاہجہانپوری وابوالقاسم وعبدالحنان لاہوری ودیگر ذمہ داران دیوبندیہ کے ذریعہ طے پایا کہ ۱۵ ؍شوال المکرم ۱۳۵۲ھ کو مسجد وزیر خان لاہور میں فیصلہ کن مناظرہ ہوگا اس مناظرہ میں دیوبندیوں کی طرف سے مولوی اشرفعلی تھانوی اور اہل سنت کی جانب سے حجۃ الاسلام شیخ الانام حضور پُرنور مولٰنا الحاج مفتی شاہ علامہ محمد حامد رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری خلف اکبر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خود مناظر ہوں گے۔ انتظار کرتے کرتے ۱۵ ؍شوال کی تاریخ آئی اور حضرت حجۃ الاسلام و حضرت صدرالشریعہ و حضرت مفتیٔ اعظم ہند [علیہم الرحمۃ والرضوان] اور بکثرت علمائے اہل سنت اور حضرت شیر بیشہ سُنت مسجد وزیر خان لاہور میں تشریف فرما تھے۔ عوام وخواص اہل سنت کا عظیم الشان مجمع تھا۔ مسجد اندر باہر حاضرین سے بھری ہوئی تھی۔ وہابی اسٹیج پر دوسرے مولوی موجود تھے۔ مگر تھانوی جی میدان مناظرہ تو کیا، لاہور میں بھی موجود نہیں تھے۔ مسجد میں ہی علماء واعیان کے سامنے حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وکالت نامہ تحریر فرمایا۔

"اس مناظرہ کیلئے میں مولٰینا ابوالفتح محمد حشمت علی خان صاحب کو اپنا وکیل مناظرہ مقرر کرتا ہوں ان کا قبول وعدول میرا قبول وعدول ہوگا، ان کا اقرار میرا اقرار ہوگا ان کا انکار میرا انکار ہوگا"۔

فقط محمد حامد رضا قادری غفرلہٗ

۱۵ ؍شوال المکرم ۱۳۵۲ھ"

(ماخوذ از سوانح مظہر اعلیٰ حضرت)

مولٰنا شاہ احمد نورانی کے نام مکتوب

۷۸۶
۹۲

محب دینی ویقینی وایمانی حبیب قلبی وعزیز جانی مولٰنا الشاہ احمد النورانی اُمّ المولیٰ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ فیوضہ الاقاصی والادانی وعلیکم السلام ورحمۃُ وبرکاتہٗ ۔ پہلے محبت نامے کا جواب عدیم الفرصتی کے سبب حضرت مولٰنا الشاہ محمد وجیہہ الدین صاحب دامت برکاتہم سے لکھوادیا تھا۔ اُس کے جواب میں کل دوشنبہ مُبارکہ ۲/جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ ۲۰/فروری ۱۹۵۰ء کو پھر آپ کا محبت نامہ تشریف لایا۔ مدتہائے مدیدہ سے میرٹھ میں عید میلادِ اقدس وعید معراج مبارک وغیرہما کے مواقع پر اہلِ سنت کے عظیم الشان جلسے برابر بلاناغہ انعقاد پاتے رہتے ہیں اُن میں اکابر واعاظم حضرات علمائے اہلِ سنت دامت برکاتہم بیان فرماتے رہتے ہیں ۔ اگر دیابنہ مُلاعنہ کے عقائد کفریہ اُن کی کتبِ خبیثہ کھول کھول کر صفحات کے حوالے سے پڑھ پڑھ کر سُناتے اور پھر اُن پر شریعتِ مطہرہ کے مفصل احکام بتائے جاتے تو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چاہتے اَب تک میرٹھ بھی کب کا مرکز تصلب فی السُّنیۃ بَن چکا ہوتا۔ اور آپ کو اس کی ضرورت درپیش نہ ہوتی کہ مجھ جیسے نالائق ونابکار کو میرٹھ کیلئے یاد فرمائیں ۔ اور اب بھی کیا گیا ہے۔ ماشاء المولیٰ سُبحٰنہٗ وتعالیٰ آپ کی شیریں زبانی وسحر البیانی کے شہرے ہیں، ہمارے معزز و مکرم وکرم فرما مولٰنا السید غلام جیلانی دام فیضہم النورانی کی قابلیت ومعقولیت کے سکے جمے ہیں، فقیر کے عزیز بھائی مولٰنا عبدالرؤف صاحب دام بالفیوض والمواہب کے دینی علوم وافضال کے ڈنکے بج رہے ہیں ۔ آپ تینوں صاحبان بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک جان سہ قالب ہوکر حضور اعلیٰ حضرت قبلہ مرشد برحق امام اہلِ سنت مجدد اعظم دین وملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کی کتب مبارکہ بغور مطالعہ اور کتبِ خبیثہ دیوبندیہ ملاحظہ فرماکر اسی طور پر اشاعتِ سنیت وا ماتت دیوبندیت فرمائیں گے تو ان شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میرٹھ میں بیٹھ کر دیوبندو

تھانہ بھون کے پرخچے اُڑائیں گے۔ مجھے خود بھی حاضر ہونے میں عذر نہیں۔ لیکن جناب مولوی عارف اللہ صاحب گونڈل کاٹھیاواڑ میں ایک ایسے شخص کے وکیل بن چکے ہیں جس نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے عقائد مبارکہ کو معاذ المولیٰ تعالیٰ اَنْ اسلامی عقیدے اور خود حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کو عیاذ اًبالمولیٰ تبارک وتعالیٰ ضروریات دین کا منکر لکھ کر شائع کر چکا تھا۔ خود آپ کے والد ماجد صاحب قبلہ دام بالقابہم بمبئی کی زکریا مسجد میں احمد یوسف فارسی کی اقتدا میں جس نے اپنی نجدیت خبیثہ کا کھلم کھلا منبر پر خطبۂ جمعہ میں اعلان کیا تھا علی الاعلان نماز جمعہ ادا کی اور اپنے مضمون شائع شدہ ' دبدبۂ سکندری ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں ہر مسلک و ہر مشرب کے تمام کلمہ گویوں کو برادرانِ ملت کہہ کر خطاب کرتے ہوئے اپنے تمام اختلافاتِ باہمی مٹا کر حمایتِ مسلم لیگ میں متحد و متفق ہو جانے کا پیغام دیا۔ پھر یہ بھی سُنا گیا کہ رافضی مرتد جینا کی خبرِ موت سُن کر مکہ معظمہ میں اُس کی غائبانہ نماز جنازہ بھی پڑھی۔ پھر ان تمام باتوں کی شرعی صفائی ہوئے بغیر ان حضرات کے ساتھ ایک جلسے میں اجتماع فقیر کے لئے شرعاً کیونکر جائز ہوگا۔ پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ خود آپ کا اور ہمارے مکرم دوست حضرت مولٰنا سید غلام جیلانی صاحب کا اور فقیر کے برادر عزیز مولٰنا عبدالرؤف صاحب کا ان اختلافاتِ مخصوصہ میں کیا مسلک ہے۔ حسن ظن سے اطمینانِ قلب تو نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہی عرض ہے کہ۔

در مجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

والسلام فقیر عبید الرضا۔ آپ تینوں حضرات مولٰنا شاہ وجیہہ الدین و مولٰنا طیب صاحبان کا بھی سلام مسنون قبول فرمائیں۔

اس پتے پر روانہ کیا گیا: شاہ احمد نورانی صدیقی غفرالباری۔ نمبر ۲۶۸ بیت العلم محلّہ شائخان میرٹھ یوپی۔

"مجھے رہزنوں سے غرض نہیں تری رہبری کا سوال ہے"! ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کا شہر میرٹھ جہاں نہ صرف اکابر واعاظم اہل سنت کی آمد و رفت رہی۔ بلکہ بہتوں کا مستقل قیام بھی رہا۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ آج میرٹھ وہابیوں دیوبندیوں کا گڑھ بن گیا؟۔ کس سوراخ سے بنیادوں میں پانی داخل ہو گیا؟ کہ اہل سنت و جماعت کا عظیم الشان قلعہ زمین دوز ہو گیا۔ چوکیدار و نگہداشت آخر کس خواب غفلت میں مدہوش تھے کہ شہر کا شہر لُٹ گیا؟ ان سب سوالوں کے مختصر جواب خط میں موجود یہ الفاظ خود دے رہے ہیں۔ "اگر دلیلے ملاعنہ کے

عقائد کفریہ اُن کی کتب خبیثہ کھول کھول کر صفحات کے حوالے سے پڑھ پڑھ کر سناتے اور پھر اُن پر شریعتِ مطہرہ کے مفصل احکام بتائے جاتے تو خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چاہتے آج تک میرٹھ بھی کب کا مرکز تصلب فی السنیۃ بن چکا ہوتا"۔

اب اس کو مداہنت کہئے یا صلح کلیت سے تعبیر کیجئے بہر حال اسی سبب میرٹھ دیابنہ کا گڑھ بن گیا۔ اسی سوراخ سے پانی بنیادوں میں داخل ہو گیا۔ یہ وہ غفلت کی نیند تھی جس میں سوئے تو شہر کا شہر لٹ گیا، اُجڑ گیا۔ ایک میرٹھ ہی کیا تباہی و بربادی کے اس قصہ مختصر میں کہاں کہاں کی داستانِ پُرغم مرقوم نہیں؟ اس طرزِ عمل سے کہاں کہاں باغاتِ سنیت اُجڑ گئے معلوم نہیں۔ نظر ڈالئے دیکھئے تو سنی ایمانی آبادیاں کمیاب ہو گئیں، مچھلیاں مر گئیں، بے آب ہو گئیں، اب خس و حرکات میں انسانی وجود تو نظر آتے ہیں مگر اُن میں جان نہیں۔ یوں کہئے کہ مردوں کی آبادیاں آباد ہو گئیں کہ ع

"جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا"

اے کاش! کہ دین کی سمجھ ہوتی، ردِ فرقہائے باطلہ پر کسی کمر ہوتی تو نہ صرف میرٹھ بلکہ پورے ہندوستان کا ہی الگ نقشہ ہوتا، کچھ نہ سہی اپنا فرض دینی و منصبی تو ادا ہوتا۔ صلح کلی بولے کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہم اپنا اپنا مسلکی اختلاف بھول کر وہابیہ دیابنہ روافض وغیرہ کے ساتھ متحد ہو لیں۔ میں نے کہا جب وہابیہ دیابنہ روافض کی خدا اور سول و صحابہ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اتنی سخت شدید توہینیں سُننے کے بعد بھی اتحاد ہے تو بقول اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ جانے پھر مہادیو کی پوجا میں کیا عیب ہے۔ (معاذ اللہ) جب وہابیہ دیابنہ وغیرہ سے کفر کو بالائے طاق رکھ کر اتحاد کیا تو اہل ہنود کے سر پر بھی تو سینگ نہیں ہیں؟ آیئے چلئے ایک قدم مذلت اور بڑھایئے اُن سے بھی اتحاد کے بے سُرے گیت گایئے۔ (معاذ اللہ) مگر نہیں آخر کیوں؟ اللہ جانے یہ کون سی مصلحت ہے کہ چار بوندیں پیشاب کی شربتِ روح افزا سمجھ کر ڈکار گئے اور پانچویں سے اس قدر اجتناب کہ مانوں آسمان سر پر اُٹھالیں۔ مگر الحمد للہ اہل حق بوند بھر ہو یا لوٹا بھر نجاست سے دور ہی رہتے ہیں۔ بحکم الٰہی نفور ہی رہتے ہیں۔ اسی سبب امان میں ہو کر مامون رہتے ہیں۔ تم نے ایک کفر کے ظلم سے بچنے کیلئے دوسرے کفر سے مدد مانگی اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اور اہل حق نے تمام کفار سے بچتے ہوئے رب کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لی۔ حضور شیر بیشۂ اہل سنت فرماتے ہیں ۔

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے   دامنِ مصطفےٰ میں آ پائے رسول تھام لے

یہی سب وجہ ہے کہ حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

"سب سے پہلا سب سے بہتر، سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جناب پاک کی حمایت کیلئے اس وقت کمر بستہ ہو جاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے۔ میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو میرے لئے کافی ہے"۔ (ماخوذ از اجازات المتینہ)

فقیر محمد فاران رضا حشمتی غفرلہٗ القوی

۷۸۶
۹۲

مُحِبّ دینی ویقینی وایمانی حبیب دلی وجانی مولٰینا الشاہ احمد النورانی ادام دائم فیوضہم الرب تبارک وتعالیٰ للا قاصی والادانی۔ وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

(۱) بیشک حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین مشکلکشا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل حضرت ام المؤمنین سیدتنا عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحضرت سیدنا طلحہ وحضرت سیدنا زبیر و حضرت سیدنا امیر مُعٰویہ وحضرت سیدنا عمرو بن العاص وغیرہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بقضا ئے الٰہی جو کچھ ظہور پذیر ہوا وہ یقیناً خطاءِ اجتہادی تھا اسلئے کہ کسی نصِ صریح غیرِ مؤول بلا معارض کے مقابل نہ تھا۔ ورنہ نصِ مُفسَّر بلا معارض کے مقابلے میں تو اجتہاد سرے سے جائز ہی نہیں۔ لیکن حضرات اعیان وعمائدِ سُنّی کانفرنس کی طرف سے مظلم لیگ کی جو کچھ تائیدیں اُس کے مطالبہ تقسیم ملک کی حمایتیں ۱۳۵۷ھ سے ۱۳۶۶ھ تک برابر پے درپے بڑی زور وشور کے ساتھ ہوتی رہیں افسوس کہ وہ نصوص مُفسَّرہ قرآنیہ وحدیثیہ وفقہیہ کے اور خود نصوص مُفسَّرہ رضویہ کے صراحۃً مقابل ومخالف واقع ہوئیں پھر اِن کو خطایائے اجتہادیہ کہنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک مبارک خطاءِ اجتہادی پر بھی اِن کارروائیوں کا قیاس ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کے صدور کا سبب ذہول ونسیان ہرگز نہیں تھا۔ کہ **فنسی ولم نجدلہ عزما** کے تحت میں اِن کو لایا جاسکے اِن سب سے توروجوع صحیح شرعی شرعاً فرض ہے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی اُن سب حضرات کو اِس کی توفیق جلد بخشیں اور معافی بھی عطا فرمائیں۔ **نسأل اللہ تعالیٰ العفو و العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ** بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

(۲) بیشک ہم گدایانِ کوئے رضوی کے نزدیک حضور پُر نور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بفضل اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایسے ہی مشائخ طریقت میں سے ہیں جن کو اپنے مُریدین کے یومِ الَست سے لیکر تا قیام قیامت کے جملہ حالات کا علم ہوتا ہے۔ لیکن مجدد دین وملت درحقیقت حضور مبینا الآمر الناہی

الشارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نائب ومظہر وظل و پرتو ہوا کرتا ہے جب خود بدولت حضور سیدنا المطلع علی الغیوب العالم بجمیع ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تشریعاً وتعلیماً یوں فرماتے ہیں انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قضیت له بشیء من حق اخیه فلا یأخذنهٗ فانما اقطع له قطعة من النار وہ آقا ومولیٰ جنھیں فضل خدا جل جلالہٗ سے غیب شہادت ہوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مقامِ تشریع میں باطن پر حکم نہیں فرماتے بلکہ ظاہر ہی پر احکامِ شریعت جاری فرماتے ہیں۔ پھر شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نائب و پرتو اگر ظاہر ہی کے مطابق معاملاتِ شرعیہ کا برتاؤ فرمائے تو اُس کے علومِ باطنہ پر کیا حرف آسکتا ہے۔ خود بدولت حضور پر نور آقائے نعمت مرشد برحق اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں ۔

راز ہا بر قلب شاں مستور نیست لیک افشا کردنش دستور نیست
ہر کجا گنجے ودیعت داشتند قفل بر در بہر حفظش بستہ اند
در دلِ شاں گنجِ اسرارے اخو برلبِ شاں قفلِ امرِ اَنْصِتُوْا

پھر جہاں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرات علمائے اہل سنت اعیان وعمائد سُنّی کانفرنس دامت ارشاداتہم کو اُن اعزازات واکرامات سے نوازا وہاں حضور امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے کرم سے حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کو بھی مبارک لقب ولـد مرافق غیظ المنافق عطا فرمایا۔ میرے خیال میں یہ بہت پُر عظمت وعزت لقب ہے۔ جیسا کہ اِس کے معانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے۔

(۴) پھر باوجود اِس کے کہ اپنے خلفائے کرام واخلافِ عظام دامت برکاتہم کو طرح طرح کے اعزازوں اکراموں سے مشرف فرمایا لیکن یہ ہرگز نہ فرمایا کہ میرا دین ومذہب میرے فلاں خلیفۂ رشید یا خلف سعید سے معلوم کر لینا بلکہ فرمایا تو یہی فرمایا کہ میرا دین ومذہب میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اِسی وصیتِ مبارکہ سے اہلِ حق وانصاف پر حضور مجددِ اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئندہ آنے والے انقلابات پر مطلع ہونا ظاہر ہے۔

(۵) پھر فتوائے مبارکہ الدلائل القاهره علی الکفرة النیاشرة پر جملہ علمائے اہل سنت اعیان وعمائد سنی کانفرنس سے تصدیقات وتقریظات فرما کر سالہا سال پہلے شائع فرمادینا،

(۶) پھر تقسیم ملک کا ایسے وقت میں رد و ابطال فرمانا کہ کسی لیڈر کے وہم و گمان میں تقسیم ملک کا نظریہ نہ تھا،

(۷) پھر اُس کو حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے شائع فرمانا،

(۸) پھر اُس کی تصدیق و تائید میں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ کا نامی نامہ شائع فرمانا۔
نیز حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا اپنے فتویٰ مبارکہ میں ارشاد فرمانا کہ "کیا گورنمنٹ تنہا تمہیں ملک دیدیگی کہ اس میں خالص احکام اسلام جاری کرو یہ تو ممکن نہیں نہ تنہا ان کو ملے پھر شرکت رکھو گے یا ملک بانٹ لوگے کہ ایک حصے میں تم اسلامی احکام جاری کرو ایک میں وہ اپنے مذہبی احکام جو تمہاری شریعت کے رو سے احکام کفر ہیں بر تقدیر ثانی ظاہر ہے کہ ہندوستان کا کوئی شہر اسلامی آبادی سے خالی نہیں تو ان لاکھوں مسلمانوں پر اپنی شریعت مطہرہ کے خلاف احکام تم نے اپنی کوشش متفقہ سے جاری کرائے اور اس کے تم ذمہ دار ہوئے اور **من لم یحکم بماانزل اللہ فأ لئک ھم الکفرون ☆ھم الظّٰلمون ☆ھم الفٰسقون ☆** کے تمغے پائے"۔[۱] یہ سب حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کراماتِ ظاہرہ، قاہرہ، باہرہ ہیں۔ جن سے بفضل اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غیوبِ آئندہ پر مطلع ہونا بخوبی روشن ہے۔ **وللہ الحجۃ السامیہ و للہ الحمد۔**

(۹) تائید مظلم لیگ ومطالبۂ ناپاکستان کرنے والے علمائے اہل سنت دامت افاداتہم پر حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی نے ہرگز کفر یا ضلال کا فتویٰ صادر نہیں فرمایا۔ البتہ بحکم شریعتِ مطہرہ یہ امور حرام وفسق ضرور ہیں۔ پھر کیا حضور اقدس سید المطلعین علی الغیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جو اُس وقت مسلمان تھا اِجراء للاحکام الشرعیۃ الظاہرہ کتابتِ وحی کے معزز و ممتاز عہدے پر فائز نہیں فرمایا تھا جو بعد کو معاذ اللہ مرتد ہوگیا (جو پھر زمانۂ اقدس ہی میں بعدِ فتح مکہ معظمہ مشرف باسلام ہوگئے) پھر کیا حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا منصبِ کتابتِ وحی پر کسی کو مأمور فرمانا حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے کسی کو اعطائے خلافت سے بدر جہا زیادہ بڑھ کر نہیں ہے؟

(۱۰) آپ کے والدِ ماجد قبلہ دام بالقابہم نے تنہائی میں صرف آپ سے فرمادیا کہ "میاں بمبئی کی مسجد کا جو امام تھا وہ تائب ہوگیا تھا اور اپنے اِس فعل پر نادم تھا"، لیکن افسوس کہ احمد یوسف فارسی

[۱] فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶

امام زکریا مسجد بمبئی کے کلماتِ کفریہ متعلقہ بہ حمایتِ نجدیت غویہ تو چھپ کر شائع ہوتے رہے مگر بقول آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کے جو توبہ اُس نے کی تھی وہ خُفیہ ہی رہی اور آج تک کسی کو کانوں کان اُس کی توبہ کی مطلقاً خبر نہ ہوئی۔ کیا شرعاً یہ توبہ صحیحہ ہوگئی؟ کیا حدیث شریف میں السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ ارشاد نہیں ہوا؟

(۱۱) کیا اس طرح آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کا اُس کی اقتدا میں نمازِ جمعہ ادا کرنا عوام اہلِ اسلام کے لئے مُضِل و مُغْوِی نہیں ہوا؟

(۱۲) مرتد جینا کی نمازِ جنازہ غائبانہ اور وہ بھی مکۂ معظّمہ میں معاذ اللہ ادا کرنے کا کوئی ثبوتِ شرعی نہیں ملا البتہ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ جب فقیر کا اور ضیغمِ سُنّیت حضرت مولٰینا ابو الطاہر محمد طیب صاحب دامت فیوضہم کا حضرت شیر بیشۂ سنت دام ظلہم العالی کے ہمراہِ رکاب عالی بمبئی جانا ہوا تو وہاں آپ کے والد ماجد دام بالقابہم کے متعلق یہ بات سُنی گئی۔ اَب آپ فرماتے ہیں کہ "یہ حضرت پر محض افترا ہے" ہم سگانِ بارگاہِ رضوی غفرلنا ربنا العزیز القوی کے پاس آپ کے اِس ارشاد کو درست وصحیح نہ ماننے کی کوئی وجہِ شرعی نہیں اور ہم نے تسلیم کرلیا کہ آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کا دامن مرتد جینا کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے الزام سے پاک ہے۔ فللہ الحمد وعلٰی حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔ لیکن ہر مسلک و ہر مشرب کے کلمہ گویوں کو جن میں یقیناً مسلمان کہلانے والے کفار ومرتدین بھی شامل ہیں "برادرانِ ملت" کہکر خطاب کرنا شرعاً کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ جو آپ کے والد ماجد قبلہ دام بالقابہم کی طرف سے چھپ کر ملک میں شائع ہوچکا۔

(۱۳) آپ تحریر فرماتے ہیں: "رہا مولوی عارف اللہ صاحب کے متعلق تو آپ کی وجہ سے مجھے اُن سے اختلاف ہے"۔ اس پر میری گزارش یہ ہے کہ آپ کا اختلاف مولوی عارف اللہ صاحب سے حضرت شیر بیشۂ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی وجہ سے تو ہونا نہیں چاہئے اگر اُن کے افعال وحرکات آپ کی نظر میں شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں تو شریعتِ مطہرہ کی وجہ سے آپ کا اُن کے ساتھ اختلاف ہونا چاہئے اور اگر خدانخواستہ اُن کے افعال آپ کی نظر میں شریعت مطہرہ کے معاذ

اللہ موافق ہیں تو پھر حضرت شیر بیشہ سنت کی وجہ سے آپ کا اُن کے ساتھ اختلاف کیا معنی رکھتا ہے۔ ایسی صورت میں تو آپ کو حق پرستی وحق پسندی وحق گوئی وحق جوئی کی بناپر شرعاً خود حضرت شیر بیشہ سنت ہی کے ساتھ اختلاف رکھنا چاہئے۔ مؤمن کسی سے دوستی رکھتا ہے تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کے لئے اور دشمنی رکھتا ہے تو اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کے لئے دشمنی رکھتا ہے۔ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ہم کو یہی بتاتا سکھاتا ہے۔ کسی کی شخصیت کی وجہ سے بلاوجہِ شرعی مؤمن کو مؤمن کے ساتھ اختلاف رکھنے سے تو پیارا دین اسلام منع فرماتا ہے۔

(۱۴) ہم گدایانِ کوئے رضوی کو معلوم نہیں کہ جامع مسجد میرٹھ کے متولی صاحبان بااختیار کس مسلک ومشرب کے ہیں۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایسا کریں کہ وہ سب حضرات متصلب فی الدین مسلمانانِ اہل سنت ہی ہوں۔ لیکن آج کل صلح کلیت ومداہنت فی الدین کا زور وشور ہے۔ ہم تو اُن حضرات کو نہیں پہچانتے لہٰذا ہماری قطعی رائے یہی ہے کہ اَبھی آپ حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی کو میرٹھ کی جامع مسجد میں بیان فرمانے کیلئے ہرگز نہ بُلائیں۔

(۱۵) حضرت شیر بیشہ سنت بعدِ سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون فرماتے ہیں کہ "آپ اشتعال سے قطعاً اجتناب کیجئے، بکھرنے سے قطعی پرہیز رکھئے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ بالخصوص فتاویٰ الحرمین وحسام الحرمین وتمہید ایمان والاستمداد وکشف ضلال دیوبند وجزاء اللہ عدوّہٗ والامن والعلیٰ وتجلی الیقین وخالص الاعتقاد ووقعات السنان وادخال السنان والموت الاحمر والکوکبۃ الشہابیہ کا بار بار بغور مطالعہ اور کتبِ دیوبندیہ خبیثہ کا بکھرّ ات وکرّ ات بنظر غائر ملاحظہ فرمائیں اور پھر خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بھروسا کرتے ہوئے نہایت سکون واطمینان ومتانت وخوش الفاظی کے ساتھ کفریاتِ دیوبندیہ اُن کی کتابوں سے دِکھائیں۔ اور پھر اُن پر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اُن پر حسام الحرمین شریف کی عباراتِ مبارکہ پڑھ پڑھ کر علمائے کرام مکۂ معظمہ ومفتیان عظام مدینہ طیبہ کے فتاوائے شرعیہ سُنائیں بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِس طریقے پر عمل کرنے سے آپ ہی کے سر فتح ونصرت کا سہرا رہے گا۔ پھر اگر کفریاتِ دیوبندیہ پر مناظرے کی ضرورت پیش آجائیگی تو فقیر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِس خدمت اسلام وسُنّیت کے لئے حاضر ہے''۔ ہم خادمانِ سرکارِ رضوی کے نزدیک بھی حضرت شیر بیشہ سُنت دام ظلہم العالی کا یہ مشورہ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت مفید ونافع ہے۔ ضرور اِس پر عمل فرمایا جائے۔

(۱۶) شجرۂ مبارکہ رضویہ میں قضائے حاجات وحصولِ ظفر ومغلوبیِ دشمناں کے جو تین اعمال تحریر فرمائے گئے ہیں بہت ہی سہل اور باذنہٖ تعالیٰ وبحکم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تیر بہدف ہیں ان کو ضرور روزانہ بلاناغہ پڑھتے رہیئے۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دارین میں ہمیشہ ہر جگہ ہم سب اہل سنت کی آپ سب اہل سنت کی اور جملہ مسلمانانِ اہل سنت کی صیانت وحفاظت وامداد واعانت فرماتے رہیں۔ آمین۔ آپ اور حضرت مولٰینا السید غلام جیلانی دام فیضہم النورانی اور جناب مولٰینا عبدالرؤف دام بفضل الرؤف العطوف اِس فقیر کا اور ضیغم سُنّیت مولٰینا محمد طیب دام مجدہم العالی کا اور حضرت شیر بیشہ سُنت دام ظلہم العالی کا سلام مسنون قبول فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام۔ فقیر ابوالوجاہۃ عبید الضیاء محمد وجیہ الدین امانی قادری رضوی ضیائی غازی پوری غفرلہٗ ربہٗ ذنبہٗ المعنوی والصوری۔ ۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۹ھ شنبہ

۵

۷۸۶/۹۲ مکرمی المحترم حامی سُنیت ماحی لامذہبیت گل گلزار رضویت مخاطب بہ ولد الاعزاز حضور اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولٰینا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم القدسیہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کرامت نامے نے کرم گستری فرمائی اپنے حضرات علمائے اہل سنت اساطین دین وملت پر مجھ گنہگار سگِ کوئے رضوی نے بلاوجہ شرعی ہرگز کوئی بدگمانی نہیں کی۔ بلکہ رسالہ ''اظہار الحق الجمیل'' ورسالہ ''مظاہر الحق الاجلی'' وغیرہما رسائل ومعروضات کے ذریعے سے بار باران حضرات کے

خدماتِ عالیات میں اتمام حجت کرنے کے بعد اِن حضرات کے متعلق جو کچھ بھی عرض کیا گیا ہے مدلل طور پر عرض کیا گیا ہے۔کوئی معروضہ بے ثبوت نہیں۔اِن حضرات کا کوئی فتویٰ ایسا نہیں جس میں در پردہ مظلم لیگ کی تائید نہ ہوتی ہو۔ان حضرات کے صاف اور صریح اصلی مہری دستخطی قلمی، مطبوعہ فتاوے وفرامین فقیر کے پاس ہیں۔جن میں مظلم لیگ اور ندوے کے درمیان عظیم فرق، بین فرق بتایا گیا ہے۔مظلم لیگ کے مخالف کی تکفیر تک کی گئی ہے۔ان سب امور کا واضح وروشن بیان فقیر کے رسالے''ستر باادب سوالاتِ دینیہ ایمانیہ''میں انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ملاحظہ فرمائیں گے۔اھون البلیتین پر فقیر کے مؤدبانہ معروضات''مظاہر الحق الاجلی ''میں ملاحظہ ہوں۔اس فقیر حقیر گنہگار سگِ دربارِ رضوی غفرلہٗ ربہٗ نے بھی اپنے آقائے نعمت، خداوند دولت، دریائے رحمت، حضور پُر نور اعلیٰ حضرت قبلہ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے اتباع میں مظلم لیگیوں کی بہت رعایت کی۔ ۱۳۵۸ھ کے صفر تک سکوت برتا۔کہ اگرچہ بے قاعدہ اُٹھے ہیں شاید گورنمنٹ اُن کی واویلا سے متاثر ہو کر کانگریسیوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنے سے دست کش ہو۔مگر جب انہوں نے پانی سر سے گزار دیا اور اسلام وقرآن سب دیوبندی رافضی نیچری وغیرہم مرتدوں پر نچھاور کر دیا اُس وقت اگر اپنے سنی مسلمان بھائیوں کا دین ومذہب بچانے کو مظلم لیگ کی شناعت پر اطلاع دی کیا گناہ کیا؟

مظلم لیگ کی طرف سے بکثرت کفریاتِ خبیثہ ارتداداتِ بئیسہ شائع ہونے کے بعد بھی کیا اُس پر حکم شرعی کے اظہار سے سکوت شرعاً حلال ہو سکتا ہے؟ رحماء بینھم کے یہ معنی تو نہیں کہ اپنے اکابر واعاظم کہلانے والے حضرات اگر باطل اور اہل باطل کی کھلی ہوئی تائیدیں کریں جن کے سبب ہزاروں سنی قادری کہلانے والے بندگانِ خدا معاذ المولیٰ تعالیٰ بے دینوں مرتدوں کا شکار ہو جائیں پھر بھی قطعاً سکوت ہی برتا جائے۔

پھر''اجمل انوار الرضا''میں تو اپنے علمائے اہل سنت اساطین دین وملت کہلانے والے حضرات کے متعلق کچھ عرض بھی تو نہیں کیا گیا ہے۔اُس میں نہایت متانت اور تہذیب کے ساتھ نام

نہاد آل انڈیا سنی کانفرنس ہی سے بحث کی گئی ہے۔اِن حضرات کے اقوال کی بحث تو "ستر ہا ادب سوالاتِ دینیہ ایمانیہ" میں ہے۔اور اب تو سنی کانفرنس نے اُنہیں حضرات کے دستخطوں کے ساتھ اعلان شائع فرمادیا کہ "مسلم لیگ کو ووٹ دے کر کانگریس کو شکست دی جائے"۔

آہ آہ!! کیسی زبردست تلبیسِ شدید ہے۔کیا اب بھی اس کے حامیٔ مظلم لیگ ہونے میں کچھ شک ہے؟ امید کہ اس رسالہ "اجمل انوار الرضا" کے اغلاط پر اطلاع یا اُس کی تصدیق فرمائیں گے۔فقیر عبید الرضا غفرلہٗ محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت۔

حضرت ملک العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا جواب:

کارڈ کے پتے کی عبارت:

"بشرف ملاحظہ حامیٔ دین وملت ماحیٔ وہابیت ولیگیت ناصر سنیت کاسر بدعت نمونہ شدت حضرت عمر واعلیٰ حضرت جناب مولٰنا مولوی ابو الفتح حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی دام مجدہٗ"

$\frac{786}{92}$ بملاحظہ حامیٔ دین متین ماحیٔ شر مبتدعین شیر بیشۂ اہل سنت ناصر دین وملت ابو الفتح مولٰنا مولوی حشمت علی خاں صاحب دامت فیوضکم وبرکاتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا پوسٹ کارڈ پہنچا اطمینان قلبی ہوا۔جن رسائل کا تذکرہ آپ نے اس پوسٹ کارڈ میں کیا ہے جب چھپ جائیں تو ضرور میرے پاس بھیج دیجئے۔

بنارس کے جلسے "آل انڈیا سنی کانفرنس" میں میں بھی شریک ہوا تھا۔اس وقت کی تقریروں اور وعظوں اور آپس کی گفتگو سے میں نے یہی سمجھا کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کانگریس کی مخالف ہے۔اُس کی مخالفت کرتی ہے۔اور مسلم لیگ کی طرف غیر متوجہ ہے۔اور یہی سمجھتی ہے کہ مسلم لیگ کانگریس کی معاندت اور مخالفت کی وجہ سے آزاد وحسین احمد وکفایت اللہ واحمد سعید وغیرہ وہابیوں کی خوب خبر لے رہی ہے۔اور پبلک سے اُن کا وقار مٹارہی ہے۔اس لئے اُس کو ڈھیل دینا مصلحت ہے۔اور واقعی دیوبندیوں کے وقار کا تو خاتمہ ہی ہو جاتا اگر شبیر احمد وغیرہ عیاری نہ کرتے اور مسلم لیگ میں شامل

ہو کر دیوبندیوں کو سنبھال نہ لئے ہوتے تو دیوبندیوں کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ مگر مشیت ایزدی کہ یہ لوگ گرتے گرتے ٹھہر گئے۔

اگر واقعی آل انڈیا سنی کانفرنس مسلم لیگ کی حمایت کرتی ہے تو سخت غلطی کی کہ الگ تھلگ رہی۔ جمعیت علمائے اسلام اُس کو قائم کر کے لوگوں کی لگام اپنے ہاتھ میں لینا تھا۔ خیر بہر کیف اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا مسلک بالکل حق ہے۔ اور جو ان کے طریقے پر ہے وہی ٹھیک ہے۔ خدا جس کو توفیق دے۔ ''ستر باادب سوالات'' ،''اظہار الحق الجمیل''، ''مظاہر الحق الاجلی'' وغیرہ رسائل ضرور روانہ فرمایئے۔ والسلام فقیر محمد ظفر الدین قادری رضوی غفرلہٗ ظفر منزل ڈاکخانہ مہندر و پٹنہ۔

۷۸۶
۹۲

جان پدر محمد مشاہد رضا خاں و فرزندم محمد شمس اللہ و عزیزم محمد عزیز الرحمٰن و عزیزی محمد نذیر قادریان رضویان سلمکم ربکم العزیز الرحمٰن و ایانا و جمیع اہل السنۃ دائماً من جمیع الفتن والمحن و من شرور جمیع اہل الزمان امین بحرمۃ حبیبہ الملک الدیان علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ الغوث الاعظم و حزبہ الصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ تم کو جو چالیس روپیہ کا منی آرڈر بروز دوشنبہ مبارکہ ۱۳ ذی القعدۃ الحرام ۱۳۶۹ھ بھیجا تھا اُس کے بعد سے اب تک ایک لفافہ اور تین کارڈ تمہارے نام اور دو کارڈ بخدمت مولینا حافظ عبد العزیز صاحب زیدت مکارمہم بھیج چکا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ڈاک تقسیم کرنے کا انتظام ٹھیک

نہیں اناللہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ کیونکہ تم چاروں سلمکم ربکم اپنے اپنے ہر ہر خط میں فقیر کا خط نہ ملنے کی شکایت کر رہے ہو۔ مجبوراً آج دوشنبہ مبارکہ ۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۹ھ یہ لفافہ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رجسٹری بھیج رہا ہوں۔ جمعۂ مبارکہ کی چھٹی میں جواب لکھنا اور آئندہ بھی بغیر شدید ضرورت کے کسی کو کبھی بجز جمعہ مبارکہ کے کسی اور دن خط ہرگز نہ لکھنا۔ ﴿۲﴾ روزانہ بعد نماز فجر شجرۂ طیبہ ﴿۳﴾ بعد نماز پنج گنج قادریہ ﴿۴﴾ بعد نماز عشاء طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر ایک سو گیارہ باراول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار بعد نماز فرائض پنجگانہ جب سلام پھیر چکو حق [دل پر] حق [دل پر] حق [دل پر] لاالہ الاالله [قلب پر] لاالہ الاالله [قلب پر] لاالہ الاالله [قلب پر] سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم ط الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلاۃ والسلام علیک یانبی اللہ الصلاۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ الصلاۃ والسلام علیک یاخیر خلق اللہ الصلاۃ والسلام علیک یاقاسم رزق اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یادافع البلاء والوباء جہر کے ساتھ ایک بار۔ ﴿۵﴾ اور بعد نماز جمعہ نماز کی طرح صف بستہ استادہ دست بستہ رو بسرکار مدینہ طیبہ ہوکر صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلاما علیک یارسول اللہ سو مرتبہ ﴿۶﴾ بعد نمازِ عصر اَللّٰہُ رَبِّیْ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ط سو مرتبہ اول وآخر درود شریف تین تین بار ﴿۷﴾ بعد نمازِ مغرب حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط سو مرتبہ اول وآخر درود شریف تین تین بار ﴿۸﴾ صبح بعد ختم شجرۂ طیبہ فاتحہ سلسلہ چاروں آدمی روزانہ بلاناغہ پڑھ پڑھ کر دعا کیا کرو اللہ تبارک وتعالیٰ تم چاروں کو جلد اپنے اسی پیارے دین اسلام ومذہب اہل سنت کا سچا خادم اور حق گو باعمل عالم اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صدقے میں بنائے جو حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے ظاہر ہے۔ بس اس سے زائد اور وظائف کی ابھی تم چاروں میں سے کسی کو قطعاً ہرگز اجازت نہیں۔ ﴿۹﴾ دوپہر کو کھانے کے بعد ظہر سے پہلے قیلولہ ضرور کرلیا کرو تاکہ مطالعے کے لئے بعد عشاء بیداری میں آسانی ہو۔ ﴿۱۰﴾ اپنے اُستاد صاحب زید مجدہم کی اطاعت وفرمانبرداری ﴿۱۱﴾ آموختے کا باہم مذاکرہ

﴿۱۲﴾اور آئندہ سبق کے مطالعے میں باہم مباحثہ ضروری سمجھو۔﴿۱۳﴾تم میں سے ذہین کوشش کرے کہ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس کو بھی اپنے ساتھ رکھے جو غبی ہو۔﴿۱۴﴾ شب کو بغیر مذاکرہ وتکرار کئے ہوئے ہرگز نہ سو۔﴿۱۵﴾کوئی نماز خصوصاً فجر کی نماز کبھی قضا نہ ہونے پاوے۔﴿۱۶﴾ دُکھ سُکھ رنج وراحت میں ہر ایک دوسرے کا برابر ممد ومعاون رہے۔﴿۱۷﴾خوب یقین رکھو کہ ماں باپ تمہارے جسمانی مربی ہیں لیکن دینی ومذہبی علوم پڑھانے والا اُستاذ تمہارا روحانی مربی ہے۔﴿۱۸﴾ استاذ کی مار کو والدین کے پیار سے افضل تصور کرو۔ ﴿۱۹﴾۔باعانتہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر قول وفعل میں اقتدائے مذہب اہل سنت واتباع احکام شریعت تم چاروں کا اور مجھ سگ بارگاہِ رضوی کا شعار ہو۔﴿۲۰﴾ پرہیز گاری وتقویٰ شعاری تم چاروں کا اور مجھ گدائے کوئے رضوی کا دِسار ہو آمین۔﴿۲۱﴾اپنی نظریں نیچی اپنی نگاہیں پست رکھو۔﴿۲۲﴾ایسی حرکت سے تم چاروں میں سے ہر ایک قطعاً ہمیشہ بتوفیقہ تعالیٰ وبنصرۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اجتناب احتراز رکھے جس سے اُن سنی بھائیوں سلمھم ربھم کو جن کے یہاں تمہاری جاگیریں ہیں یا تمہارے استاذ محترم زید مجدہم کو یا حضرت مولٰینا حافظ عبدالعزیز صاحب دام ظلھم کو یا منتظمین مدرسہ سلمھم ربھم میں سے کسی کو کچھ شکایت ہو۔﴿۲۳﴾ چاروں آدمی آپس میں اس طرح رہو کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ چاروں سگے بھائی ہیں۔ بلکہ سگے بھائی بھی آپس میں کبھی لڑ جاتے ہیں تم چاروں اس سے بھی بالکل ہی پرہیز رکھو۔﴿۲۴﴾معاملاتِ دنیویہ میں خدا نہ کرے کہ کسی کو کسی سے رنجش ہو ایسے وقت جو اپنے آپ کو خطاوار نہ بھی جانتا ہو وہ بھی معافی مانگنے میں دوسرے کو اپنے سے راضی کرنے میں ہرگز ہرگز ہرگز ننگ وعار نہ سمجھے۔ ﴿۲۵﴾اپنے اُستاذ سے سمجھنے میں ہرگز ہرگز ہرگز شرم وحیا سے کام نہ لو۔﴿۲۶﴾جو مضمون سمجھ میں نہ آئے جب تک بخوبی سمجھ میں نہ آجائے سبق میں ہرگز آگے نہ بڑھو۔﴿۲۷﴾کبھی یہ سمجھ کر آگے ہرگز نہ پڑھو کہ ہمارا فلاں ساتھی تو سمجھ چکا ہے مذاکرہ وتکرار کے وقت اُسی سے سمجھ لیں گے۔﴿۲۸﴾روزانہ سوتے وقت سرمہ لگانے کا التزام رکھو۔﴿۲۹﴾ہر وضو میں مسواک ضرور کرتے رہا کرو۔﴿۳۰﴾کسی سنی مسلمان سے بلاوجہ شرعی

محض دنیوی بناپر کبھی عداوت ومخالفت نہ رکھو۔ ﴿۳۱﴾ وہاں وہبڑے دیو کے بندے خذلہم اللہ الواحد القہار بھی ہیں اُن میں سے کسی کے ساتھ کسی وجہ سے کبھی ہرگز میل جول راہ ورسم ملاقات پیدانہ ہونے پائے۔ ﴿۳۲﴾ خوب یادرکھو کہ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی پرتمام اعمال حسنہ کے قبول کادارومدار ہے اوریہی ایمان واسلام کامدار ہے۔ خوب شوق وذوق محنت ومشقت کے ساتھ بِمَدَدِہٖ تعالیٰ وَبِنَصْرِ حَبِیْبِہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دل لگاکر پڑھو۔ عرس رضوی شریف میں حاضری کاشرف حاصل کرنے کیلئے تم چاروں کوانشاء اللہ تعالیٰ ثم شاءحبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بلالیاجائے گا۔ مطمئن رہو ہرگز نہ گھبراؤ۔ فقیر کی طرف سے اورمولٰنا شاہ وجیہہ الدین ومولٰنا محمد طیب صاحبان سلمہمار بہما کی طرف سے تم چاروں کو سلام ودعا۔ حضرت مولٰنا حافظ عبدالعزیز صاحب، مولٰنا غلام جیلانی صاحب صدر محمدامین صاحب کوجن کے یہاں تمہاری جاگیریں ہیں اُن کوتمہارے استاد صاحب کودیگراہل سنت کوسلام۔

۷۸۶
۹۲

فرزندم ضیائے بصرم محمد مشاہدرضاخاں ولختِ جگرم احمد مشہودرضاخاں حفظہما الرحمٰن المستعان دایا نادائما من جمیع الکروب والآلام والہموم والغموم ومن جمیع شرورالزمان آمین بحرمۃ حبیبہ سیدالانس والملک والجان علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلاۃ والسلام الاتمان والاذومان۔

السلام علیکما ورحمۃ وبرکاتہ۔ تمہارا سعادت نامہ آیاخیریت معلوم ہوکرخوشی ومسرت ہوئی فلوجہ ربنا الکریم الحمدوعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔ لیکن مضمون پڑھ کرقلب پرجوکیفیت گزری اُس کوخدا تبارک وتعالیٰ پھراُس کی عطاسے اُس کامحبوب صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی خوب جانتاہے افسوس کہ

تمہارا باپ گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ اپنے اعمالِ بد کی شامت کے سبب اِس وقت ایسے حالات میں مبتلا ہے کہ تم جیسے سعادت مند دلبند اُس سے اپنے مصارفِ ضروریہ کے لئے کفاف طلب کریں اور وہ حاجت روائی سے مجبور ہے ولاحول ولاقوۃ الا بالمولیٰ سبحٰنہٗ وتعالیٰ وھو العلی العظیم العظیم وحسبنا ربنا ونعم الوکیل واعاذنا ربنا تبارک وتعالیٰ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا آمین بحرمۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ بہرحال اَب تم کو لکھا جاتا ہے کہ پیلی بھیت جانے آنے کے لئے نیز دیگر مصارف کے واسطے جس قدر جب کبھی ضرورت ہو فوراً بلا تکلف وبلا توقف فرزندم محمد ابراہیم قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو لکھ کر روپیہ منگا لیا کرو۔ ہرگز ہرگز ہرگز تکلیف نہ اُٹھاؤ فقیر کو حضور سیدنا الغوث الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے فضل وکرم اور حضور مرشدنا المجد دالاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کی عنایت واعانت سے امید قوی ہے کہ بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مستقبل قریب ہی میں بہت جلد ان کا سارا قرض ادا کردے گا۔ ۲۰ نومبر سے شنبہ ویکشنبہ کے علاوہ روزانہ بلاناغہ سشن کورٹ بمبئی میں مقدمے کی سماعت ہو رہی ہے۔ آثار بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اچھے نظر آرہے ہیں۔ بَس دعا کرتے رہو۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جلد برادرم مولٰینا محبوب علیخاں سلمہٗ ربہٗ وَحَفِظَہٗ وَاَنْجَاہُ وَنَصَرَہٗ وَمَنْ مَّعَہٗ من اھل السُّنَّۃِ کو فتح مبین ونصرتِ قاہرہ وظفرِ عظیم وخیریت وعافیت وصحت وسلامت وعزت وحرمت وفرحت ومسرت کے ساتھ رہائی تامّ ونجاتِ کاملہ اور برأتِ قطعیہ عطا فرما کر ہم سب اہل سنت کا دین ودنیا وآخرت میں چہرہ اُجالا اور وہابیوں دیوبندیوں انقلابیوں کذابوں مکاروں کا منھ کالا اور اسلام وسُنّیت کا ہر جگہ بول بالا فرمائیں آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجد دالاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم فی الدارین آمین ثم آمین۔ مولٰینا وجیہ الدین صاحب زید مجدہم بھی سلام ودعا فرماتے ہیں اُن کا اور فقیر کا حافظ ملت دامت فیوضہم کو سلام۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

۸۶
۹۲

محبی و مخلصی ترجمان سنیت جناب منشی وارث علی صاحب وارثی ......زید مجد کم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

(۱) الوارث ۱۶ / مئی ۵۴ء میں حضرت سیدنا خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کو علوم شریعت میں حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کا شاگرد لکھدیا گیا ہے و العیاذ بالمولیٰ تعالیٰ ۔مذہب مختار و مذہب جمہور یہی ہے کہ حضرت خضر علیہ الصلاۃ والسلام نبی ہیں۔اور نبی اس سے پاک ہے کہ غیر نبی سے علوم شریعت حاصل کرے۔اس لئے یہ واقعہ مکذوبہ موضوعہ ہے اور اگر بفرض غلط اس واقعے کو صحیح مانا جائے تو خضر سے حضرت خضر پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ہرگز مراد نہیں ہوسکتے بلکہ اولیائے کرام میں ایک عہدہ نقیب الاولیاء کا ہے ہر زمانے میں جو ولی اس منصب پر فائز ہوتا ہے اس منصب کے لحاظ سے اس کا نام بھی خضر ہوا کرتا ہے۔انہیں خضر نامی نقیب الاولیاء ولی کو مُراد لینا ضروری ہوگا۔

(۲) اسی پرچے میں یہ عبارت شائع ہوگئی ہے۔"وہ اپنے کلام پاک میں صاف ارشاد فرماتا ہے خواہ مسلمان ہوں یا یہودی نصاریٰ ہوں یا صابی جوکوئی بھی ٹھیک طور سے خدا اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور نیک کام کرے اس کے لئے اپنے رب کے پاس اجر ہے اس کیلئے نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم"۔اس آیت کریمہ میں خدا اور آخرت پر ایمان لانے سے مراد یقیناً بلاشک وشبہ قطعاً یہی اور صرف یہی ہے کہ تمام ضروریاتِ دینیہ وبدیہیات ایمانیہ پر ایمان لایا جائے جس نے کسی ایک بھی ضروری دینی عقیدے کا انکار کیا اسے شرعاً ہرگز رب عزوجل پر ہی ایمان نہ رہا اگرچہ وہ لاکھ مرتبہ دعویٰ کرے کہ وہ خدا و آخرت پر ٹھیک طور سے ایمان رکھتا ہے۔عبارتِ مذکورہ میں خدا و آخرت پر ایمان

کی یہ تشریح رہ گئی اور عبارت مذکورہ اپنے عموم واطلاق کے لحاظ سے کفر محض ہوگئی والعیاذ بالمولیٰ تعالیٰ۔

(۳) اسی پرچے میں ڈاکٹر اقبال کو "مرحوم" لکھا گیا ہے۔ حالانکہ انھوں نے شکوہ وجواب شکوہ و بانگ درا و بال جبریل وغیرہا میں بکثرت ایسے کلمات لکھ ڈالے ہیں جو بحکم شریعت مطہرہ کفریات محضہ ہیں جن کا محض ایک نمونہ یہ ہے ۔

ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے بتا کیا تو مرا ساقی نہیں ہے
سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے

دوسرا نمونہ یہ ہے ۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

کون کہہ سکتا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی رزاقی کا انکار کرنا اس کی طرف بخیلی منسوب کرنا ہے، خودی کو اتنا بلند بتانا کہ ہر تقدیر سے پہلے خود خدا بندے سے پوچھے کہ تیری رضا کیا یہ کلمات کفریہ نہیں؟ ان دونوں باتوں کی تفصیل فقیر کی لکھوائی ہوئی اور ضیغم سنیت مولینا محمد طیب صاحب سلمہٗ ربہٗ کی لکھی ہوئی کتاب "تجانب اہل السنۃ" میں ملاحظہ ہو۔ فقیر عبید الرضا

(اخبار الوارث بمبئی ۶ر جون ۱۹۵۴ء)

معائنہ جات

نقل معائنہ بحر العلوم حضرت علامہ شیر بیشہ سنت مولٰینا الحاج محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ ادام اللہ تعالیٰ ظلالہم القدسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّما وَعَلیٰ ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکَرَّما

پیارے سنی مسلمان بھائیو! مصطفٰے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فدائیو! حضور غوث اعظم وحضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شیدائیو! السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔

بارہ سال ہوئے کہ بھاؤپور ڈاکخانہ اٹوا ضلع بستی میں اپنے سنی بھائیوں کی امداد واعانت سے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس گنہگار سگ بارگاہِ قادری بندۂ سرکار قادری گدائے کوئے رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ نے مدرسہ قادریہ رضویہ مخزن العلوم اہل سنت کا افتتاح کیا تھا۔ اُس وقت سے اب تک مدرسۂ مذکورہ کی طرف سے اسلام وسنیت کی تبلیغ واشاعت کیلئے نہایت ہی عظیم الشان سالانہ جلسے ہر سال منعقد ہوتے رہتے ہیں جن کی بے دریغ ہدایت ونصیحت کی بدولت بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہزاروں ایسے لوگ جو اپنی ناواقفی کی وجہ سے وہابیت ودیوبندیت وغیر مقلدیت کا شکار بن چکے تھے۔ بے دینوں سے تنکا توڑ کر دامن مقدس آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے رشتۂ غلامی وبندگی جوڑ کر سچے پکے سنی مسلمان بن گئے ہیں۔

تقریباً دوسال ہوئے کہ برادر دینی ویقینی فاضل نوجواں عالم جلیل الشان مولٰینا ابوالقمر محمد

عزیز الرحمٰن سلمہٗ وحفظہٗ الرب المستعان نے کمالِ خلوص وایثار کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اس مدرسے کے صدر المدرسین کا عہدہ سنبھالا اس وقت سے مدرسۂ مذکورہ کی ترقی وکامیابی کو بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چار چاند لگ گئے ہیں۔اس وقت تقریباً نوے طلباء قرآن عظیم ناظرہ وحفظ اور تجوید وقرأت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اردو فارسی عربی اسلامی دینی ومذہبی تعلیم پا رہے ہیں۔

سنی مسلمان بھائیو! اٹھو اور اپنی گاڑھی حلال طیب کمائی میں سے حسب توفیق مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت پر قربان کر کے اس مدرسہ کی خدمت کرتے ہوئے انصار اللہ کے دفتر میں اپنا نام لکھواؤ، مصطفےٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دست کرم سے اس کے صلے میں دنیا میں بھی اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے شمار نعمتیں پاؤ۔والسلام علیٰ اہل السنۃ والاسلام۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ۔

۱۸ر شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ دوشنبہ مبارکہ ۱۰ر مارچ ۱۹۵۸ء الحال وارد تلشی پور ضلع گونڈہ

از ناصر الاسلام والمسلمین حضرت شیر بیشہ سنت دام ظلہم العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکَرَّمَا

انمول بے بہا دینی مذہبی علمی جواہر پارے

سُنّی مسلمان بھائیوں کو بشارت عظمیٰ

قادریوں کو نوید! چشتیوں کو بشریٰ، سہروردیوں کو مژدہ، نقشبندیوں کو خوشخبری

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضور مالکنا الرسول الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق حضور سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے نائب اعظم حضور سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مظہر اتم سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا احسان عظیم آج کے تمام قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں، نقشبندیوں، حنفیوں، شافعیوں، مالکیوں، حنبلیوں غرض تمام سنی مسلمانوں پر ہے۔ جس کے شکریہ سے عہدہ برآ ہونا دشوار ہی نہیں بلکہ محال عادی ہے۔

حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے پونے چودہ برس کی عمر شریف سے اپنی دنیوی حیاتِ طیبہ کے آخری لمحات تک باستثناء ضروریہ کے سارا وقت صرف اسی میں صرف فرمایا کہ مقدس دین اسلام و مذہب اہل سنت کو براہین عقلیہ و دلائل نقلیہ سے مدلل اور مفصل کر کے پیش فرمادیا جائے۔ اور کفار و مشرکین و مرتدین و منافقین و ملحدین کے جس قدر بھی حملے اور اعتراضات اسلام اور سنیت پر ہو چکے اور جو ہو رہے ہیں ان سب کے مسکت دندان شکن جوابات دے دیئے جائیں۔ یہی وہ عظیم الشان بے مثل و بے مثال خدمتِ دین و مذہب ہے۔ جس نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو امام اہل سنت بنا دیا۔ یہی وہ شاندار دینی مذہبی علمی کارنامہ ہے جس نے حضور امام اہل سنت رضی اللہ عنہ کو علمائے کرام حل وحرم مفتیان عظام عرب وعجم سے اس صدی میں دین وملت کا مجدد اعظم منوا دیا۔ اسی احیائے سنیت وتجدید دین وملت پر حضور مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آرام وراحت کو اپنے سونے کھانے پینے کو قربان فرمادیا۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ نے نصرت اسلام واحیائے سنیت کے لئے فتاویٰ رضویہ شریف کے بارہ میں ضخیم مجلدات کے علاوہ پانسو سے زیادہ رسائل مقدسہ تصنیف فرمائے۔ جن میں سے اب تک تقریباً سوا سوڈیڑھ سو کتب مبارکہ کی اشاعت ہو پائی ہے۔ ان میں سے بھی اکثر و بیشتر نایاب ہو چکے ہیں۔ اور باقی تصنیفات قدسیہ جن میں سے ہر ایک دینی مذہبی معلومات کا انمول بے بہا خزانہ ہے اب تک شائع نہیں ہو سکیں۔ مسلمانانِ اہل سنت اپنے دینی مقتدا مذہبی پیشوا کے ان فیوض و برکات سے محروم ہیں۔

للہ الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام کہ مبارک رضائے مصطفےٰ صوبۂ بمبئی نے یہ مبارک اقدام کیا ہے کہ ایک رسالہ ماہوار رضائے مصطفےٰ جاری فرمادیا ہے جس کا مقصدِ وحید صرف تصنیفاتِ مبارکہ رضویہ ہی کی اشاعت ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے جس میں ۲۰×۲۶ سائز کے چونسٹھ صفحات ہوتے ہیں جس میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نایاب وغیر مطبوع رسائل مبارکہ کا قسط وار سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

سُنّی مسلمان بھائیو! رضائے مصطفےٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام والثناء کی طرف دوڑو، سال بھر میں صرف پانچ روپے یعنی مہینے میں صرف چھ آنے آٹھ پائی اسلام وسنیت پر قربان کر کے یہ بے بہا خزانے حاصل کرو۔ اور جنت الفردوس کے وارث بنو۔ اور اپنی اپنے اہل وعیال کی دولت دین ومذہب کو کھلے اور چھپے ڈاکوؤں، قزاقوں کے حملوں سے محفوظ کرلو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہم کو اور آپ کو توفیق خیر بخشیں آمین۔ سگِ آستانِ نبوی بندۂ بارگاہِ قادری گدائے درس گاہِ رضوی فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خان قادری برکاتی رضوی۔

(رضائے مصطفےٰ بمبئی جون ۱۹۵۵ء صفحہ ۶/۷)

۷۸۶
۹۲

فرزندم ملک صاحب سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ آج ۶؍ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۲ھ ۲۱؍ فروری ۱۹۵۳ء روز شنبہ کو آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ ''آئینہ بکھیروی'' کا ردّ ''برق خداوندی ردّ بددینی وہابی دیوبندی'' برادرم مولٰنا محبوب علیخاں سلمہٗ ربہٗ لکھ چکے ہیں جس کو میں دیکھ بھی چکا ہوں۔ رسالہ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مکمل ہے۔ بزمِ قادری رضوی کانپور بھی اُس کی اشاعت میں اعانت کے لئے سو روپے برادرم سلمہٗ ربہٗ کو میرے حکم سے بھیج دے۔ اِس سے زائد جو کچھ خرچ ہو گا وہ بمبئی کی انجمن تبلیغ صداقت ادا کردے۔ نیا رسالہ لکھنے کی حاجت نہیں۔ لطائف رشیدیہ اور جہد المقل حصہ اول وحصۂ دوم ایک ایک نسخہ کانپور سے خرید کر یا کسی وہابی کتبخانے سے فوراً جلد بہت جلد نہایت ہی جلد ضرور ضرور ضرور ضرور منگوا کر میرے نام بھجوا دیجئے۔ اِس کام میں ہرگز ہرگز ہرگز تاخیر نہ ہو۔ مناظرۂ جاحدِ سدھن ص ۱۳؍ سطر ۱۱؍ میں ان اریدالا الاصلاح کی جگہ ان اریدالاصلاح چھپ گیا ہے یہ فاحش غلطی ہے اِس کو قلم سے ضرور درست کر دیجئے۔ سید نیاز احمد سید ریاض احمد سید ظفر احمد سید رشید احمد محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل محمد سجاد حاجی احسان علی سیٹھ امام بخش بابو سلامۃ اللہ خاں محمد صابر خاں ودیگر برادران واحباب اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام۔ ۲۱؍ رجب مرجب ۱۳۷۲ھ دوشنبہ مبارکہ ۶؍ اپریل ۱۹۵۳ء کو نورچشمی سلمہا ربہا کی شادی خانہ آبادی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرزند دینی ویقینی محمد شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ کے ساتھ ہے۔ اُسی دن فرزندم محمد ادریس رضا سلمہٗ ربہٗ کی تقریب بسم اللہ خوانی اور فرزندم محمد نصر الرضا سلمہٗ ربہٗ کا عقیقہ بھی باعانتہٖ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہے۔ والسلام مع الدعاء۔

فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔

۷۸۶
۹۲ (بشکل انتردیسی)

فرزند دینی ویقین ملک نیاز احمد وعزیز دینی ویقینی محمد ابراہیم قادریان رضویان سلمکما الرحمٰن المستعان وایاناد ائمامن جمیع الفتن والمکائدومن شرور جمیع اھل الزمان آمین بحرمۃ حبیبہ الملک الدیان علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلاۃ والسلام الاتمان الاکمان السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ عزیز دینی ویقینی ملک مشتاق احمد سلمہٗ ربہٗ آج ۷ ارمحرم الحرام ۱۳۷۴ھ پنجشنبہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۴ء کوفقیر کے پاس آئے آپ سب اہل سنت سلمکم ربکم کی خیریت معلوم ہوکر فرحت ومسرت ہوئی۔ فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔ مکان کے خریدنے میں فقیر نے بزم قادری رضوی کانپور کا یا چندے کا ایک پیسہ بھی ہرگز صرف نہیں کیا بلکہ عزیزی محمد ابراہیم سلمہٗ ربہٗ سے اِس کام کے لئے چھ سو روپے قرض لئے پھر ادائے قرض میں بھی بزمِ مبارک کا یا چندے کا ایک پیسہ بھی ہرگز نہیں دیا بلکہ گونڈل میں خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے غوث پاک واعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہما کے صدقے میں جو سات سو روپے دِلوائے اُنھیں میں سے چھ سو روپے قرض میں فقیر نے ادا کردیئے مکان ہرگز بزمِ مبارک کا نہیں بلکہ فقیر ہی کا ہے فقیر ہی کے نام ہے پھر اگر مکانِ مذکور کسی کو کم سے کم کرائے پر بلکہ بالکل مفت بھی دے دے تو اِس میں بزمِ مبارک کا کیا نقصان اور اِس پر بزمِ کے کسی رُکن کو اعتراض کا کیا حق۔ فقیر کی ایک سوبیس روپے سالانہ سے بہت زیادہ محبوب اسلام وسُنّیت کی خدمات ہیں خدانکرے کہ برادرِ دینی ویقینی سید نیاز احمد صاحب سلمہٗ ربہٗ بزم کا جو کچھ کام کرتے ہیں سب چھوڑ دیں تو کیا اراکینِ بزم مبارک سلمہم ربہم اُن کا سا کام کرنے والا سُنّی فقیر کو دِلوا سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اِس صورت میں فقیر کو ایک سوبیس روپے کا سالانہ ذاتی نقصان ہے مگر اِس کے مقابلے میں بزمِ مبارک کی جو خدمات بجالا رہے ہیں وہ مجھے بہت ہی

زائد محبوب ہیں لہٰذا اِس بارے میں اَب کچھ اصرار نہ کیا جائے بلکہ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بھروسا کر کے بیس ہی روپے کرایے پر سید صاحب موصوف کو مکانِ مذکور دے دیا جائے اور جس مکان کو سید صاحب خالی کریں اُس میں بھی کسی رضوی یا کم از کم پختہ سُنّی بھائی کو بسایا جائے۔ حاجی احسان علی صاحب سیٹھ امام بخش محمد اسمٰعیل اور فتح محمد وجلیل احمد خاں ومحمد سجاد حسین دعالنگیر خاں وسید فیاض حسین ودیگر اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔ نور چشم محمد رضوان سلمہٗ ربہٗ کو دعا اور پیار۔ اُس کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام ودعا۔ عبید الرضا۔

۷۸۶
۹۲

فرزند دینی ویقینی ملک نیاز احمد صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم القوی۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ پرسوں بمبئی سے چلتے وقت آپ کا محبت نامہ مِلا۔ کل ۲۵ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ پنجشنبہ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو حضرت سید المفتی الاعظم دام ظلہم الاکرم کے ہمراہ رِکاب فیض مآب جبلپور پہنچا۔ اور چہارشنبہ یکم یا دوم صفر مظفر ۱۳۷۲ھ کو بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جھانسی پہنچونگا۔ اگر آپ جلد اِس پتے پر جواب لکھیں گے تو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وہیں فقیر کو مِل جائیگا "بمعرفت محمد الیاس صاحب۔ امام جامع مسجد۔ جھانسی"۔ جھانسی سے بریلی شریف حاضری دیتا ہوا پیلی بھیت بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پہنچونگا۔ شاید ۱۹۔ ۲۰ صفر بیانِ شہادت کیلئے کانپور کو دے سکوں۔ عسکری اور اُس کی باجی کو سلام ودعا۔

عبید الرضا۔

۷۸۶
۹۲

محبِّ سُنّیت عدُوِّ لامذہبیت فدائے سرکارِ رضویت فرزند دینی ویقینی ملک نیاز احمد صاحب قادری رضوی حفظکم ربکم العزیز القوی وایانا ابدا من جمیع الفتن والمکائد ومن شرور کل شقی وغبی وغوی آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ فقیر گناہگار سگِ بارگاہِ رضوی غفرلہٗ نے آپ کو جو دعا نامہ لکھا تھا اُس کا جواب فقیر کو تو اپنی بے فرصتی کے سبب آپ نہیں لکھ سکے البتہ برادرِ دینی ویقینی محمد ظہور صاحب قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کے نام آپ کا جو کارڈ آیا اُس سے فرزندم عسکری رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کی اور اُسکی باجی سلمہار بہا کی اور آپ کی خیریت معلوم ہوئی فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہٖ وآلہٖ الصلاۃ والسلام۔

افسوس کہ رسالہ ترجمانِ اہل سنت کے پرچے آپ نے مولٰینا محمد طیب صاحب سلمہم ربہم کے نام بھیج دیے صدر صاحب سلمہٗ ربہٗ کے نام نہیں بھیجے وہ اَب تک ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں۔ کسی خریدار کو نہیں دیئے گئے مولٰینا محمد طیب صاحب سلمہٗ ربہٗ کو فرصت ہی نہیں ہے۔ سید نیاز احمد صاحب سلمہم ربہم اپنے نومولود فرزندِ ارجمند کا نام سید ادریس احمد رکھ دیں بارک المولیٰ تعالیٰ فی عمرہ ودینہ ودنیاہ وعلمہ وعملہ آمین بحرمۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

حضرت سیدی المفتی الاعظم دام ظلہم الاکرم بمبئی سے ناسک ونا گپور وجبلپور وجھانسی تشریف لے جانا اور فقیر سگِ بارگاہِ رضوی کو اپنے ہمراہِ رکابِ عالی رکھنا چاہتے ہیں اِس لیے نہیں کہا جاسکتا کہ فقیر کا کب کانپور پہنچنا ہو وحسبنا ربنا ونعم الوکیل۔ فقیر نے آپ کو پہلے بھی لکھا تھا اور اَب پھر لکھتا ہے کہ اگرچہ کئی اچھی اچھی جگہوں سے پیغام آرہے ہیں۔ لیکن فقیر کی دِلی خوشی یہ ہے کہ اِس کام کے لیے فرزندِ دینی ویقینی محمد شمس اللہ صدیقی قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو ہی منتخب کیا جائے۔ اُن کی محبتوں اور

پُرخلوص خدمتوں نے فقیر کے دل کی گہرائیوں میں گھر کرلیا ہے۔ اور فقیر کو امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ کام طرفین کیلیے اور طرفین کے متعلقین کیلیے دین ودنیا کی بیشار برکتوں فرحتوں نعمتوں کا مُوجب ومُنتج ومُثمر ہوگا۔ آمین اِلٰـہَ الْحَق آمین۔ عرس رضوی شریف ۱۳۷۲ھ ہی کے متصل بغیر کچھ تکلفات واہتمامات کے نہایت ہی سادہ طور پر اِس مبارک کام کو کردیا جائے۔ سید فیاض حسین وعبدالعزیز وسید نیاز احمد وسید ریاض احمد وسید ظفر احمد وسید رشید احمد وبابوسلامۃ اللہ خاں ومولوی محمد سجاد حسین ومحمد ابراہیم وحاجی احسان علی وسیٹھ امام بخش صاحبان ودیگر برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔ فرزندم شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ کا آپ حضرات کو سلام مسنون۔ عسکری رضا سلمہٗ ربہٗ کو سلام اور پیار کہیے اوسکی باجی سلمہا ربہا کو سلام ودعا کہیے۔ فقط والسلام مع الدعاء۔ فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔

بمعرفت حاجی نور محمد عبدالستار پٹیل۔ تیسرا مالہ۔ مکان نمبر ۱۳۲۔ کامبیکر اسٹریٹ۔ بمبئی نمبر ۳۔ پتا انگریزی میں ضرور لکھوائیے۔ ۱۶ر محرم الحرام ۱۳۷۲ھ سہ شنبہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء

۹۲/۷۸۶ منجانب عسکری رضا ۱۳ شوال ۷۸ھ چہار شنبہ

مکرم ومحترم! ہدیہ سلام مسنون

ضروری گزارش یہ ہے کہ آپ کا خط ملا حالاتِ مذکورہ سے آگاہی ہوئی آپ کی اہلیہ محترمہ کو والد صاحب قبلہ نے بیعت عثمانی میں داخل فرمالیا ہے اور شجرہ بھی ارسال کیا جاچکا ہے امید ہے کہ آپکو موصول ہوا ہوگا۔ تقریباً چار یا پانچ روز کا عرصہ ہوا ہے کہ حضرت والد صاحب قبلہ مدظلہ العالی ڈیڑھ مہینہ

کے طویل وعریض سفر کے بعد مکان تشریف لائے ہیں بخریت ہیں بعد سلام فرماتے اور مذکورہ بالا مضمون حضرت والد صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی ہی کے ارشادِ عالی کے مطابق میں نے تحریر کیا ہے، نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھکو اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے خلافت کا شرف حاصل ہے بلکہ بیعت وخلافت بلاواسطہ خود حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ سے حاصل ہے اور خلافت مولٰینا ضیاء الدین صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی سے بھی حاصل ہے اسلئے ان کا نام اعلیٰ حضرت قبلہ اور میرے ناموں کے درمیان ہے۔ جملہ محبانِ سنیت کو علیٰ حسب مراتب.........

(حاشیہ بقلم حضور مظہر اعلیٰ حضرت) ''مولٰینا ضیاء الدین صاحب قادری رضوی سیالکوٹی مہاجرِ مدنی دام ظلہم العالی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہٗ کے خلیفہ ومجاز وماذون ہیں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے حکم سے سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں''....کارِ لائق سے مطلع فرمائیے۔

فقط والسلام ختم الکلام نیاز نشان محمد عسکری رضا محلّہ بھورے خاں پیلی بھیت

۱۷شوال ۷۲ شوال کو

نوٹ: اس مکتوبِ مبارک کا عکس جلد اول کے صفحہ ۱۴ پر شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ خط بوسیدہ تھا۔ قارئین کیلئے دشواری کا باعث ہوا فلہٰذا یہاں نقل کروادیا گیا۔ نیز مذکورہ مکتوب میں جو خط کشیدہ عبارت ہے وہ خود حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے قلم مبارک سے اضافہ فرمائی ہوئی ہے باقی عبارت شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولٰینا حافظ قاری محمد عسکری رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان کے قلم سے بحکم حضور شیر بیشۂ سنت تحریر کی ہوئی ہے۔

۷۸۶
۹۲

برادرانِ دینی ویقینی حاجی احسان علی وسیٹھ امام بخش ومولٰینا ملک نیاز احمد وبابو سید نیاز احمد ومحمد ابراہیم وفتح محمد ومحمد سلیمٰن خان ومولوی سجاد حسین وحاجی حبیب خاں وبابو سلامۃ اللہ خان ومحمد بشیر ومحمد جلیل خان ومحمد سلطان خان وکمپونڈر مظہر حسین خان صاحبان اور جملہ سنی قادری رضوی برادرانِ اہل سنت! خداورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فضل وکرم سے آپ سب حضرات دین ودنیاوآخرت میں ہمیشہ پھولتے پھلتے شادوآباد وبامراد رہیں آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ آج ۵ ماہِ مبارک ربیع الاول شریف ۱۳۷۶ھ چہار شنبہ ۱۰۔اکتوبر ۱۹۵۶ء کو شدید ضرورت سے مجبور ہوکر گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ آپ صاحبان کو یہ محبت نامہ لکھ رہا ہے۔ برادرم مولٰینا محبوب علیخاں سلمہٗ ربہٗ وحفظہٗ وانجاہٗ ونصرہٗ دس اور سنی بھائیوں سلمھم ربھم وحفظھم وانجاھم ونصرھم ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ جمعہ مبارکہ سے جیل میں ہیں۔ مقدمہ سشن سپرد ہوگیا ہے۔ ابھی بورڈ پر نمبر نہیں آیا سنا ہے کہ عنقریب آنے والا ہے دعائیں کیجئے خداورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُن کو اُن کے ساتھی سنیوں کو جلد فتحِ مبین ونصرتِ قاہرہ وظفرِ عظیم وخیریت وعافیت وفرحت مسرت وعزت حرمت کے ساتھ رہائی تام ونجاتِ کاملہ وبرأتِ قطعیہ عطافرماکر ہم سب اہل سنت کا دین ودنیاوآخرت میں چہرہ اُجالا وہابیوں دیوبندیوں انقلابیوں اِن کلابیوں کادارین میں مونھ کالا اوراسلام وسُنیّت وقادریت ورضویت کا ہر جگہ بول بالا فرمائیں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وبرکۃ سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنھم وارضاھم عنا ورضی عنابھم فی الدارین آمین ثم آمین۔ اکبر پیر بھائی بیرسٹر، عمر بیرسٹر، سارک بیرسٹر، گودی والا وکیل، مینگڈے وکیل، ناٹ کرنی وکیل یعنی تین بیرسٹر اور تین وکیل اپنی طرف سے کئے گئے ہیں۔

ساڑھے پانچ ہزار روپے پیشگی دیئے جا چکے ہیں۔اَب ساڑھے تین ہزار روپے کی کم از کم فوراً اشد ضرورت ہے۔وحسبنا ربنا سیؤتنا ربنا ونعم الوکیل وحسبنا ربنا من فضلہ ورسولہ اناالیٰ ربنا راغبون جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علی حبیبہ الاکرم وآلہ وسلم۔یہ وقت نہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے نہ بار بار آنے والا ہے۔اور خبثاء وہابیہ وملاعنہ دیوبندیہ خَیَّبَھُمُ الواحِدُ القھار وخَسَّرَھُمْ کا یہ حملہ صرف مولٰینا محبوب علیخان حفظہٗ ربہٗ تعالیٰ کی ذات ہی پر نہیں بلکہ خود اسلام وسنیت پر ہے۔بلکہ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت پر ہے۔ والعیاذ بالمولیٰ تبارک وتعالیٰ ضرورتِ شدیدہ ہے کہ اِس وقت برادرانِ اہل سنت حفظھم ربھم تعالیٰ جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ ہو سکے اپنی کمائیوں میں سے اسلام وسُنّیت کی حمایت ونصرت ووہابیت ودیوبندیت کی اماتت کے لیے خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت پر نثار فرمائیں مولیٰ تبارک وتعالیٰ کے حضور اُس کے دینِ حق کے مددگاروں میں اپنا نام لکھوائیں اور خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی سے اِس عظیم خدمتِ اسلام وسُنّیت کے صلے میں دین ودنیا وآخرت کی بیشمار نعمتیں برکتیں راحتیں مسرتیں پائیں آمین۔خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہم سب کو آپ سب کو ہمیشہ توفیق خیر بخشتے رہیں آمین۔آپ حضرات سے بتوفیقہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جس قدر بھی ممکن ہو عطا فرمائیں اور آپ صاحبان میں سے ہر ایک صاحب اپنے اپنے خالص مخلص برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم سے بھی جس قدر ہو سکے محنت ومشقت کے ساتھ دوڑ دھوپ کرکے وصول کرکے بھجوائیں۔فقیر اضافی رسیدیں بھیجتا رہے گا۔اِس دعانامے کی وصولیابی اور اپنی خیریت بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جلد لکھ کر اطمینان بخشیں۔مولٰینا شاہ وجیہ الدین صاحب زید مجدہم اور مولٰینا محبوب علیخاں صاحب نصرہٗ ربہٗ کا بھی آپ حضرات کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔برادرم مولٰینا محمد عمر خان مرحوم ۲۸ صفر مظفر ۱۳۷۶ھ پنجشنبہ کو پیلی بھیت میں انتقال کر گئے۔(۱) غفرلہ المولیٰ تعالیٰ ولنا والحقنا بہٖ فی فرادیس الجنان بحرمۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ وانا

لربنا سُبحٰنہٗ وتعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ اُن کے لیے بھی دعائے مغفرت کریں۔ اپنی شامت معاصی کے سبب اِس وقت اپنوں کی طرف سے اور غیروں کی جانب سے دینی ودنیوی روحانی وجسمانی گوناگوں کثیر پریشانیوں میں سیاہکار سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ گرفتار ہے اعاذنا ربنا تبارک وتعالیٰ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا آمین بحرمۃ حبیبہ المصطفیٰ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ حافظ عبدالحمید صاحب اور عبدالعزیز عبدالرحمٰن اور عبدالعزیز عبدالحبیب موسیٰ اور عبدالرزاق غازیانی سلمہم ربہم کو بھی یہ دعانامہ سُنا کر فقیر کا اور مولٰینا وجیہ الدین ومولٰینا محبوب علیخاں صاحبان حفظہما ربہما کا سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون کہہ دیا جائے۔ والسلام مع الدعاء۔ فقیر عبیدالرضا غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ۔ پتا انگریزی میں ضرور لکھوایئے۔ پتا یہ ہے "روم نمبر ۷۔ بلڈنگ نمبر ۱۴۔ چوتھی گلی۔ مَرِیَن لائن۔ بمبئی۔ نمبر ۲"۔ فرزندم محمد ابراہیم حفظہٗ ربہٗ نے امید ہے کہ گھر میں پائپ لگوادیا ہوگا۔ اور کوٹھے پر دونوں طرف مُنڈیریں بنوادی ہونگی۔ اور دونوں پرنالوں میں جالیاں لگوادی ہونگی۔ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ یاد رہے کہ اِس عظیم خدمتِ اسلام وسُنّیت کے سلسلے میں آپ حضرات کو جس قدر چلنا کہیں جانا پڑیگا ہر ہر قدم پر خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے راستے میں جہاد کا ثوابِ عظیم بے حساب آپ صاحبان برابر بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پاتے رہینگے۔ فقیر کی اِس مختصر سی تحریر کو بہت زائد تصور فرمائیں۔ فرزندم محمد بشیر سلمہٗ ربہٗ کی توبہ سے بہت خوشی ہوئی۔ فلوجہ ربنا الکریم الحمد وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلاۃ والسلام۔ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہم سب کو توبۂ نصوح پر ثبات واستقامت بخشیں آمین۔ برحمتک یا ارحم الرّٰحمین۔

---

(۱) حضور شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بھائی جو حضرت محبوب ملت سے عمر میں چھوٹے تھے۔ طویل علالت کے بعد شہر پیلی بھیت شریف میں انتقال فرماگئے۔ مگر اعلائے کلمۃ اللہ جہاد فی سبیل اللہ میں منہمک حضور شیر بیشۂ سُنت اپنے برادر اصغر کی علالت تو علالت تجہیز وتکفین وتدفین تک میں شریک نہ ہوسکے۔

ولایت امتحانِ دوست میں ثابت قدم رہنا بلاؤں سے نہ گھبرانا کرامت اس کو کہتے ہیں

فقیر محمد فاران رضا غفرلہٗ القوی

حضرت شیر بیشہ سنت کا پیغام اپنے ہر ایک سنی بھائی کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمدٍ صلی علیہ وسلما وعلیٰ ذویہ وصحبہٖ اَبَدَ الدھور وکرّما

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! حضور شہنشاہِ دوجہان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فدائیو! حضور سلطان الاولیاء شہنشاہِ اقالیم ولایت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے شیدائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ سب کو اور ہم سب کو اسلام وسُنّیت ہی پر تصلب وپختگی ومضبوطی کے ساتھ بخیریت وعافیت وصحت و سلامت وفتح ونصرت وفرحت ومسرت ہمیشہ دارین میں ثابت ومستقیم رکھیں اور جملہ بدمذہبوں لامذہبوں بددینوں بے دینوں گمراہوں مرتدوں کفار وفجار منافقین واشرار کے ہر ایک شر وفریب سے ہمیشہ بچائیں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سندنا الامام الاعظم وبتصدق مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم فی الدارین اٰمین ثم آمین۔

اس وقت آپ کا پیارا دینِ اسلام، آپ کا پیارا مذہب اہل سنت جس نازک دَور سے گزر رہا ہے آپ حضرات پر ہرگز مخفی نہ ہوگا۔

ایک طرف وہابیہ دیوبندیہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے معاذ اللہ وقوع کذب کے معنے درست بتارہے ہیں۔ یعنی اُس سُبُّوح قدوس جل جلالہٗ کے جھوٹ بول سکنے کا نہیں بلکہ اُس کے جھوٹ بول دینے کا ناپاک ملعون گیت گارہے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے وصفِ مبارک خاتم النبیین کے اس ضروری دینی معنی کو کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں اور حضور کے بعد کسی کو نبوت

نہیں مل سکتی۔ عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال اور غلط و باطل ٹھہرا رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانۂ اقدس میں بلکہ حضور کے بعد بھی جدید نبیوں کے پیدا ہونے کو جائز اور ختم نبوت میں کچھ بھی خلل نہ ڈالنے والا بتا رہے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے وسعتِ علم ماننے کو قرآن وحدیث کے خلاف اور شرک بتا کر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان ملعون کے لئے وسعتِ علم ماننے کو قرآن وحدیث کے مطابق اور ایمان ٹھہرا کر صاف لفظوں میں حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت کو گھٹا رہے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اُن کے رب کریم جل جلالہٗ نے جو عظیم ووسیع جلیل ورفیع علم غیب عطا فرمایا اُس میں حضور کی ہر ایک طرح کی خصوصیت کو بھی باطل ٹھہرا کر ویسا ہی علم غیب زید وعمرو بلکہ ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چار پائے کیلئے بھی بتا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سڑی گندی گالی سُنا رہے ہیں۔

دوسری طرف میرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، ختم نبوت کو جھٹلایا، سیدنا عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو گندی گالیاں دیں، ان کے معجزاتِ قاہرہ کو مسمریزم کے شعبدے بتایا، یوسف نامی ایک بڑھئی کو اُن کا باپ کہا، اپنے آپ کو اُن کی ذاتِ اقدس سے افضل وبہتر ٹھہرایا۔ مگر مرزائیہ قادیانیہ اس کو معاذ اللہ نبی ورسول بتا رہے ہیں۔

تیسری طرف مرزائیہ لاہوریہ اُس کو مہدی معہود ومسیح موعود اور مُجدِّد ومُحدَّث اور بروزی نبی مجازی نبی ظلی نبی لغوی نبی ٹھہرا رہے ہیں۔

چوتھی طرف نیچریہ وَحیِ الٰہی وجبریل وملائکہ وشیاطین وجنت ودوزخ کا صاف انکار کر کے مسلمانوں میں زندیقیت ودہریت پھیلا رہے ہیں۔

پانچویں طرف رافضیوں میں وہ لوگ جو حُدودِ اسلام سے بھی تجاوز کر گئے ہیں حضراتِ ائمۂ اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء ومرسلین سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے بھی افضل واعلیٰ ٹھہرا کر قرآن عظیم کو ناقص ومُحرَّف بتا کر کھلے ہوئے دشمنانِ اسلام کو معاذ اللہ دینِ اسلام پر اعتراضات

کرنے کے موقعے بہم پہنچا رہے ہیں۔

چھٹی طرف خارجیوں میں وہ لوگ جو مرتد عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر "النجم" کے چیلے ہیں روافض کے ناپاک مشاعرۂ قدحِ صحابہ کے مقابلے میں معاذ اللہ قدح ایمہ کے مشاعرے کرا رہے ہیں۔اور دونوں گروہ اپنے اپنے ملعون مشاعروں میں لاؤڈ اسپیکر لگوا کر اُن سُنّی مسلمانوں کو بھی جو بیچارے اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک شانوں میں تبرے اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاک شانوں میں گالیاں سُنوا رہے ہیں۔اور یہی خارجیۂ کفوریہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی طرح ایک معمولی انسان بتا کر اللہ تبارک وتعالیٰ کے جملہ محبوبانِ عظام ومُحبّانِ کرام علیٰ سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کی مدح وتعریف وثنا کو صاف حرام کرا کر سُنّی مسلمانوں کے دِل دُکھا رہے ہیں۔

ساتویں طرف دہریانِ زمانہ کے امام اپنے ترجمان القرآن میں صرف اسی بات کو کہ کوئی شخص اپنے دھرم کے مطابق خدا کو ایک مان لے نجات کیلئے کافی بتا کر عقیدۂ رسالت وعقیدۂ قیامت وغیرہا جملہ عقائد ضروریۂ دینیہ کو اسلام میں سے یکسر اُڑا رہے ہیں۔

آٹھویں طرف محلہ الہ داد پور قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں جنم لینے والے سُنی مسلمانوں کو دھوکے دینے کیلئے اپنے آپ کو مدنی کہلانے والے مدرسۂ دیوبند کے صدر وشیخ الحدیث جناب حسین احمد صاحب بالقابہ کھدر پوشی اور مشرک منقبت خوانی اور کانگریس ورکری کی سیاسی نقاب اپنے عقائد کفریہ وہابیہ کے مکروہ چہرے پر ڈال کر کانگریسیت کے پردے میں دیوبندیت ووہابیت بلکہ بے دینی ودہریت پھیلا رہے ہیں۔

نویں طرف چکڑالویہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت وفرماں برداری کو معاذ اللہ شرک ٹھہرا کر حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قدر ومنزلت محض ایک پوسٹ مین کی اتنی بتا کر جملہ احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کو معاذ اللہ ردی کی ٹوکری میں ڈالے جانے کے قابل کہہ کر مسلمانوں کو بے دین بنا رہے ہیں۔

دسویں طرف مشرقیہ خاکساریہ کلمہ شہادت ونماز وروزہ وحج وزکاۃ کوغلط وباطل بتاکر اسلام کو حضور پیغمبر اسلام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام سے قطعاً بے علاقہ ٹھہرا کر حضور کے جسدِ اطہر کومرنے کے بعد مٹی میں مل کر مٹی ہوجانے والا کہہ کر مسلمانوں کو دہریت وزندیقیت کی طرف بلارہے ہیں۔

گیارہویں طرف حضرات صوفیہ صافیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بدنام کرنے والے مرتد حسن نظامی کے چیلے متصوفہ، مبطلہ، حلولیہ واتحادیہ واباحیہ کنھیا کو نبی ورسول کہہ کر وید کو آسمانی کتاب بتاکر ہرایک دین ہرایک دھرم کے ہرایک شخص کو صرف اتنی سی بات پر کہ وہ اپنے دھرم کے مطابق خدا کو ایک مان لے، جنت ونجات وحقانیت بلکہ صوفیت وچشتیت کا سارٹیفیکٹ دے کر مسلمانوں کو بے دینی ولامذہبی کی طرف لئے جارہے ہیں۔

بارہویں طرف مسلم لیگیوں میں وہ لوگ جو سیاست کے میدان میں دوڑ لگاتے ہوئے اسلام کی حد سے بھی باہر نکل گئے ہیں ساڑھے تیرہ سوبرس پہلے کے سوالات کو نااتفاقی پھیلانے کا سبب اور اس وقت اُن کو دفن کردیئے جانے کے قابل بتاکر اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہرایک مذہب وملت کے ہرایک انسان کے ساتھ محبت رکھنے والا ٹھہرا کر مسلمانوں کو ہرایک مذہب وملت کے ہرایک انسان کے ساتھ محبت کے فرض ہونے کا جھوٹا سبق سُنا کر سُنی شیعہ وہابی سب کو ایک خدا ایک قرآن ایک رسول پر ایمان رکھنے والا مسلمان بنا کر اسلام وسنیت مٹارہے ہیں۔

تیرہویں طرف لیڈرِ وہابیت اسپیکر دیوبندیت ابوالاعلیٰ مودودی کے چیلے وہی عقائد کفریہ وہابیہ جو امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویت الایمان میں لکھے اور اُن کی وجہ سے اُس پر عرب وعجم کے علمائے اہل سنت کے شرعی احکام کفر صادر ہوئے حکومت الٰہیہ اور جماعت اسلامی کی انقلابی تحریک کے پردے میں چھپا کر بھولے بھالے مسلمانوں سیدھے سادے سنیوں کو کفر وہابیت وارتدادِ دیوبندیت کی زہریلی گولیاں نام نہاد حکومت الٰہیہ اور جھوٹی کھوٹی جماعت اسلامی کی شکر میں لپیٹ کر نگلوا رہے ہیں۔

خیر اُن غیروں کی کیا شکایت کہاں تک کی جائے۔ افسوس اور بیشمار افسوس تو یہ ہے کہ آج اپنے کہلانے والے نام نہاد آل انڈیا سُنّی کانفرنس کا ڈھونگ رچانے والے حضرات بھی اپنے خطبۂ

صدارت اپنی دعوتِ عمل اپنے مضمونوں میں مذہب اہل سنت کے احکام ومسائل پر آوازے کس رہے ہیں، پھبتیاں اُڑا رہے ہیں، اسلامی شرعی فقہی آزاد حکومتِ اسلامیہ کے شہد میں نیچری پاکستان کا زہر ملا رہے ہیں۔ اور بکمال مردانیت یہی زہر آمیز شہد بھولے بالے سیدھے سادے سُنّی مسلمانوں کو پلا رہے ہیں۔ سادہ لوح وناواقف سُنّیوں کو مسلم لیگ کے قدموں پر جھکا رہے ہیں۔ اُن کی دینی استقامت اُن کے مذہبی تصلب کو فنا فرما رہے ہیں۔ وہ علمائے اہل سنت جن کی کُھلم کُھلاّ حق افروزی وباطل سوزی ہندوستان میں ضرب المثل تھی اُن کو بہلا پُھسلا کر دام مردانیت میں پھنسا کر شیطانِ اُخرس بنا رہے ہیں۔ اور پھر طرہ یہ کہ ہر ایک فرقے ہر ایک گروہ کے قبضے میں بیسیوں اخبار متعدد آرگن ہیں جو ہندوستان بھر کے گوشے گوشے میں بد دینیاں بے دینیاں پھیلا رہے ہیں۔

میرے پیارے سُنّی مسلمانو! کیا یہ اسلام وسُنّیت کے مصائب پر خون کے آنسو بہانے کا وقت نہیں؟ آہ آج ساری دنیا کربلا بنی ہوئی ہے اور لاکھوں یزید وشمر پیدا ہوگئے ہیں آہ آہ!! آج سے تیرہ سو آٹھ برس پہلے شمر ویزید نے میدانِ کربلا میں فرزندِ رسول اللہ علی جدہٖ وعلیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام پر مظالم توڑے تھے، ستم ڈھائے تھے، اُن کے ننھے ننھے پیارے بچوں کو بھوک اور پیاس میں تڑپایا تھا، اُن کے نوجوان لاڈلوں، جمال نبوی کی تصویروں، حسنِ مصطفوی کے مجسموں کو ظلم وستم کے خنجر سے ذبح کیا تھا، اُن کے شیر خوار بے زبان نونہال پیارے بچّے کے تین روز کے پیاسے حلقوم پر تیر چلایا تھا، اُن کے جسدِ اطہر کو تلواروں سے قیمہ، تیروں سے چلّنی نیزوں سے غربال کر کے عین سجدہ میں اُن کے سرِ اقدس کو جُدا کر کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالا تھا، اُن کی وہ خاتونانِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہن جن کے مبارک گھروں میں ملائکہ معصومین علیہم الصلاۃ والسلام بھی بے اجازت نہیں آتے تھے آہ آہ اُنھیں پردگیانِ طہارت کو رسّیوں سے جکڑ کر اونٹوں کی ننگی پیٹھوں پر بٹھا کر کربلا سے کوفے تک اور پھر کوفے سے دمشق تک پھرایا تھا۔

لیکن حیف اور بے شمار حیف کہ آج اُن کے پیارے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیارے دین اسلام پر مظالم توڑے جا رہے ہیں، ستم ڈھائے جا رہے ہیں، پیارے دینِ اسلام

اور مقدس مذہب اہل سنت پر تیر و پیکان چلائے جارہے ہیں۔ اسلام کے ایک ایک ضروری دینی عقیدے کو الحاد وانکار کی کُند چھری سے ذبح کیا جارہا ہے، اسلام وسُنّیت کی حرمت کو پامال کیا جارہا ہے۔ دین وقرآن کی بے حُرمتی کی جارہی ہے۔ خوداللہ رَبُّ العِزّۃ جل جلالہٗ اوراُس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت وعظمت پر حملے کئے جارہے ہیں۔ غرض آج چاروں طرف سے صرف اُسی ساڑھے تیرہ سو برس والے اسلامِ قویم اوراہل سنت کے اُسی سچے مذہبِ قدیم پراندرونی بیرونی حملے ہورہے ہیں۔

ہرایک فرقہ ہرایک گروہ صرف اُسی اسلام وسنیت ہی کو مٹانے میں سرگرم ہے۔ اوروہ کوئی اخبارایسانظرنہیں آتا جس میں اسلام وسُنّیت پر کوئی حملہ کوئی اعتراض نہو۔ اخباروں کے ذریعے سے جیسی سُرعت وتیزی کے ساتھ شہرشہر قصبے قصبے گاؤں گاؤں محلے محلے گھرگھر میں بے دینی ولامذہبی کے جراثیم پھیلائے جارہے ہیں وہ کسی سمجھدار سُنّی مسلمان سے پوشیدہ نہیں۔

مسلمانانِ اہل سنت کاصرف ایک ہی رسالہ غیرموقت الشیوع ایمان افروز ودل نواز تھا جس کا پیارانام ''اہل سنت کی آواز'' تھا۔ جس کو دوسال سے جماعتِ مبارکہ اہل سنت سرکار مارہرہ مطہرہ کے صدرِ اعلیٰ حضرت سیدی ومولائی تاج العلماء سراج الوفاء مولٰینا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمدمیاں صاحب قبلہ قادری برکاتی قاسمی دام ظلہم الاقدس نے جاری فرمایا تھا۔ جس کے غالباً سولہ ہی پرچے کثرتِ موانع ونافراہمی اسباب کے سبب شائع ہوسکے تھے۔ کاش ہمارے برادرانِ اہل سنت جیسی چاہئے تھی ویسی ہی اُس کی خریداری واعانت فرماتے تو اَب تک خداتبارک وتعالیٰ پھراُس کا پیارارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم چاہتاتو ''اہل سنت کی آواز'' کم ازکم چارجز کا ہفتہ وارموقت الشیوع رسالہ ہوکر...... ہزارکی تعداد میں شائع ہونے لگتا۔ بہرحال صرف ایک رسالہ وہ بھی صرف دہ جزکاوہ بھی غیرموقت الشیوع مسلمانوں کی مذہبی ضروریات کیلیئے ہرگز بس نہیں ہوسکتا تھا۔ مجبوراً اُسی رسالہ مُبارکہ کے اغراض ومقاصد کی تائیدوحمایت وتبلیغ واشاعت کیلیئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اِستِنصار اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے استمداد حضور سیدنا الغوث الاعظم المحبوب

السبحانی الباذی الاشہب الربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت حضور مرشدنا المجد دالاعظم للدین والملۃ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت کرتے ہوئے یہ غیر موقت الشیوع رسالہ ”ترجمانِ اہل سنت“ جاری کیا جاتا ہے۔

فی الحال اس کی ایک ایک جلد کے بارہ بارہ نمبر سال بھر میں بلا پابندئ وقت انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شائع ہوا کریں گے۔ کہ ہر پرچہ کم از کم دو جز یعنی بتیس ۳۲ صفحات کا ہوگا۔ اِس کا مقصد اُسی اسلام قویم اور اہل سنت کے مذہبِ قدیم کی تائید وحمایت وتبلیغ واشاعت ہے جو ساڑھے تیرہ سو برس پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے رَبّ جل جلالہٗ کے پاس سے لاکر اُس کے بندوں کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کو سیدنا ابو بکر صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمٰن ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرب وعجم وروم ومصر وشام وافریقہ میں پھیلایا۔ جس پر سیدنا مولیٰ علیٰ مرتضےٰ وسیدنا امام حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی مبارک زندگی قربان فرمائی، جس پر سیدنا امام حسین شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ کربلا میں اپنے اہل وعیال وجان ومال وراحت وآرام کی ساری کمائی لُٹائی، جس کو زندہ فرما کر حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ الٰہی سے محبوبِ سُبحانی ومحی الدین کے پیارے القاب پائے،

جس کی تبلیغ واشاعت کا حکم سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پا کر بزمِ چشت کے دولہا حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہندوستان تشریف لائے،

جس کی سچّی نصرت حقیقی اعانت فرما کر معین الدین کہلائے، جس پر ہندوستان کے سلاطینِ اسلام میں سے حضرت سلطان محمود غزنوی وحضرت سلطان محمد بیگڑے احمد آبادی وحضرت سلطان اورنگزیب عالمگیر غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوتے چلے آئے۔

جس کے مخالفین ومنکرین پر ماضیِ قریب میں حضرت ملک العلماء بحر العلوم مولٰینا ابو العیاش عبد العلی صاحب فرنگی محلی وحضرت مولٰینا الشاہ فضل رسول صاحب قادری برکاتی بدایونی وحضرت استاذ الاساتذہ مولٰینا فضلِ حق صاحب خیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی اپنی تحریروں تقریروں

میں قہرِ الٰہی کے حِجَارَۃً مِنْ سِجِّیْل برساتے رہے،

جس کی تعلیم و تلقین حضرت مرشد الآفاق شاہ جی محمد شیر میاں صاحب قادری مجددی پیلی بھیتی حضرت استاذ المحدثین مولٰینا وصی احمد محدِّث سورتی و حضرت مولٰینا شاہ عبداللطیف صاحب چشتی ستھنی رضی اللہ تعالٰی عنہم اپنے اپنے متبعین و مریدین و تلامذہ کو فرماتے رہے۔

جس کی تبلیغ واشاعت کا ظاہری و باطنی طور پر آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار مارہرہ مطہرہ پچھلی تین صدیوں میں پیہم مرکز بنا رہا،

جس کے دشمنوں سے عمر بھر اس ہمارے زمانے میں اس صدی کا مُجدِّد اہل سنت کا امام رضی اللہ تعالٰی عنہ، بعون اللہ تعالٰی وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم نبرد آزمارہا،

جس کی تفصیل و توضیح جس کے منکروں کی تفضیح تقبیح جس کی نصرت و تائید جس کی حمایت و تشید حضور پُر نور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد اعظم اعلٰی حضرت عظیم البرکۃ مولٰینا الشاہ عبدالمصطفٰے محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی قادری برکاتی رضی اللہ تعالٰی عنہ، نے اپنی کتب مقدسہ و تصانیف مبارکہ میں فرمائی،

جس کی سچی خدمت کامل حمایت بے دریغ نصرت بے لوث اعانت کے صدقے میں اعلٰی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، شَھِدَ لَہٗ عُلَمَاءُ الْبَلَدِالْحَرَامِ اَنَّہُ السَّیِّدُ الْفَرْدُ الْاِمَامُ حَقًّا اور لَوْ قِیْلَ اِنَّہٗ مُجَدِّدُ ھٰذَا الْقَرْنِ لکانَ صِدْقًا کی دولت وعزت اللہ تعالٰی کے پیارے گھر مکہ معظمہ اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی سرکار عرش وقار مدینہ طیبہ سے پائی۔

اُس ساڑھے تیرہ سو برس والے اسلام قویم اور اہل سنت کے اُس مذہب قدیم کے خلاف ہر ایک نیا عقیدہ ہر ایک جدید خیال خواہ اُس کا نام اصلاح و ترقی رکھا جائے یا روشن خیالی و وسیع النظری کا اُسے نام دیا جائے یا مصلحت بینی و مآل اندیشی کا لباس اُسے پہنایا جائے، حتی الوسع اُس کا رَدّ و ابطال اور مسلمانانِ اہل سنت کو حسبِ وسعت اُس سے بچانے میں سَعی علٰی وَجہِ الکمال اس رسالے کے مقاصدِ اوّلیہ میں داخل ہوگا۔

اسلام قویم اور اہل سنت کے مذہب قدیم پر جو اعتراضات اندرونی یا بیرونی مخالفین کی طرف سے کئے جارہے ہیں بقدرِ استطاعت اُن کا محققانہ تسلی بخش جواب دینا اس رسالے کے اغراضِ اَسَاسِیّہ میں شامل ہوگا۔ اِسلام قویم اور اہلِ سنت کے مذہب قدیم کے عقائد و مسائل پر واضح براہین اور روشن دلائل کا اور اعتراضاتِ مخالفین کے جواباتِ جلائل کا یہ رسالہ مبارکہ حامل ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ باقی باقی۔ (ترجمان اہل سنت حصہ اول صفحہ ۲ تا صفحہ ۹)

پیغام

(لاحق بسابق)

پیارے سنی مسلمان بھائیو! اشاعت اور پروپیگنڈے میں اُس قادرِ مطلق جل جلالہٗ نے وہ زبردست طاقت رکھی ہے جس کے ذریعے سے باطل سی باطل خرافات، گندی سی گندی لغویات، ملعون سی ملعون کفریات کا اثر بھی ملک وقوم کے بیشتر افراد میں پھیلایا جاسکتا ہے۔ اور سچی سی سچی ایمانیات، روشن سی روشن حقانیات، واضح سی واضح دینیات کا اثر ایک حد تک مٹایا جاسکتا ہے۔

یہ اِسی پروپیگنڈے ہی کا کرشمہ تو تھا کہ لیڈروں کی طرف سے ہندوستان میں اِس سرے سے اُس سرے تک غل وشور مچادیا گیا کہ" مِل کے رہے گا پاکستان، بٹ کے رہے گا ہندوستان" اور ہندوستان بھر کے بے باک روش صلحکلیہ اور آزاد منش نیچریہ اِس غل وشور کے ہمنوا ہوگئے۔ پھر بھی بقول آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے آٹھ کروڑ بیس لاکھ مسلمانانِ اہل سنت اِس غل وشور سے علیٰحدہ ہی رہے۔ جب مسٹر جینا نے اس طرح اپنا مطلب برآتے نہ دیکھا تو بمبئی و پونا وکلکتہ میں اپنی "زرّیں" ملاقاتوں اور "روپہلے سُنہرے" وعدوں کے ذریعے سے آل انڈیا سُنّی کانفرنس کو ہموار کیا۔ اور سُنّی مسلمانوں کو بہکانے کے لئے نام نہاد پیروں مولویوں کو طیار کیا۔

نام نہاد سُنّی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ نے اسلامی قیود سے آزاد نیچریانہ جمہوری حکومت پاکستان کو خود مسٹر جینا کی تصریحات کے خلاف اسلامی شرعی فقہی آزاد سلطنت کا لباس پہنایا۔

پچھ نے حکومتِ پاکستان کو خلافتِ صدیقیہ کا مظہر، ولایتِ فاروقیہ کا پیکر، امارتِ عثمانیہ کا آئینہ، امامتِ حیدریہ کا مجسمہ بتایا۔ کانفرنسی مولویوں اور پیروں نے ہندوستان بھر میں یہ شور وغل مچایا کہ مسٹر جینا تو ہمارا وکیل ہے۔ جب وہ مقدمہ پاکستان جیت لے گا تو تخت وتاج پاکستان پر ہم سُنّی مسلمانوں ہی کا قبضہ ہوگا۔ ابھی تو وہ اذان دے رہا ہے۔ جب نماز کا وقت آئے گا تو امام ہم اہل سنت اپنا ہی مقرر کریں گے۔ پاکستان مل تو جانے دو ہم سُنّی مسلمان تو آٹھ کروڑ بیس لاکھ ہیں۔ اور سارے بدمذہب بے دین فرقے جو مسلمان کہلاتے ہیں سب مِل کر بھی اسّی لاکھ سے زیادہ نہیں۔ سلطنت پاکستان مِل جانے کے بعد اگر مسٹر جینا کوئی قدم بھی مذہب اہل سنت اور اسلامی شریعت کے خلاف اُٹھائے گا تو ہم اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اُس کا کان پکڑ کر نکال دیں گے۔

آہ صد آہ کہ سُنّیوں کے نام نہاد مشائخ وعلماء اور سجادہ نشینوں نے ایسے ایسے فریب دے دے کر کروروں بھولے بالے سُنّی مسلمانوں کو رافضی جینا کے قدموں پر جھکایا۔ اور کرور ہا کرور سیدھے سادے مسلمانانِ اہل سنت سے مسلم لیگ کی طرفداری وحمایت کا جو درحقیقت بحکم شریعتِ مطہرہ مظلم لیگ تھی اور مطالبۂ پاکستان کی ہمنوائی وتائید کا جواز روئے شریعتِ مقدسہ اپنے اہل حل وعقد اور کرتا دھرتا اربابِ اختیار کے اعتبار سے ناپاکستان ومرتدستان ہے اعلان کرایا۔

ہم چند ٹوٹے پھوٹے غربائے اہل سنت نے اس پُرفتن زمانے میں بھی بعون اللہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اعلانِ حق کیا کہ مسلم لیگ کی شرکت ورُکنیت وامداد واعانت مسلمانانِ اہل سنت کے دین اور دنیا دونوں کیلئے مضر ومہلک ہے، شرعاً حرام وناجائز ہے۔

حضور پُرنور امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا افادۂ عالیہ بھی چار مرتبہ چھاپ کر شائع کر دیا کہ تقسیم ہند کا نتیجہ یہاں مفسدین کے ہاتھوں علانیہ اجرائے احکامِ کفر ہوگا۔ اور وہاں مرتدین کے ہاتھوں ذبحِ اسلام ومسلمین ہوگا۔ مگر کانفرنسی مولویوں کی طرف سے ہم غربائے اہل سنت کو محض ہماری اِسی مخالفتِ مسلم لیگ کی بدولت کانگریسی پٹھو کانگریسی تنخواہ دار کانگریس کے ہاتھوں چند روپہلی سُنہری ٹکلیوں کے عوض حسین احمد صدر دیوبند کی طرح اپنے دین

وایمان کوفروخت کرڈالنے والاقوم کاغدارِاسلام کادشمن وغیرہ وغیرہ کہا گیا،لکھا گیا، چھاپ کرشائع کردیا گیا، ہمارا بائیکاٹ کیا گیا، ہم پر ہماری دنیوی زندگی تنگ کردی گئی اور بالآخر تقسیم ہند ہوگئی۔

یہ سب کیا تھا محض جھوٹے پروپیگنڈے ہی کا نتیجہ تھا۔ ملک بھر میں لیگیوں کانفرنسیوں کے سینکڑوں اخبار تھے، رسالے تھے، آرگن تھے۔ اور ہم غربائے اہل سنت کے قبضے میں نہ کوئی اخبار تھا، نہ رسالہ تھا نہ کوئی ہمارا آرگن تھا۔ ہماری آوازِ حق کو دبادیا گیا۔ برٹش گورنمنٹ کے سامنے مطالبۂ تقسیم ہند کو جملہ مسلمانانِ ہند کا متفقہ مطالبہ بنا کر پیش کردیا گیا۔ اِس کے نتائج جو کچھ ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں وہ دیکھتی آنکھوں کے سامنے ہیں۔

جب پروپیگنڈے کے ذریعے سے ایسی باطل محض بات کو اس دنیا میں ایسی قوت و طاقت حاصل ہوسکتی ہے پھر خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بھروسا کرکے اگر امرِ حق کی حسبِ استطاعت تبلیغ واشاعت کی جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ ثم شاء حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم امرِ حق بھی ضرور پھیلے گا۔ اور حق پسندوں کے دلوں میں گھر کرے گا۔ اسی امید پر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ رسالہ **"ترجمان اہل سنت"** جاری کیا گیا ہے۔ اِس کا مقصد بھی محض اشاعتِ حق ہے۔

حقیقی بھروسا تو ہمارا صرف خدا تبارک وتعالیٰ پھر اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی کی مدد ونصرت ہے۔ لیکن ہمارا ظاہری سہارا آپ حضراتِ مخلصینِ اہل سنت سلمکم ربکم کی امداد واعانت ہے۔ اُٹھئے اور اپنی پیاری کمائی سے اشاعتِ حق میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ اِس خدمتِ دین کے صلے میں خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے دنیا وآخرت کی بے شمار نعمتیں پائیے۔ والسلام مع الاکرام۔

(ترجمان اہل سنت حصہ دوم صفحہ ۴ تا ۶)

۷۸۶
۹۲

فرزند دینی و یقینی محمد بدیع الزماں خاں قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ تینوں شجرات مبارکہ بھیجے جاتے ہیں اِن کی وصولیابی کی اطلاع اور اپنی اور حافظ بیت اللہ خاں سلمہٗ ربہٗ کی خیریت لکھئے گا۔ کبھی بیرنگ ہرگز ہرگز نہ بھیجئے گا۔ وہبڑوں دیو کے بندوں لعنھم الواحد القہار سے مناظرے کے بعد رَسَوْلی ضلع بارہ بنکی جانا ہوا تھا وہیں کسی بے ایمان نے پان میں کسی قسم کا زہر ملا دیا کہ آواز تو اُسی وقت سے بالکل ہی بیٹھ گئی اور اُسی دِن سے نَزْلَہَ حَارَّہ کے شدید انْصِبَاب میں مبتلا ہو گیا۔ کھانسی کی شدت وکثرت کی وجہ سے دوپہر کو اور شب میں سونا بھی دشوار ہو گیا کھانا کھانے چائے پینے میں سخت پھندے لگتے ہیں۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مجھ گنہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو جملہ روحانی وجسمانی بیماریوں سے شِفائے تام کامل جلد بخشیں اور آپ سب ہم سب کو اسلام وسنیت وقادریت ورضویت ہی پر حیات وثبات واستقامت بخیریت وعافیت وفرحت ومسرت فتح ونصرت وعزت وحرمت ونعمت وبرکت اور پھر اُسی پر حُسنِ خاتمہ بالخیر عطا فرمائیں۔ اور وہبڑوں دیو کے بندوں کے ہر ایک مکر سے اور تمام دشمنانِ اسلام واَعدائے سُنّیت کے ہر ایک مکر اور ہر ایک شر سے ہمیشہ بچائیں۔ اور جن سُنّی قادری رضوی بھائیوں سلمھم ربہم نے اِس نازک وقت میں میری مالی اعانتیں کی ہیں اُن سب کو ہمیشہ کیلئے بیشمار برکاتِ دارین سے مالامال کریں۔ آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وسندنا الامام الاعظم وملیکنا المعین الاعظم ومرشدنا الجد دالاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا فی الدارین آمین۔ والسلام مع الدعاء۔

محمد حشمت علی خاں رضوی

اس مناظرے کی بھی مکمل مفصل روداد انشاء اللہ بنام "قوارع الواحد القہار" مع اضافہ جلد ہی منصۂ شہود پر آئے گی۔

تمہیں ہو بادشاہِ ہند رحمت ہو غریبوں پر
اے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اُٹھے
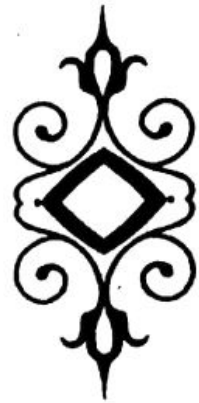
مکتوبات

بنام بابو سید نیاز احمد صاحب علیہ الرحمہ کانپوری

۷۸۶
۹۲

برادرِ دینی و یقینی سید نیاز احمد و فرزندِ دینی و یقینی ملک نیاز احمد صاحبان قادریان رضویان سلمکما ربکما الرحمٰن و ایاناداائما من کل فتنة و جَوْرو من جمیع شرور الزمان آمین بحرمة حبیبه سیدالانس والجان علیه وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلاة والسلام الاتمان الاکملان ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ ۔ کارڈ پہنچا۔ فقیر گنہگار سگِ بارگاہِ رضوی غفرلہٗ اپنی علالت کے سبب کانپور وبیسل پور وبھو یا ضلع گونڈہ کے جلسوں میں مجبوراً حاضر نہ ہوسکا۔ پرسوں سے بخار تو نہیں لیکن دماغ میں چکر سر میں دوران شروع ہوگیا ہے۔ جس سے بہت پریشان و متفکر ہوں کہ براؤں بھی جاؤں یا نہیں۔ فقیر کے مُحِبِّ مخلص منشی منظور الحق صاحب سلمہٗ ربہٗ کو زادِ راہ کے بیس روپے واپس کرکے اون سے منجانب فقیر ضرور معذرت کرلی ہوگی۔ یہاں سے وقف بل وقاضی بل کے خلاف اور جمعیۃ الوہابیہ کی مخالفت اور مرکزی جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شریف کی موافقت میں سُنی مسلمانوں سے دستخط کراکے چیف سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا نیو دہلی وچیف سکریٹری حکومت اوتر پردیش لکھنؤ کے نام حضرت سیدی المفتی الاعظم دام ظلہم الاکرم کے فوری حکم کی تعمیل میں بھجوار ہا ہوں وانما العون والنصرة من ربنا تبارک وتعالیٰ ثم من حبیبه صلی المولیٰ تعالیٰ علیه وعلیٰ آلہٖ وسلم ۔ سنی مسلمانوں کو اگر اپنے کسی سُنّی مسلمان بھائی کے معاصی پر کسی طرح کچھ اطلاع ہوجائے "ایاز قدرِ خود بشناس" تو اِترانا، اُس بھائی کو ذلت کی نگاہ سے دیکھنا نہیں چاہئے بلکہ خود اپنے حالات پر نظر کرے کہ ہم نے کیا کیا کھیل کھیلے ہیں کیسے کیسے گل کِھلائے ہیں۔ اور خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے وہ سب ہمارے کرتوت اپنے رحم وکرم سے کس کس طرح چھپائے ہیں کیونکر ہم کو خاک سے پاک فرمایا گیا، کس طور پر قعر مذلت سے اُٹھا کر اَوجِ عزت وافتخار تک پہنچایا گیا۔ کسی سنی بھائی کو یہ رُتبہ ملنے پر ہرگز حسد نہ کیا جائے۔

عبیدالرضا۔

۷۸۶
۹۲

(بشکل پوسٹ کارڈ)

برادرِ دینی ویقینی سید نیاز احمد و فرزندِ دینی ویقینی ملک نیاز احمد قادریان رضویان سلمکما الرحمٰن وایانادائمامن جمیع شرور اهل الزمان آمین بحرمة حبیبه الملک الدیان علیه وعلیٰ آله الصلاة والسلام الاتمان والاکملان السلام علیکما ورحمۃ وبرکاته ۔ پہلے خط میں ایک لفظ مجمل واقع ہو گیا تھا مفصل یوں پڑھا جائے "کسی سُنّی مسلمان کو اپنے کسی سُنّی مسلمان بھائی کے خفیہ معاصی پر کسی طرح کچھ اطلاع ہو جائے تو اُس کے معاصی کو ضرور عیوبِ شرعیہ جانے لیکن اِس بنا پر اپنے اُس دینی ویقینی بھائی کو ذلیل ٹھہرانا اپنی شہرت تقویٰ وطہارت پر اترانا نہیں چاہیئے بلکہ اُس پر رحم کھانا اُس کے لئے گناہوں سے پاک ہونے کی دعا کرنا چاہیئے بشرطیکہ اُس کے اُن خفیہ معاصی کے سبب مسلمانانِ اہل سنت کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے گریبان میں مونھ ڈال کر دیکھیں کہ ہم نے کیا کیا گُل کھِلائے ہیں کیسے کیسے کھیل کھیلے ہیں اور خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے فضل وکرم سے اُن پر کس کس طرح پردے ڈالے ہیں ورنہ معاذ المولیٰ تعالیٰ ہم بھی اُس سُنّی بھائی سے زیادہ ذلیل ہو جاتے۔ تصور کرنا چاہیئے کہ خود ہم کو کس طرح خاک سے پاک کیا گیا کس طرح قعرِ مذلت سے اَوجِ عزت پر پہنچایا گیا پھر اگر ہمارے کسی سُنی بھائی کو بھی کوئی مرتبہ ملے تو ہم اُس کے راستے میں روڑے کیوں اٹکائیں۔ ہم کو یہ بھی چاہیئے کہ ہمارے مونھ سے جو بات نکلے بشرطیکہ خلافِ شریعت نہ ہو حتی الامکان اُس کی پابندی کریں۔ ۲۵ ربیع الاول شریف ۱۳۷۲ھ یکشنبہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کو کٹھیار لکھنؤ ایکسپریس سے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم لکھنؤ پہنچکر وہاں سے جو پہلی ٹرین ملے گی اُس سے کانپور کو روانہ ہوں گا۔ بابو سلامت اللہ خاں ومحمد صابر خاں سلمہما ربہما کانپور اسٹیشن پر ملیں اور ڈونڈوہ بزرگ ہمراہ چلیں۔ منشی منظور الحق صاحب سلمہٗ ربہٗ کو بیس روپے واپس کر کے فقیر کے لئے اُن سے معذرت ضرور کر لی ہوگی۔ اَبْ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فقیر اچھا ہے ضعف ضرور باقی ہے۔ والسلام مع الدعاء۔ فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

بابو سید نیاز احمد صاحب کلرک رول گودام بنتا ڈیپارٹ لال اِملی اوُنی میل 812/52 کان پور

۷۸۶
۹۲

سید صاحب سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ نہایت ضروری امر یہ ہے کہ اگرچہ آیورویدک علاج سے بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت ہی خفیف افاقہ بہت ہی آہستہ آہستہ محسوس ہو رہا ہے لیکن میں سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ نبی اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حاضری کیلئے بےچین ہوں تڑپ رہا ہوں تا کہ وہاں پیٹ بھر بھر کر زمزم شریف اور مدینہ منورہ میں بِیرِ حاء شریف کا پانی پی پی کر وہاں کی پیاری گلیوں میں لوٹ لوٹ کر وہاں کی خاکِ پاک چاٹ چاٹ کر بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت ہی جلد شفائے تامِ کامل حاصل کرلوں آمین۔ پانی کے جہاز سے تو حاضری کا وقت اَب رہا نہیں کیونکہ سیٹیں سب ریز رو ہو چکی ہیں البتہ ہوائی جہاز سے حاضری کا وقت ابھی ہے آخری جہاز ۲۸ مئی کو ہے لیکن ہوائی جہاز سے حاضری میں ایک آدمی کا خرچ تقریباً ڈھائی ہزار ہے اور میرے بچے سلمہم ربہم میری اِس بیماری اور شدید کمزوری میں تنہا حاضری کیلئے ہرگز کسی طرح راضی نہیں کہ ایک مددگار تیماردار کا ہر وقت ہمراہ ہونا اشد ضروری ہے لہٰذا آپ اس دعانامے کو پاتے ہی فوراً فوراً کوشش کیجئے کہ محمد ابراہیم بھائی فتح محمد بھائی عبدالعزیز عبدالحبیب موسیٰ مستری عبدالغفار سلمہم ربہم خدا اور سول جل جلالہ و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیلئے مجھ گناہگار بیمار سگِ بارگاہِ قادری رضوی پر کرم فرما کر بارہ سو پچاس بارہ سو پچاس (اور یوں پانچ ہزار روپے ہوجائینگے) روپے اِس وقت قرضِ حَسَن عطا فرما دیں تو میری مُرادبِاِعَانتہٖ تعالیٰ وبِعِنَایۃِ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پوری ہو خدا اور سول جل جلالہٗ و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اُن سب کی دینی ودنیوی جملہ مراداتِ حسنہ پوری فرمائیں آمین۔ سرکاروں سے شفایاب وتوانا ہو کر باذنہٖ تعالیٰ بحکم حبیبہ صلی

الحکیم الغفور جل جلالہ و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم واپس ہو کر جہاں تک جلد ہو سکے گا ان شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سب صاحبوں کا پائی پائی کا قرض ادا کر دوں گا۔ وقت بہت کم اور کام بہت زائد ہے فوراً ہی دوڑ دھوپ کر کامیابی حاصل کر کے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مجھے تار دے دیجئے کہ ''فوراً آؤ'' تا کہ کان پور ہوتا ہوا ۲۵ مئی کو بمبئی بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پہنچ جاؤں۔ سنی قادری رضوی بھائیوں کو سلام۔ محمد حشمت علی خاں رضوی۔

۷۸۶
۹۲

سید صاحب سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ فرزندم محمد صفی اللہ خاں قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ کی طرف سے سلام مسنون وطلب دعائے خلوص مشحون کے ساتھ میری کیفیت جو آپ کو اور ملک صاحب کو لکھ چکا ہوں لکھ دیجئے اُن کی صاحبزادی سلمہا ربہا کو خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سعیدہ صالحہ رشیدہ مُفلحہ بنائیں اُس کی عمر میں دینی ودنیوی بیشمار برکتیں فرمائیں۔ آمین۔ اُسکا تاریخی نام اُن کی مرضی کے مطابق ''انور جبین خاتون'' (۱۳۷۹ھ) رکھتا ہوں۔ حاجی غیور علی صاحب سلمہٗ ربہٗ کا محبت نامہ تو بہت دِن ہوئے آیا تھا جس کا جواب بھی میں نہیں لکھ سکا مگر اُن کے روپے اَب تک مجھکو نہیں ملے۔ ورنہ اِس وقت میری ضرورت شدیدہ میں کام آتے۔ افسوس ہمارے علمائے کرام کا یہ حال ہے کہ شخصیتوں دنیوی وجاہتوں سے مرعوب ہو کر نہ خود ہی کلمۂ حق کہتے ہیں نہ کسی حق کہنے والے کا ساتھ دیتے ہیں۔ انالہٗ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ یہ سوال خود حضرت مُحدِّث اعظم ہند کچھوچھوی دام ظلہم العالی نے بمبئی سے بمعرفت برادرم اَسَدُ السُّنۃ نصرہٗ ربہٗ تعالیٰ و حفظہٗ بھجوایا تھا فاتحہ وعرس نذر ونیاز تو خود وجیہ الدین کا کرنا فتوے ہی میں بتصریح مذکور ہے یہ چیزیں

کسی دیوبندی کی دلیلِ سُنّیت نہیں بن سکتیں باپ کی بیعت توڑ کر کسی سُنّی شیخ سے بیعت ہونے خلافت حاصل کر لینے کے گمان کا پہلو بھی خود فتوے میں موجود ہے۔ بہرحال آپ نقل اپنے پاس محفوظ رکھ کر اصل بمبئی کو روانہ کر دیجئے وما النصر و لا العون الا من عند ربنا تبارک وتعالیٰ ثم من عند حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ و السلام ۔ حاجی عبدالجبار صاحب سلمہ، ربہ، کو فقیر کا سلام مسنون وطلب دعائے خلوص مشحون لکھ دیجئے۔ اور آپ اپنی طرف سے لکھ دیجئے کہ آپ جس سے چاہیں خلافت حاصل کریں جس کے ساتھ چاہیں لاہور وملتان شریف ولائل پور کا دَوْرَہ اُس کے مُرید بڑھانے کیلئے کریں جس کے چاہیں آپ تین سو چھ سو مرید کرائیں مگر جس گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کے ہاتھ پر آپ بیعت ہوئے ہیں اُس جیسا نالائق اِس وقت سارے ہندو پاکستان میں نہیں ملے گا۔ یہ سب حضرات لیگ میں کُھلم کُھلا ہوتے اگر یہ گناہگار مخالفت نکرتا اور اَب بھی کیا ہے حق کہنے میں لیکن موقع دیکھ کر جَبا جَبا کر و حسبنا ربنا و نعم الوکیل عبیدالرضا غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ

۷۸۶
۹۲

برادرِ دینی ویقینی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃٗ وبرکاتہٗ گزشتہ جمعۂ مبارکہ کو ایک لفافے میں دو گجراتی خط اردو ترجے کیلئے آپ کو بھیجے تھے آج ۲۷ر جمادی الاخریٰ ۷۸ ۱۳ھ شنبہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء کو نواں دِن ہے اَب تک آپ کی طرف سے اُس کی اطلاع بھی نہیں مِلی اناللہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ ناگپور سے مولٰینا غلام محمد خاں صاحب سلمہٗ ربہٗ کے دونوں خط مِلے اُن کو فقیر کی طرف سے سلام ودعا کے ساتھ نہایت ہی مجبوری لکھ دیجئے کہ رجب شعبان شوال میں ناگپور کے لئے اَب قطعاً وقت نہیں سب تاریخیں گھری ہوئی ہیں رمضان مبارک میں جلسے ہوتے نہیں۔ جلبپور میں محض عرس شریف تھا جس میں بکثرت علمائے اہل سنت مدعو تھے۔ اور بھاگلپور میں وہابیہ مردودیہ کی جماعت احتلامی کے ساتھ

زبردست مقابلہ تھا اور اُن کے مقابل اُس وقت وہاں کوئی اور سُنّی مبلغ و مناظر تھا اور فقیر کا دستورِ قدیم ہے کہ جب کہیں مناظرہ ہوتا ہے تو فقیر کا سارا پروگرام ملتوی ہو جاتا ہے لیکن مناظرہ و مقابلہ ہرگز ملتوی نہیں ہوتا پھر بھی فقیر نے خود ہی جبلپور پہنچنا ہرگز ملتوی نہیں کیا بلکہ حضرت مولٰینا سید محمد مختار اشرف صاحب قبلہ سجادہ نشین کچھوچھۂ مقدسہ نے خود اپنی طرف سے مفصل تار رومن میں اور پھر مفصل خط حضرت مفتی اعظم ایم پی مولٰینا شاہ برہان الحق صاحب دام ظلہم العالی کو وہاں کی دینی مذہبی ضروریات پر مشتمل بھیجا بہرحال اگر آپ چاہیں ذی قعدۃ الحرام ۷۷ھ۱۳ میں آپ کی تجویز کردہ مبارک سُنّی کانفرنس کیلیے زیادہ سے زیادہ صرف چھ روز یہ گناہگار فقیر سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ آپ کو دے سکتا ہے۔ آپ نے التوا کے جو وجوہ لکھے اُن پر نظر کرتے ہوئے آپ سے یہ سگِ قادری رضوی ہرگز ناراض نہیں۔ سُنّی بھائیوں سلمہم ربہم کو سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔

برادرِ دینی و یقینی محمد سعید گروہنڈوی قادری رضوی سلمہٗ ربہٗ کو سلام و دعا کے بعد ضرور ضرور ضرور کہہ دیجئے کہ ۲۲/رجب ۷۷ھ۱۳ چہارشنبہ ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء قصبہ ایچولی کیلئے اور ۲۳/رجب جمعرات ۱۳ فروری چڑاکھجری کیلئے اور ۲۴ رجب جمعہ مبارکہ ۱۴ فروری آلہن مئو کیلئے اور شنبہ یکشنبہ ۲۵۔۲۶ رجب ۱۵۔۱۶ فروری گروہنڈہ کیلئے بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مقرر ہیں وہ مولوی افتخار احمد صاحب خطیب مسجد قصبیانہ۔ قصبہ ایچولی ڈاکخانہ ایچولی ضلع بارہ بنکی کو اور میرزا اولاد بیگ چڑاکو شنا اللہ آلھن مئو کو حکیم سید محمد ایوب صاحب گروہنڈہ کو ضرور ضرور مطلع کر دیں۔

۷۸۶
۹۲

(۱) حاجی محمد سعید خاں صاحب ۔ سُنہٹیا ۔ ڈاکخانہ نندوری ۔ ضلع گونڈہ ۱۴ رجب مرجب ۱۳۷۷ھ منگل ۴ فروری ۱۹۵۸ء ۔ وہی پریلا کو بھی تاریخ ذیل لکھ دیں ۔

(۲) پریلا ضلع گونڈہ ۔ ۱۵ رجب ۔ بدھ ۵ فروری ۱۹۵۸ء ۔ اَب اِن دونوں کی تاریخیں شعبان میں نہیں بلکہ رجب ہی میں رہیں گی ۔

(۳) حاجی فیاض الحق عرف خاموش صاحب ۔ مقیم مسجد بھٹوئیا ۔ ساکن بلئی بزرگ ۔ ڈاکخانہ فقر اپور ۔ ضلع گونڈہ کو لکھ دیں کہ وہ رسول پور ضلع گونڈہ کے سُنّی بھائیوں کو مطلع کر دیں کہ اُن کے جلسے کی تاریخ شوال میں نہیں بلکہ ۱۸ شعبان ۱۳۷۷ھ پیر شریف ۱۰ / مارچ ۱۹۵۸ء ہے ۔

(۴) امجد شاہ صاحب قادری رضوی ۔ بڑھنی پور ڈاکخانہ بڑھنی پور ضلع گونڈہ کو مطلع کر دیں کہ اُن کی تاریخ شوال میں نہیں بلکہ ۱۹ شعبان منگل ۱۱ مارچ ۱۹۵۸ء ہے ۔

(۵) میرزا امیر حسن بیگ صاحب قادری رضوی ۔ ایڈ ہا ۔ ڈاکخانہ سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ کو مطلع کر دیں کہ اُن کی تاریخ شوال میں نہیں بلکہ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ بدھ جمعرات جمعہ مبارکہ سنیچر ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ مارچ ۱۹۵۸ء ہے

(۶) مولوی محمد ادریس خاں صاحب قادری رضوی ۔ ڈونڈوہ بزرگ کو مطلع کر دیں کہ اُن کی تاریخ شوال میں نہیں بلکہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ شعبان منگل بدھ جمعرات ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۰ مارچ ۱۹۵۸ء ہے ۔

۷۸۶
۹۲
برادرِ دینی ویقینی سید صاحب زید مجدکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ ۔ برادرم محمد عمر خاں رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ کی بچیوں سلمہما ربہما کی نیز فرزندم مولٰینا محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ کی شادی خانہ آبادی بعونہٖ تعالیٰ وبعونِ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شوال ۱۳۷۷ھ کے نصفِ آخر میں ہوگی ۔ لہٰذا مجبوراً شوال کی تاریخیں شعبان میں منتقل کرنا پڑیں براہِ مہربانی اِن مذکورہ بالا چھ

مقامات کو بذریعہ رجسٹری رسید طلب ضرور ضرور ضرور اطلاعیں لکھدیں کہ اب آپ حضرات کی یہ تاریخیں ہیں اوران شاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اِن میں تغیر وتبدل نہ ہوگا۔ اور ہر ایک سے جواب بھی منگوالیں۔ رسول پور کیلئے خاموش شاہ صاحب کواور پڑیلا کیلئے حاجی محمد سعید خاں صاحب کولکھیں۔ ۱۲ جون کے محمدی جہاز سے سرکارِ اعظم مدینۂ طیبہ نبی اکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عتبہ بوسی کیلئے روانگی کاارادہ ہے۔ بس دُعا کریں رب معطی جل جلالہٗ کے محبوب قاسم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے فضل وکرم سے ایک گناہگار بے پر بے زر گناہوں اورقرض سے گراں سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ کی اپنے دربارِ عرش وقار میں حاضری کاارادہ فرمالیں آمین۔ حجاج پرفوٹو کی ناجائز پابندی جوظلماً نجدی مردود نے عائد کررکھی ہے اُس کے متعلق جوفتویٰ فقیر کاجین پور کے مولوی خلیل احمد صاحب کوآپ نے بھیجا تھا اُس کی نقل طیار رکھیے کانپور آکرآپ سے تین چار روز میں لے لوں گا۔ دو گجراتی خط ترجمے کیلئے آپ کوبھیجے ہیں۔ عبیدالرضا۔

$\frac{\text{۴۸۶}}{\text{۹۲}}$ بمعرفت محمد یوسف خاں قادری رضوی۔ کوٹ سرائے۔ ڈاکخانہ جوتی سدن ضلع فیض آباد۔

۹۔۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ اتوار پیر شریف ۲۱۔۲۲ دسمبر ۱۹۵۸ء

بمعرفت محمد حسین انصاری قادری رضوی۔ محلّہ بیچ گاؤں۔ رامپور کٹرہ ڈاکخانہ رامپور کٹرہ ضلع بارہ بنکی۔ ۱۱۔۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ ۲۳/۲۴ دسمبر ۱۹۵۸ء منگل بدھ۔

بمعرفت غلام رسول۔ بڑی بازار۔ زید پور۔ ڈاکخانہ زید پور ضلع بارہ بنکی جمعرات جمعۂ مبارکہ ۲۵۔۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء ۱۳۔۱۴۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ

بمعرفت مولٰنا حکیم عبدالسلام صاحب قادری رضوی۔ اُڈری۔ ڈاکخانہ اِندارہ ضلع اعظم گڈھ۔ پیر شریف منگل ۱۷۔۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ ۲۹۔۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء

بمعرفت پیر سید عبدالرحمٰن صاحب قادری رضوی چشتی مخدومی دھرم سنگھیا ڈاکخانہ خلیل آباد ضلع بستی۔ ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ بدھ یکم جنوری ۱۹۵۹ء

بمعرفت مولٰنا رجب علی صاحب قادری رضوی۔ رضوی منزل۔ نان پارہ ضلع بہرائچ شریف ۔۲۵۔۲۶۔۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۸ھ ۶۔۷۔۸ جنوری ۱۹۵۹ء

بمعرفت سید ضیاء الدین وسید غیاث الدین صاحبان۔ کمال منزل۔ محلّہ خادماں سرکار اجمیر مقدس۔ ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶ رجب مرجب ۱۳۷۸ھ ۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ جنوری ۱۹۵۹ء

۲۷

۷۸۶ + ۹۲ = محبی ومخلصی جناب سید صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ واھلکم وعیالکم وایاناواھلنا وعیالنافی الدارین من جمیع الفتن والکروب والشروروالامراض آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وسلم ۔السلام علیکم ورحمۃٗ وبرکاتہٗ۔ خدااوررسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ کے گھر میں سیدانی صاحبہ سلمہاربہا کوشفاء تام وصحتِ کاملہ جلد بخشیں اور جملہ دینی ودنیوی پریشانیوں سے نجاتِ تامہ آپ کواور اِس گناہگارسگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہٗ ربہٗ وحفظہٗ کوجلد عطافرمائیں آمین۔ کل کے دعانامے میں کتب کا حساب اور خط بنام مولٰنا محبوب علیخاں سلمہٗ ربہٗ وحفظہٗ لکھ چکا ہوں۔ اِس کارڈ میں پروگرام لکھدیا ہے۔ مناظرۂ احمد آباد کے متعلق جومضمون ہے اُس کوبعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نہایت ہی صحیح بہت ہی خوشخط اور صاف عمدہ سفید چکنے کاغذ پر چھوٹی تقطیع کے آٹھ صفحوں کے رسالے کی شکل میں طبع کرایئے ار قیمت رکھیے۔ چھوٹے میاں کے احاطے والے سُنّی بھائی جس قدر رقم اِس کارِ خیر میں دیں اُس قدر کے نسخے ار کے حساب سے اُن کومفت دے دیں باقی نسخے بزمِ قادری رضوی کے رہینگے اور بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بہت ہی جلد فروخت ہوجائینگے۔ تاریخی نام "مناظرۂ احمد آباد کاچُپ انجام" (۱۳۷۸ھ) رکھ دیجئے۔ فقیر عبید الرضا غفرلہٗ

۷۸۶/۹۲ ناصر سنیت کاسر لامذہبیت اخی فی اللہ .... مولنٰا مولوی عبدالقادر صاحب قادری برکاتی

دامت فیوضہم المبارکہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
آپ کا لفافہ پھر کارڈ وصول ہوا ایک تعویذ بھیجتا ہوں۔ موم جامہ کرکے لوبان کی دُھنی دے کر گُنگ کے گلے میں باندھ دیا جائے۔ اور یہ نقش چینی کی سفید رکابی پر مشک وزعفران وگلاب سے لکھ کر گُنگ کو دیا جائے۔ کہ وہ اپنی زبان سے چاٹ لے۔ یہ نقش چالیس روز تک روزانہ بلاناغہ چٹایا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واحلل	عقدة	من	لسانی
۹۱	۱۵۰	۷۶	۱۷۸
۱۴۹	۸۸	۱۸۱	۷۷
۱۸۰	۷۸	۱۴۸	۸۹

اس نقش کے لکھنے کی رفتار یہ ہے:

۱	۶	۱۱	۱۶
۱۲	۵	۲	۵
۱۴	۹	۸	۳
۷	۴	۱۳	۱۰

کتاب ''تجانب اہل السنۃ'' حسب الطلب پانچ نسخے ارسال خدمت ہیں۔ اس کو اپنے اوقات فرصت میں ملاحظہ فرما کر امید ہے کہ اپنی رائے مبارک سے ضرور مطلع فرمائیں گے۔ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آپ کو بے شمار برکات وعمر وعلم وعمل عطا فرماتے ہوئے مدت العمر اپنے دین پاک کی خدمات مرضیہ مقبولہ میں مصروف ومشغول اور تمام بد دینوں بے دینوں بدمذہبوں لامذہبوں کے شر ومکر سے ہمیشہ محفوظ ومصئون رکھیں اور آپ کی مخلصانہ دعاؤں کے طفیل مجھ گناہگار سیاہ کار کو بھی آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وببرکۃ سندنا الامام الاعظم وبطفیل مرشدنا المجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاہم عنا ورضی عنا بہم آمین ثم آمین۔ سب سنی بھائیوں کو سلام فقیر عبید الرضا غفرلہٗ محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یکشنبہ ۱۷ شعبان ۱۳۶۱ھ

۷۸۶
۹۲

فرزندانِ دینی ویقینی سُنّی قادری رضوی صاحبان ساکنانِ ڈونڈوہ بزرگ سلمکم ربکم تعالیٰ وایانا دائما من جمیع الہموم والغموم والشرور والکروب آمین بحرمۃ حبیبہ المطلع علی الغیوب علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ الصلاۃ والسلام بعدد کل محب ومحبوب وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ۔

شہیدِ غزا علیہ الرحمۃ کا اور مولٰینا ادریس خاں صاحب کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کا عرس قریب آگیا ہے۔ ۱۹۔۲۰ شوال مکرم ۱۳۷۸ھ منگل بدھ ۲۸۔۲۹۔ اپریل ۱۹۵۹ء کو بعونہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم علی الترتیب دونوں کے عرس ہیں۔ اگر آپ لوگ اِن عرسوں کے لئے چندہ نہیں کر سکتے تو کچھ فکر نہیں۔ فقیر کو اس موقع پر آپ حضرات سے کچھ نذرانہ لینے کی ضرورت نہیں فقیر نے تو یہ دونوں عرس اشاعتِ اسلام وتبلیغ سُنیت ہی کیلئے بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قائم کئے ہیں۔ اگر کسی سال باہر سے کسی سُنی عالمِ دین کو بُلانے کا انتظام نہ ہو سکے تو بھی عرس ناغہ نہ کئے جائیں۔ بس قرآن خوانی ہو کر چار چار آنے کے بتاشوں پر دونوں حضرات کا فاتحہ کر کے بانٹ دئے جائیں اور شب کو بعد عشاء نعت شریف پڑھی جانے کے بعد مولٰینا محمد ادریس خاں صاحب کا بیان ہو کر میلادِ اقدس وقیام وصلاۃ وسلام پر دونوں عرسوں کو ختم کر دیا جایا کرے۔ آپ سب حضرات کو بتاکیدِ اکید پھر لکھتا ہوں کہ دوسری مسجد کی بُنیاد ہرگز ہرگز نہ پڑے آپ سب حضرات اس سے قطعاً علیحدہ ہو جائیں اور آپ حضرات میں سے ہر ایک صاحب اپنے اپنے تمام متعلقین واحباب کو اِس سے قطعاً علیحدہ رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ خوب یاد رکھیں کہ ڈونڈوہ میں نئی دوسری مسجد بنوانا وہبڑوں دیو کے بندوں خَیَّبَهُمُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَخَسَّرَهُمُ الْجَبَّارُ کی میٹھی چھری ہے۔ جس کا انجام عیاذاً بالمولیٰ سُبْحٰنَہٗ وتعالیٰ وہاں کے سنیوں کو خود اپنا ہی خونِ سُنیت پینا ہے۔ البتہ مدرسۂ اہلِ سنت اُسی دوسرے محلے میں بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قائم کر کے مولٰینا محمد ادریس سلمہٗ ربہٗ کو اُس میں مدرس قائم کر دیا جائے۔ یہ میری قطعی رائے اور بعونہٖ

ومفید ہے۔ امید ہے کہ کانپور سے فقیر ڈونڈوہ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم...... پہنچ جائے۔ رضینا ما اٰتانا الرب ورسولہ (...... درمیان تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں کچھ عربی عبارت پڑھنے میں نہیں آسکی......) وعلیٰ حبیبہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام عبیدالرضا غفرلہ

$\frac{۷۸۶}{۹۲}$ مولٰینا محمد ادریس خاں صاحب بارک المولیٰ تبارک وتعالیٰ فی دینکم ودنیاکم وفی دیننا ودنیانا آمین بحرمۃ حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وعلیٰ صحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وبارک وکرم ۔السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ مجھے اگر معلوم ہوجایا کرتا کہ آپ اِس گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہ ربہٗ وحفظہٗ کو نذرانہ وزادِراہ اپنے پاس سے دے رہے ہیں تو کبھی ہرگز وصول نہیں کیا کرتا مجھے بہت رنج وصدمہ ہے کہ مجھ سیاہکار سگِ بارگاہِ قادری رضوی غفرلہ ربہٗ وحفظہٗ کے نذرانے اور مصارفِ سفر کا بار صرف آپ ہی کی تنہا ذات پر پڑتا رہا انا لہ تعالیٰ وانا الیہ راجعون۔ بہر حال اِس عرس شہید غزا علیہ الرحمہ کی طرف سے نذرانے یا سفرخرچ کا ایک پیسہ بھی ہرگز وصول نہیں کروں گا۔ بلکہ امید ہے کہ اپنے خرچ سے ۱۹ شوال کو براہ کاس گنج ڈونڈوہ پہنچکر ۲۱ شوال پنجشنبہ کو صبح چار بج کر پندرہ منٹ پر کانپور کو بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم چلا جاؤں۔ بتا کید اکید آپ کو پھر لکھتا ہوں کہ میرے نذرانے یا زادِراہ کے ایک پیسے کا بھی بار آپ کی ذات پر ہرگز ہرگز ہرگز نہیں پڑے ورنہ سخت ناراض ہوں گا۔ سُنّی قادری رضوی..... سلمہم ربہم کو سلام مسنون...... ودعائے خلوص مشحون۔ مسجد..... ہرگز ہرگز ہرگز نہ بنے بلکہ دوسری مسجد کے بجائے... مدرسۂ اہل سنت بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تعمیر ہوکر مولٰینا محمد ادریس خاں کو اُس میں مقرر کیا جائے اور مولٰینا محمد ادریس خاں مدرسے میں پابندی کے ساتھ اوقاتِ مقررہ پر پڑھانے کے اندر سُستی کاہلی لاپرواہی ہرگز ہرگز ہرگز نہ کریں۔ ۱۶ شوال مکرم ۱۳۷۸ھ شنبہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۵۹ء.......... [خط کے اختتام کی تقریباً آدھی سطر پڑھنے میں نہ آسکی]

مکتوب الیہ کا پتہ: مولٰینا محمد ادریس خاں صاحب سلمہٗ خطیب مسجد ڈونڈوہ بزرگ ڈاکخانہ ڈونڈوہ ضلع فرخ آباد۔ (پوسٹ کارڈ میں پتہ صرف اُردو میں ہے۔)

۷۸۶
۹۲

برادرِ دینی ویقینی صوفی حبیب اللہ صاحب قادری رضوی سلمکم ربکم۔السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔فرزندم محمد نصر الرضا خان سلمہٗ ربہٗ کو بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم شفا ہوجانے کے بعد ایک خط آپ کو لکھ کر کانپور چلا آیا ہوں امید ہے کہ آپ نے اپنی پُر خلوص محبت کی بنا پر اپنی والدہ سلمہا ربہا کی طرف سے نیز اپنی طرف سے پیلی بھیت کو ایسا جواب ضرور لکھا ہوگا جو گنہگار سگِ بارگاہِ رضوی غفرلہٗ کے لئے خوشی ومسرت ہی کا باعث ہوگا۔فرزندم محمد شمس اللہ سلمہٗ ربہٗ فقیر سے تفسیر جلالین شریف ومشکاۃ شریف پڑھ رہے ہیں شوق ومحنت سے پڑھیں گے تو بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اہل سنت کے عالمِ دین ضرور بن جائیں گے۔ان ربنا تبارک وتعالیٰ لایضیع اجر المؤمنین اپنی والدہ صاحبہ اور اپنی اہلیہ سلمہما ربہما کو مقبول احمد ودیگر اہل سنت سلمہم ربہم کو سلام ودعا فقیر عبید الرضا۔کانپور میں خود اپنی زیرِ نگرانی مدرسۂ اہل سنت باعانۃِ تعالیٰ وبعنایۃِ حبیبہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کھولنے کیلئے آیا ہوں دعا کیجئے خدا ورسول جل جلالہٗ جلد کامل دائم کامیابی بخشیں۔آمین تو فرزندم سلمہٗ ربہٗ کو یہیں داخل کردوں گا۔بِنُصْرَتِہٖ تعالیٰ وَبِحِمَایَۃِ حَبِیْبِہٖ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیونکہ وہ کسی اور مدرسے میں جانا ہرگز نہیں چاہتے۔جواب جلد لکھیں۔

۷۸۶
۹۲

دینی ویقینی فرزند سعید محمد جلیل احمد قادری رضوی شفاکم المولیٰ تعالیٰ وایانا شفاءً تاماً کاملاً لایغادِرُ سقماً آمین بحرمۃ حبیبہ الاکرم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔سعادت نامہ پہنچا تمہارے متعلق میری رائے یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت کی گولیاں برابر بلا ناغہ کھاتے رہو ختم ہوجائیں

تونسخہ تمہارے پاس لکھا ہوا موجود ہے اور بنالو۔جس وقت شکم خالی محسوس ہو فوراً ہی کھانا کھالیا کرو۔ معدے کو اتنا وقت نہ دیا کرو کہ خالی ہو تو ریاح بھر جائیں۔بادیان۔مصطگی رومی اصلی۔شکرِ انگوری کا سفوف برابر جاری رکھو۔میں اپنی شامت معاصی کے سبب ابھی بیمار وصاحبِ فراش ہوں بس دعا کرتے رہو۔خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تم کو اور مجھ گناہگار سگِ بارگاہِ قادری رضوی کو تمام ظاہری وباطنی بیماریوں سے شفائے تام بخشیں اور تم سب کو ہم سب کو اسلام و سنیت وقادریت ورضویت ہی پر حیات وثبات واستقامت بفتح ونصرت وخیریت وعافیت وبرکت و مسرت اور پھر اُسی پر حُسنِ خاتمہ بالخیر عطا فرمائیں۔اور کفار وہابیہ مرتدین دیوبندیہ وغیرہم تمام اعدائے اسلام ودشمنانِ سُنیّت کے ہر ایک شر ومکر سے ہمیشہ بچائیں۔آمین بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم وسندنا الامام الاعظم ومرشدنا المجدد الاعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہم وعنا بہم فی الدارین آمین ثم آمین۔گروہنڈے سے تمہارے لئے عرق نہیں آیا ہے اِس کی پرواہ نہ کرو۔بس وہ حبوب اور سفوف دونوں کا استعمال برابر جاری رکھو۔اگر عرق لے کر کوئی خود ہی کان پور آجائے فبہا۔حکیم صاحب قبلہ دام ظلہم العالی کی خدمت میں ایک کارڈ میں نے بھی لکھدیا ہے۔فرزندم مولٰینا ملک نیاز احمد صاحب سلمہٗ ربہٗ سے بعد سلام ودعا کہدو کہ فرزندم عبدالرزاق غازیانی بارک المولیٰ تبارک وتعالیٰ فی دینہٖ ودنیاہ کی طرف سے جو خط لکھا ہے وہ بھی آج ہی ملا ہے۔شجرۂ طیبہ میرے پاس ختم ہوگیا ہے فرزندم سید صاحب سلمہٗ ربہٗ کے پاس سب نام لکھوا کر شجراتِ طیبہ اُنھیں سے لے کر پور بندر بھیج دیں۔مجھے اطلاع ملی ہے کہ حضرت مفتی اعظم دام ظلہم العالی کاٹھیاواڑ سے گجرات تشریف لے گئے ہیں غازیانی سلمہ ربہٗ کو خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیشہ کیلئے بیشمار برکاتِ دارین سے مالا مال کریں آمین۔شنبے کو ایک کارڈ ایک ضروری لفافہ سید صاحب کے نام بھیجا ہے۔اطلاع وصول یابی نہیں ملی۔عبید الرضا۔

۷۸۶/۹۲ روز ایمان افروز پیر شریف ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ ۳۰ نومبر ۱۹۵۹ء

دینی و یقینی فرزند سعید رشید حمید صالح و مُفلح جلیل احمد عافاکم الاحد الصمد۔ آمین بحرمۃ حبیبہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام۔ وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔ تمہارا محبت نامہ پہلے بھی آیا تھا ضعف ونقاہت کے سبب میں نے فرزندم مولیٰنا محمد مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ سے جواب لکھوادیا تھا۔ اور اَبْ پھر میں خود لکھتا ہوں کہ تین باتوں کا صاف صاف جواب جلد مجھے لکھو[۱] بھوک کھُل کر لگتی ہے۔[۲] کھانا پیٹ بھر کر کھاتے ہو۔[۳] اجابت کھُل کر ہوتی ہے۔ بعونہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔ اِن تینوں باتوں کا جواب تمھاری طرف سے آنے کے بعد پھر میں اپنی رائے تم کو لکھوں گا۔ بادیان۔ مصطگی رومی۔ شکر انگوری کا سفوف دونوں وقت کھانے کے بعد ضرور ضرور ضرور استعمال کرتے رہو۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمہارے لئے ضرور مفید ونافع ہوگا۔ نورِ نظر خلیل احمد سلمہٗ ربہٗ کو دعا اور پیار۔ اُس کی والدہ سلمہا ربہا کو سلام ودعا۔ اُس کے دادا اُس کی دادی سلمہما ربہما کو سلام ودعا۔ فرزندم جمیل احمد سلمہٗ ربہٗ کو سلام ودعا۔ حاج احسان علی صاحب حاجی امام بخش صاحب محمد ابراہیم فتح محمد محمد اسمٰعیل محمد بشیر نور محمد فرزند ملک نیاز احمد صاحب اور سُنّی قادری رضوی بھائیوں سلمہم ربہم کو میرا اور فرزندم مولیٰنا مشاہد رضا خاں سلمہٗ ربہٗ کا سلام مسنون اور طلب دعاے خلوص مشحون۔ فرزندم ملک صاحب سے کہدو کہ حکیم سید محمد الیاس صاحب زید مجدہم کو گروہنڈہ جلد لکھدیں کہ اِس شدید سردی میں پیلی بھیت تشریف لانے کی تکلیف ہرگز ہرگز ہرگز نہ کریں مجھے بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے مرض میں کمی ضرور محسوس ہورہی ہے۔ چنانچہ دو روٹیاں بآسانی کھالیتا ہوں۔ کھانا کھانے میں پھَندے بہت ہی کم کبھی کبھی ایک دولگ جاتے ہیں۔ یہ سب کیفیت حکیم صاحب کو ملک صاحب صاف صاف حروف میں لکھ دیں۔

محمد حشمت علی خاں رضوی۔

مکتوب الیہ کا پتہ: جلیل احمد معرفت نھوں پان فروش محلہ کرنیل گنج بزریہ

۷۸۶
۹۲

بھائی محمد سجاد قادری رضوی سلمکم ربکم تبارک وتعالیٰ۔السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ۔آپ کے والد ماجد رحمۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ کاانتقال معلوم ہوکر بہت صدمہ ورنج ہوامگر حکمِ الٰہی میں بندے کوشکر ورضا یاکم ازکم صبر وتسلیم کے سواچارہ ہی کیاہے یہ دنیا گزشتنی وگزاشتنی ہے۔جو یہاں آیاہے اُس کوہوگا جاناایک دن۔عجب سراہے یہ دنیا کہ جس میں شام وسحر، کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتاہے۔ اِتناہم جانتے ہیں کہ اگر دنیامیں ہمیشہ رہنا کوئی محبوب شئے ہوتاتوحیّ وقیوم جل جلالہٗ اپنے محبوب حَیّ وقیّم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیلئے توضرور ہی پسند فرماتا۔بہرحال آپ کے والدصاحب رحمۃ المولیٰ تعالیٰ بعونہٖ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسلام وسُنّیت پر دنیاسے بہت اچھے گئے۔آج وہ کل ہماری باری ہے بیشک ہم سب بھی اُسی کے ہیں اور بیشک ہم سب کوبھی اُسی کے حضور واپس جاناہے۔خداورسول جل جلالہٗ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُن کوجنۃ الماویٰ میں درجۂ عالیہ بخشیں اور قیامت کے دِن لِوَاءُ الحمد کے سایے میں ہمکواُن سے بفرحت ومسرت ملائیں اور آپ کواوراُن کے سب متعلقین کوصبرِ جمیل اوراُسپر اجرِ جزیل عطاکریں۔آمین والسلام مع الدعاء۔فقیر عبید الرضا عَفَاعَنْہُ وَعَافَاہُ رَبُّہٗ تعالیٰ۔

مہر درخشاں

شیر رضا کی ذات نمایاں ہے آج بھی
اُن کے کرم کی شمع فروزاں ہے آج بھی

اُن کے وصال پاک کو عرصہ گذر گیا
لیکن عطا کا مہر درخشاں ہے آج بھی

خونِ جگر سے سینچ گیے دین پاک کو
شاداب سُنیت کا گلستاں ہے آج بھی

ایسی مچائی مَسلکِ احمد رضا کی دھوم
دُنیائے نجد اشک بداماں ہے آج بھی

مبہوت ہو کے رہ گئے سب زاغِ دیوبند
شیر رضا کا مُرغ غزل خواں ہے آج بھی

احمد رضا کے فیض سے شیر رضا کا علم
علمائے حق کی بزم کا عنواں ہے آج بھی

بزمِ مناظرہ میں دلائل کی ضرب سے
دُنیائے ارتداد میں طوفاں ہے آج بھی

ہر اہل حق کے واسطے شیر رضا کا نام
وجہِ سکون چشم و دل وجاں ہے آج بھی

اور دشمنِ نبی کے لئے اُن کا اسمِ پاک
تلوار و تیغ و خنجرِ بُرّاں ہے آج بھی

قائم ہیں وہ سوال کہ جن کے جواب سے
دنیائے نجدیت تہی داماں ہے آج بھی

سب شرک کہنے والے جہنم چلے گئے
میلادِ مصطفٰے پہ چراغاں ہے آج بھی

ہیبت سے اُن کی عالمِ برزخ میں اے جلیل
اشرف علی کی رُوح پریشاں ہے آج بھی

از
حضرت جلیل حشمتی کانپوری

مکتوب مبارک

بنام حاجی احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی

علیہ الرحمہ

وصایائے مقدسہ حضور سرکار اعلیٰ حضرت

قدس سرہٗ

کی

ایمان افروز شرح

Scanned with CamScanner

۷۸۶
۹۲

فرزند دینی ویقینی حاجی احمد قادری رضوی انجاکم رب المنن وایانامن الھموم والغموم والشرور والمحن امین بحرمة حبیبه دافع البلیان والفتن علیه وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وابنه الغوث الاعظم وحزبه الصلاۃ بعددمافی اللیل والنھار وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہٗ۔خط ملا حالات سے آگاہی ہوئی۔

حضور مرشد برحق امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بھی ایک زبردست کرامت جلیلہ ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے وصال اقدس کے بیس پچیس برس بعد آج کے رونما ہونے والے واقعات عالم کو اُسی وقت ۱۳۴۰ھ کے محرم وصفر ہی میں ملاحظہ فرما کر سنی مسلمانوں کو اُن کی خبر دے کر اُن کے اسلام وسنیت کی حفاظت کا اہتمام وانتظام فرمارہے تھے۔

صاف فرمادیا کہ ”میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتارہا اور اب پھر یہی عرض کرتا ہوں“ یعنی ہر محبوب چیز سے بڑھ کر اور ہر عظمت والی ہستی سے زائد اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت کامل تعظیم اور اللہ ورسول ہی کے لئے اُن کے دوستوں سے دوستی واُلفت اور اللہ ورسول ہی کے لئے ان کے دشمنوں جملہ بدمذہبوں گمراہوں مرتدوں بے دینوں سے جدائی ونفرت کا مدار ایمان واسلام ہونا یہی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ساری عمر شریف بھر کے جملہ نصائح مقدسہ ومواعظ قدسیہ وتقریراتِ مبارکہ وتصنیفاتِ متبرکہ کا عطر وخلاصہ ہے۔جس نے اس پر عمل کیا اُس نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے جمیع تصانیف مقدسہ وارشاداتِ متبرکہ پر بتوفیقہٖ تعالیٰ عمل کرلیا۔اور جس نے اس سے منھ پھیرا اُس نے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تمام تحریراتِ شریفہ اور تقریرات منیفہ کو عیاذاباللہ تعالیٰ ٹھکرادیا۔

یہ بھی فرمادیا کہ ''اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لئے کسی بندے کو کھڑا کردے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سُن لو'' یعنی اللہ عزوجل اپنے پیارے دین اسلام کی نصرت وحمایت وخدمت وحفاظت کی تو ضرور اپنے کسی نہ کسی بندے کو توفیق عطا فرمائے گا۔ لیکن تم کو نہیں معلوم کہ میرے بعد آنے والے میرے اخلاف کیسے ہوں گے اور تمہیں کیا بتائیں گے۔ لہٰذا میری ان باتوں کو جو اِس وقت فرما رہا ہوں خوب سُن لو اچھی طرح یاد رکھو انہیں پر عمل کرتے رہو میرے بعد آنے والے میرے اخلاف اگر اِن باتوں کے خلاف تمہیں کچھ بتائیں تو اس وقت ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ یہ تو اعلیٰ حضرت کے اخلاف ہیں جو کچھ بھی بتا رہے ہیں اگرچہ اعلیٰ حضرت کے ارشادات کے خلاف ہے لیکن اعلیٰ حضرت ہی کے اخلاف کی تو تعلیم وتلقین ہے۔ لاؤ اس پر بھی عمل کرلیں بلکہ میرے بعد آنے والا یعنی میرا اخلف کہلانے والا کوئی شخص بھی میری جن باتوں کے خلاف کچھ بھی بتائے تو اُسے ہرگز نہ سُننا، اُس کو ہرگز قبول نہ کرنا۔

یہ بھی فرمادیا کہ ''حجۃ اللہ قائم ہوچکی''۔ یعنی میرے اِن ارشاداتِ مبارکہ ووصایائے مقدسہ کے خلاف میرے بعد آنے والا یعنی میرا اخلف کہلانے والا کچھ بتائے اور کچھ مسلمانانِ اہل سنت کہلانے والے اسی کو مان لیں، اسی پر عمل پیرا ہوجائیں تو وہ اللہ جل وعلا کے حضور چھوڑ نہیں دیئے جائیں گے۔ قیامت کے دن اُن کا یہ عذر نہیں سُنا جائے گا کہ ہم نے تو اعلیٰ حضرت ہی کے اخلاف کے بتانے پر عمل کرکے اعلیٰ حضرت کے اِن وصایائے مقدسہ ونصائح قدسیہ سے منھ موڑا تھا محشر کے روز یہ حیلہ نہیں چلے گا کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ مقدس خاندانِ رضوی کے اخلاف اور مبارک سلسلۂ رضوی کے خلفاء کہلانے والے اُن بڑے بڑے حضرات علما کو جن کی روش اِن اِرشاداتِ ربانیہ کے خلاف تھی غلطی پر کیوں کر مان لیں۔ نہیں نہیں اللہ واحد قہار جل جلالہٗ کی حجت تم پر تام ہوچکی میرے ان وصایائے حقانیہ کا جس کسی کو بھی جس قدر بھی مخالف پاؤ اس کو اسی قدر حق سے جدا سمجھ کر اُتنا ہی اُس سے تم بھی جدا ہوجاؤ۔

یہ بھی فرمادیا کہ ''اب میں قبر سے اُٹھ کر تمہیں بتانے نہ آؤں گا''۔ یعنی میری عمر شریف کی یہ آخری

مجلس وعظ ہے آج کے بعد سے قبر میں میرے تشریف لے جانے کے وقت تک پھر تمہیں کسی جلسے میں اس طرح میرے مواعظ طیبہ سُننے کا موقع نہیں ملے گا۔ دیکھو ہرگز میرے ان ارشاداتِ ایمانیہ سے کبھی روگردانی نہ کرنا۔ میرے اخلاف بھی اگر میرے ان نصائح دینیہ کے خلاف کچھ بتائیں تو اس وقت یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ اعلیٰ حضرت کے اخلاف کے خلاف ہم کیسے کریں۔ یہ تو اعلیٰ حضرت کے اخلاف ہیں۔ اور ہم تو اعلیٰ حضرت کے حلقہ بگوشانِ سرکار و گدایانِ دربار ہی ہیں پھر ہم کو اعلیٰ حضرت کے اِن اَخلاف کے خلاف کچھ کہنے سُننے کرنے کا کیا حق ہے کسی اور کے سمجھانے سے ہم کیسے سمجھیں کہ اعلیٰ حضرت کے اِن اخلاف کی یہ باتیں خلاف ہیں۔ سن لو دنیا میں بالکل آخری مرتبہ تم کو یہ وصایائے ایمانیہ فرمارہا ہوں۔ دیکھو میرے بعد ہرگز یہ نہ کہنا کہ اعلیٰ حضرت کے اخلاف تو یہ بتارہے ہیں اور اعلیٰ حضرت کا ایک گنہگار سگِ دربارِ گدائے سرکار اُن کے خلاف یہ کہہ رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت ہی کے ارشادات پرعمل کرو کسی ایسے ویسے کے کہنے سے ہم اعلیٰ حضرت کے اخلاف کے خلاف کیونکر عمل کریں ہاں اگر اعلیٰ حضرت خود ہی اپنی قبر اقدس سے اُٹھ کر تشریف لائیں اور یہ ارشادات خود اپنی ہی زبانِ مبارک سے پھر ہم کو سُنائیں تو ضرور ہم اعلیٰ حضرت کے فرمان پر اپنا سرِ تسلیم جھکائیں۔ یاد رکھو دنیا میں یہ میرا آخری دربارِ عام ہے۔ آئندہ میرے اِن ارشاداتِ ایمانیہ پر عمل کرنے کے لئے قبر انور سے خود میرے اُٹھ کر تشریف لانے اور بتانے کا ہرگز انتظار نہ کرنا۔

یہ بھی فرمادیا کہ "میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اُس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"۔ یہ نہیں فرمایا کہ میرا دین ومذہب میرے خلفاء سے پوچھ لینا۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ میرا دین ومذہب میرے اخلاف سے دریافت کر لینا۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ میرا دین ومذہب جو میری کتب میں ہے میرے خلفا یا اخلاف سے سمجھ لینا۔ کسی سنی کسی رضوی کیلئے آج یہ کہنے کا موقع نہیں چھوڑا کہ اعلیٰ حضرت کا دین ومذہب جو اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں ہے اُس کو اعلیٰ حضرت کے خلفا و اخلاف سے زیادہ بلکہ اُن کے برابر بھی کون سمجھ سکتا ہے۔ کسی سنی بننے والے کسی رضوی کہلانے والے کیلئے یوں کہنے کی گنجائش باقی نہیں رکھی کہ یہ علماء تو اعلیٰ حضرت کے خلفاء و اخلاف ہیں۔ کیا یہ

اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ اِن کے اقوال وافعال اعلیٰ حضرت کے دین ومذہب کے خلاف ہیں بلکہ صاف ارشاد فرمادیا کہ (اگرچہ جو تحقیقاتِ کلامیہ وتدقیقات فقہیہ ومعارک علمیہ اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں ہیں اُن کو کماحقہا سمجھنا تو آج کل کے اکثر وبیشتر علما وفضلا کہلانے والوں کا بھی کام نہیں لیکن) عقائد ضروریہ دینیہ وعقائد ضروریہ مذہب اہل سنت میری کتابوں سے صاف ظاہر ہے اُن کا سمجھنا میرے خلفاء یا اخلاف کے سمجھانے ہی پر ہرگز موقوف نہیں بس اُنہیں پر مضبوطی وپختگی وتصلب کے ساتھ ثابت ومستقیم رہنا ہر فرض سے بڑھ کر اہم واعظم فرض ہے۔ **فرضی اللہ تعالیٰ عنک وجزاک احسن الجزاء عنا وعن الامۃ المحمدیہ علیٰ نبیھا وآلہٖ وعلیھا الصلاۃ والسلام والتحیۃ۔**

محمد ظہور، گل محمد محبوبی، محمد طفیل بھاوپوری، عثمان عبدالغنی گونڈلی وجملہ اراکین بزم قادری رضوی سلمہم ربہم کو عموماً اور برادرانِ اہل سنت سلمہم ربہم کو خصوصاً سلام مسنون مع دعائے خلوص مشحون۔ فقط

والسلام فقیر عبید الرضا غفرلہٗ۔

حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی

چند تقریروں کے اقتباسات

جو آپ نے عرس قاسمی برکاتی کی محافل مبارکہ میں الگ الگ سالوں میں تقاریر فرمائیں۔

از قلم مبارک

تاج العلماء حضرت علامہ مولٰینا

مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری

قدس سرہٗ العزیز

جو ماہنامہ "اہل سنت کی آواز" مارہرہ مطہرہ

کی متعدد اشاعتوں عرس قاسمی برکاتی کی روداد میں نقل کی گئیں۔

بطور تبرک ان چند تقریروں کے اقباسات مکتوبات کے آخر میں درج کیے جاتے ہیں۔

ماخوذ از: ''اہل سنت کی آواز'' حصہ یازدہم ودوازدہم۔(اشاعت قدیم)

عرس مبارک قاسمی قادری برکاتی کی مختصر روداد منعقدہ ۲۰/۲۱/۲۲/صفر ۱۳۶۶ھ

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا بیان:

حضرت مولٰنا خلیل خاں صاحب کے بیان کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰنا حافظ قاری مفتی محمد حشمت علی خاں صاحب دامت برکاتہم المبارکہ نے زیر آیتِ کریمہ لقدجاء کم رسول (الآیۃ) بیان میلادِ مبارک مختصر مگر نہایت جامع اور زوردار ودلنشین فرمایا۔

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا (دوسرا) بیان:

اس کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت مولٰنا حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم المقدسہ نے زیر آیہ کریمہ قل ان کنتم تحبون اللہ(الآیۃ) کئی گھنٹے نہایت پُر جوش ودلکش ودلنشین مدلل بیان فرمایا۔حقائق ومعارف شریعت وطریقت کا ایک دریا تھا جو جوش مارتا رواں تھا۔عمدہ عمدہ لطائف ونکات تفسیر وحدیث فقہ وتصوف ایسی سلاست ونفاست سے بیان فرمائے کہ مخلصین کے دِلوں میں گھر کر گئے۔آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے فضائل کریمہ ومحامد عظیمہ کے باغ کھلائے۔اور ضرورت واہمیت محبت واطاعت وغلامی سرکار ابدقرار علیہ الصلاۃ والسلام سے دینداروں کے دل اور سینے نور وسرور سے بھر دیئے۔ثابت فرمایا کہ ایمان اُسے نہیں کہتے کہ آدمی اللہ کو جان لے بلکہ ایمان کی حقیقت وماہیت یہ ہے کہ انسان جملہ ضروریاتِ دین میں حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دل وزبان سے تصدیق کرکے اُن سب کو سچا جان اور مان لے۔تو جس طرح اللہ عزوجل کی اُلوہیت اُس کی وحدانیت کا انکار کفر ہے کہ یہ بھی ضروریاتِ دین میں سے بعض کا انکار ہے اسی طرح ہر ضروری دینی بات کا انکار کفر ہے کہ اس طرح بھی اُس منکر نے حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کی جملہ ضروریاتِ دین میں تصدیق نہیں کی۔حالانکہ ایمان ہی تصدیق ہے۔یہیں

سے بے دین نیچریوں اور بد دین صلحکلیوں دیوبندیوں لیگیوں کانگریسیوں وغیرہم خبثاء منکرین ضروریاتِ دین کا بھی رد ہو گیا۔ جنہوں نے ایمان کا دارومدار صرف اس پر رکھ لیا ہے کہ کوئی ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے یا صرف ہماری طرح نماز پڑھ لے یا طوطے کی طرح محض زبان سے کلمہ پڑھ لے اگرچہ لاکھ ضروریاتِ دین کا منکر اللہ و رسول جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی شان ارفع واعلیٰ میں گستاخ زبان دراز ہو مگر اب اُن بے دینوں بد دینوں کے نزدیک اُس کے ایمان کو کسی طرح کوئی ٹھیس نہیں لگ سکتی۔

تصلب واستقامت کی حقیقت مشرح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم اپنے دین ومذہبِ حق میں ایسے سخت اور پکے ہوں کہ کفار و مشرکین و مرتدین مبتدعین جملہ معاندین ومخالفینِ دین ہم سے غیظ کھائیں۔ سورۂ فتح شریف میں **اشداء علی الکفار** کے بعد **لیغیظ بھم الکفار** صاف ارشادِ ربانی ہے اور بد مذہبوں بے دینوں کی جو زبان میٹھی ہوتی اور ظاہری اخلاق دکھانے کو وسیع ہوتا ہے بحکم حدیثِ حمیدیہ تو ان کے نفاق اور بد دینی کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ ایسوں کی نسبت خود قرآن عظیم کا بھی یہ فرمان ہے **یرضونکم بافواھھم وتابی قلوبھم**۔ نئے اور پرانے بے دینوں بد دینوں وہابیہ وروافض وقادیانیہ ونیاچرہ اور لیگ وکانگریس خاکسار وغیرہم کا ردِ بلیغ فرمایا اور صلحکلیوں اور کانفرنسیوں کی بھی اچھی طرح خبر لی۔ پاکستان کی سخت وشدید وشنیع ناپاکی کی حقیقت کھولی۔ اور بتایا کہ وہ ایک عظیم حصہ ملک کا تو براہِ راست کفار و مشرکین کے دائمی قبضے میں باختیار خود اس لئے دے دینا ہے کہ وہاں کفار و مشرکین اپنی من مانی کفری وشرکی کبڈیاں باطمینانِ خاطر کھیلتے رہیں اور یہ نام نہاد پاکستان ان کی دربانی اور پاسبانی کی چاکری بجالاتا رہے۔ اور قلیل حصہ ملک جو ان ناپاکستانیوں کے قبضے میں رہے اُس میں بھی حکمرانی میں کھلے کفار و مشرکین شریک ودخیل اور اشد واخبث مرتدین ومبتدعین اُس کے نظام بالخصوص مسلمانوں کے دینی ومذہبی اُمور میں سربراہ کار واصیل رہیں۔

لیگ کے بعض پٹھوؤں نے جو لیگی تجویز تبادلۂ آبادی کو ہجرتِ مقدسہ کی طرح بتایا اس کا

خوب واضح و بلیغ رد فرماتے ہوئے بتایا کہ لیگی نام نہاد ہجرت اس لئے ہے کہ دار الاسلام کو خود دار الکفر
بنادیا جائے۔ جہاں نرے کفار رہ جائیں اور انہیں کی من مانی کفری شرکی حکومت ہو۔ اور ہجرت
مقدسہ بحکم ربانی اس لئے ہوئی تھی کہ چندروز کیلئے مکہ معظمہ سے باہر تشریف رکھ کر اُسے اور کعبہ مکرمہ
کو نجاستِ کفر و کفار سے قطعاً پاک و صاف فرمادیا جائے اور یہی بکرمہ تعالیٰ واقع ہوا۔ مجلس شریف
رات کے ایک بجے کے قریب تمام ہوئی۔

حضرت مظہر اعلیٰ حضرت کا (تیسرا) بیان:

مولٰنا سید حسنی صاحب کے بیان کے بعد حضرت مظہر اعلیٰ حضرت مولٰنا حشمت علی خاں
صاحب دامت برکاتہم نے زیر آیۂ کریمہ قد جاء کم من اللہ نور کئی گھنٹے مشرح مفصل
ودلنشین بیان فرمایا کہ حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیسے کیسے تاریک دِلوں کو کیا کیا نورانی
فرمایا اُن کے انوار سے ایک عالم جگمگا اُٹھا۔ اور ایک جہان کو اُنہوں نے نورانی بنادیا۔ بلکہ ابد الآباد تک
کثیر در کثیر تاریک دلوں کو نورانی بناتے رہنے کا سلسلہ چلادیا۔ سیرتِ کریمہ سیرتِ اولیائے کرام
وعلمائے اعلام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے واقعات وشواہد سے اُسے روشن فرمایا۔ آیۂ کریمہ
و اذاخذ اللہ میثاق النبیین (الآیۃ) سے مجلس میلاد مبارک کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے
تعین وقت وتداعی واجتماع و اذاخذ اللہ میثاق النبیین سے ثابت اور تقسیم تبرک لما اٰتیتکم من
کتاب و حکمۃ سے واضح اور النبیین میں جمع پر الف لام مفید استغراق ہے اور ثم جاء کم
رسول میں ثم للتراخی سے ختم نبوت پر دلیل رب جلیل نے روز الست ہی قائم فرمادیں۔ قیام
وقعود سے اللہ عزوجل منزہ اور انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے اجسامِ طیبہ اس وقت تک مخلوق ہی
نہ ہوئے تھے۔ اور قیام وقعود صفتِ اجسام ہے نہ کہ صفتِ ارواح۔ اس لئے ولادتِ مبارکہ کے وقت
قیام کا ثبوت اس آیۂ کریمہ سے اس طرح ہوتا ہے کہ قیام بھی برائے تعظیم سرکاری ہے۔ اور آیۂ کریمہ
میں جاء کم کے بعد رسول پر تنوینِ تعظیم موجود ہے۔

لیگی پاکستان کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے فرمایا کہ نام تو ہے پاکستان اور حقیقت یہ ہے کہ اُس

کی حکومت میں کھلے ہوئے کفار و مشرکین مرتدین و مبتدعین سے ناپاکوں کا دخل ہے۔ اُس کے احکام میں ان خبثاء کی خباثتہائے کفر و شرک و بدعت و ردّت موجود ہیں اس کے بڑے بڑے قواد سربراہ کارِ حل وعقد کے ذمہ دار و مختار ایسے ہی خبثاء ہیں۔ یہاں تک کہ اُس کی شیخ الاسلامی کی کرسی بھی ایک مرتد اکفر کو ملی ہوئی ہے۔ حال کے لیگ و کانگریس کی روٹی کرسی کے ہنگاموں اور فسادات کی لپیٹ میں آجانے والے مظلومین مسلمین سے اظہارِ ہمدردی اور ظالموں کھلے ہوئے کفار و مشرکین اور اُن کو دین دین کا جھوٹا نام لے کر اشتعال دِلانے والے مرتدین و مبتدعین اور اُن کی جتھے بندیوں کانگریس و لیگ وغیرہ سے سخت اظہار نفرت و بےزاری کرتے ہوئے بتایا کہ یہ لیگ والے جو حمایت وحفاظتِ اسلام و مسلمین کے بڑے بھاری ٹھیکیدار بنتے ہیں ایک طرف تو اپنے دامِ فریب میں آئے ہوئے بکثرت ناواقف عوام کے جان و مال و عزت و ناموس مساجد و مآثر پر یہ سخت قہر آفتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے کا کھلا ہوا سبب بنے۔ اور اب اُن کی تباہی اور بربادی پر لیگ کے بڑے بڑے سرغنے چوٹی کے لیڈر یہ کہہ کر خوش ہو رہے ہیں کہ اس طرح جان و مال عزت و ناموس برباد ہو کر اُن کے پچھ لگوں کے ہندو اکثریت کے صوبوں سے حیران و پریشان بے خان مان بے سروسامان ہو کر بھاگ کھڑے ہونے سے لیگی پاکستان خود بخود بنتا چلا جا رہا ہے۔ یہ ہے ان لیڈرانِ قوم کی اسلامی ہمدردی اور دینداری اور دین پروری۔ اور یہ سب کچھ دیکھتے بھالتے ہوئے بھی کانفرسیئے ہیں کہ قولاً و عملاً لیگ کے سو فیصدی حامی بنے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف ناواقف غرباء مخلصین اہل سنت کو بھی اپنے ساتھ ملائے رکھنے، اُن کی دعوتیں کھانے، نذرانے لینے اور طرح طرح کی چالوں سے اُنہیں بھی لیگ کے جہنم کا ایندھن بنانے کے لئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اپنے انتساب اور اتباع کے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعوے اُن کی زبانوں پر ہیں۔ یہ ہے ان کانفرسیوں کی مروانیت اور گمراہ گری۔ لیگی اُن کے چہیتے پیارے یار ہیں اور غربائے مخلصین اہل سنت جو باتباع احکامِ دین و فرامینِ شرعِ متین لیگ کے خبثاء واشرار سے دور و بے زار ہیں وہ اُن کی آنکھوں میں خار ہیں۔

غربائے مخلصین اہل سنت کو مصائب حاضرہ ومظالم نازلہ میں پورے صبر واستقامت سے کام لینے اور اپنی طرف سے کسی بے جا شور وشر وہنگامہ آرائی وبدامنی میں ذرا بھی حصہ نہ لینے کی تعلیم وتلقین کرتے ہوئے حضرت مولٰنا نے فرمایا کہ دینداروں دین پروروں پر عہدِ رسالتِ مبارکہ اور زمانہ انبیائے سابقین علی سید ہم وعلیہم الصلاۃ والسلام میں بھی ایسے ایسے ہولناک مظالم ہو چکے ہیں کہ جن کے تصور سے دل لرز اُٹھتا ہے۔ مگر دینداروں نے وہ سب دین کیلئے برداشت کئے۔ اور دین حق پر قائم رہے تو وہ آخر کار اُن کے لئے درجاتِ آخرت کی بلندی اور فلاح دارین کا موجب بکرمہٖ تعالیٰ ہوگئے۔ لیکن آج کے بہتیرے مسلمان کہلانے والے سب کچھ مصائب وشدائد بیتنے کے باوجود عبرت نہیں پکڑتے۔ اور منہیاتِ شرعیہ سے باز نہیں آتے۔ اور لیگ کانگریس وغیرہ کے خبثاء واشرار کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ان پر اور اس سے زائد اور بدتر مصائب بیتیں گے اور مظالم ٹوٹیں گے۔ یہاں تک کہ نافرمان سب اور اُن کی شامت سے بعض فرماں بردار بھی ختم ہو کر صرف وہ رہ جائیں گے جو جیناو گاندھی وغیرہما دشمنانِ دین سے قطعاً منھ موڑ کر خالص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ واصحابہ وسلم کے دامانِ امن وامان میں صدق دِل سے مضطر ہو کر امان چاہیں گے۔ اس وقت اس بشارتِ خداوندی کا ظہور ہوگا۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہٗ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض۔ جملہ کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین پر رد اور حضور آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل مبارکہ اور کامل اطاعت اور سچی قلبی محبت کی ضرورت واہمیت بیان فرما کر مسلمانوں کو اسی پر عمل پیرا ہونے کی نصیحت فرما کر بیان ختم فرمایا۔

۲ر بجے رات کے قریب مجلس مبارک بخیر وخوبی تمام ہوئی۔

۷۸۶
۹۲

عرس مبارک قاسمی قادری برکاتی کی مختصر روداد منعقدہ ۲۰/۲۱/۲۲/ صفر ۱۳۶۷ھ

ماخوذ از ''اہل سنت کی آواز'' جلد دوم حصہ ۴/ و ۵ (اشاعت قدیم)

و ''اہل سنت کی آواز'' جلد ۲۲/ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ نومبر ۲۰۱۵ء (اشاعت جدید)

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا (چوتھا) بیان:

اس بیان کے بعد حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت مولینا حافظ قاری مفتی مناظر اعظم محمد حشمت علی صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم نے سورۂ ممتحنہ شریف کی آیتِ کریمہ ابتدا سے الیک المصیر تک تلاوت فرما کر بہت ہی پُر زور مدلل مفصل دلنشین ومنور بیان فرمایا۔ الحب للہ والبغض للہ کی جو شجرۂ ایمانیہ کی جڑ ہے تشریح وتفصیل فرماتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کی سچی حقیقی دینی ایمانی دوستی اور محبت اور دشمنی وعداوت سب اللہ واسطے ہوتی ہے۔

اللہ والے ہمیشہ اُن کے دوست اور پیارے ہیں۔ اور جو خدا کے دشمن ہیں اُسے پیارے نہیں وہ سچے دیندار مسلمانوں کو کبھی ہی پیارے نہیں ہوتے۔ سچے مسلمانوں کی دوستی اور دشمنی میں یہ روٹی اور کرسی کی لیڈری رنگینیاں نہیں کہ جو کل بدترین دشمن تھے حالانکہ آج بھی وہ وہی کل کے سے ہیں۔ لیکن آج محبوب ترین دوست ہیں۔ کل کے شیخ الاصنام آج شیخ الاسلام ہیں حالانکہ ان میں اس کے سوا اور کوئی فرق نہیں آیا کہ آج ان بندگانِ دنیا کو اپنی دنیا کے لئے اُن سے کوئی ڈر ہے یا کوئی لالچ۔ پھر اس لیڈر گردی کو عہدِ حاضر کی بدترین لعنت اور مسلمانوں کی دنیا ودین کی تباہی وہلاکت کی ایک بڑی اصل علت بتاتے ہوئے قرآن وحدیث وارشاداتِ ائمۂ دین وسیرتِ کریمہ سلف صالحین سے اس پر رد فرماتے ہوئے مسلمانوں کو ایسے گمراہ وگمراہ گر دین فروش شکم پرور لیڈران قوم سے جو

اسلام اسلام دین دین کا جھوٹا نام لے کر اسلام و مسلمین پر سخت ہولناک و ہلاکت خیز تباہیاں عمل ماضی میں لائے قطعاً احتراز اور دوری کی شرعی ایمانی نصیحت فرمائی۔ اسی سلسلے میں نام نہاد مسلم لیگ اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی پاکستانی اسکیم اور اس کے ردعمل کے سلسلے میں اب جو یہاں کے عوام اہل اسلام میں سخت مضر اور بے جا مرعوب و مغلوب ذہنیت پیدا ہوگئی ہے جس کے مظاہر سے اندرا موتہہ بے سروسامان پاکستانی بھگدڑ اور احکام و شعائر اسلام و سنت کی خود مدعیانِ اسلام کے ہاتھوں بدترین پامالی اور شرع و دین سے کھلی ہوئی روگردانی کی صورت میں آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔

ان پردینی نقطۂ نظر سے رد فرماتے ہوئے فرمایا کہ سچے مسلمان کی شان موت اور دنیا کی مصیبتوں سے خوفناک اور ہراساں ہو کر ہرگز دین و شریعت سے روگرداں ہونا نہیں۔ اس کا ایمان تو یہ ہے کہ اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروجٍ مشیدة۔ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آئے گی۔ اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔ اور وہ تو یقین رکھتا ہے کہ فاذا جآء اجلھم لایستاخرون ساعةً ولا یستقدمون ۔ جب اُن کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے۔ پھر ڈر کیسا؟ بلکہ دین و شریعت کی فرمانبرداری پر موت تو اس کا مطلوب و محبوب ہے۔ لاتموتن الا وانتم مسلمون ۔ تم نہ مرنا مگر مسلمان اور الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب موت ایک پل ہے جو ایمان و شریعت کی فرمانبرداری کے ساتھ اس پر سے گزر لینے والے کو اُس کے پیارے مالک و خالق جل وعلا تک پہنچاتی ہے۔ قرآن عظیم نے تو اسلام پر موت کو حیات بتایا اور خدا کی راہ میں مرجانے والوں کو مردہ کہنے بلکہ مردہ سمجھنے تک سے منع فرمایا۔ ارشاد ہوا ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات (الآیة) اور فرمان ہوا لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا (الآیة) جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

بلکہ قرآن موت کی تمنا کو صدقِ ایمان کے معیاروں میں سے ایک معیار قرار دیا۔ فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین ۔اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو اور موت سے دور بھاگنا کافر کی شان فرمائی۔ ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم (الآیۃ) اور وہ کبھی موت کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے پہنچ چکے ہیں۔ تو مسلمانوں کو موت سے یہ بے معنی خوف کیا؟ اور مصائب و آفات سے ڈر کر یہ اندھا موٹھ بھگدڑ کیسی؟ اور مرتدین و مبتدعین کے زیر حکومت و اقتدار پاکستان میں جو خود سچے دیندار مسلمانانِ اہل سنت کی دینی ایمانی نقطۂ نظر سے بدترین دشمنوں میں ہیں پناہ اور نفع کی امید کیوں؟

حالانکہ قرآن فرما چکا لا یالونکم خبالا ودوا ماعنتم۔ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے اور اُن کی آرزو ہے کہ جتنی ایذا تمہیں پہنچے۔ ہم غرباء کا چارہ کار صرف اللہ و رسول جل وعلا و علیہ الصلاۃ والسلام کے کرم و رحمت پر کامل توکل و اعتماد و صبر و تقویٰ اور شریعتِ مطہرہ کے سانچے میں اپنے ظاہر و باطن قول و فعل عقیدہ و عمل کو ڈھال لینا ہے۔ بس اسی میں ہمارا فائدہ اور بھلائی کی سب ظاہری و باطنی و جسمانی و روحانی جائز و مفید تدبیریں اور صورتیں آجاتی ہیں۔

شنبہ ۲۰ رصفر ۱۳۶۷ھ بموقع آغاز عرس

حضرت شیر بیشہ سُنت کا (پانچواں) بیان:

ان بیانات کے بعد حضرت شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولٰنا حشمت علی صاحب قبلہ مدظلہم العالی نے زیرآیتِ کریمہ قد جاء کم من اللہ نور انہیں مضامین کو اور بہت مفصل و دلچسپ و دلنشین طریقے پر خوب واضح فرمایا۔

مسلمانوں کے فتح و غلبہ و عزت کی بنا اُن کی حقانیت للّٰہیت ہی ہونے کی وضاحت فرماتے ہوئے نہایت مؤثر و دلنشین طریقے پر واقعۂ بدر شریف بیان فرمایا اور دِکھایا کہ کس طرح ایک ظاہری لحاظ سے بے سروسامان جماعت صرف تین سو آٹھ افراد کی جن کے پاس صرف آٹھ تلواریں تھیں باقی کوئی کھجور کی چھڑی کوئی اور کسی لکڑی کا ٹکڑا لے کر راہِ حق میں جان قربان

کرنے آیا تھا۔جن کے نہ پیٹ بھرے تھے نہ بدن ساز وسامانِ جنگ سے ڈھکے تھے۔اپنے سے تگنے اور زائد تعداد رکھنے والا دشمنان حق پر جو ہر طرح سر وسامانِ ظاہری اور آلاتِ جنگ سے مسلح وتیار و مضبوط وتوانا تھے۔صرف اپنے اللہ ورسول جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والسلام پر اعتماد ان کی اطاعت ومحبت کی برکات سے غالب آگئی۔

ولادتِ مبارکہ کا بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ سرکار کی آمد آمد اس دبدبہ اور شان سے ہوئی کہ سب باطل پرستوں اور اُن کے جھوٹے معبودوں اور جھوٹے دینوں کا رد ظاہر ہوگیا۔ولادتِ مبارکہ کے وقت ستارے سلامی کے جھکے آرہے تھے۔اور ستارہ پرستوں کو بتارہے تھے کہ اگر تمہارے گھمنڈ کے موافق ہم خدا ہوتے تو اس طرح تعظیم سرکاری کے لئے نہ جھکتے،بُت روئے زمین کے اوندھے ہوگئے۔اور اُن پُجاریوں کو سنارہے تھے کہ اگر تمہارے گھمنڈ کے مطابق ہم خدا ہوتے تو یوں نہ اوندھے ہوجاتے۔دریائے ساوہ خشک اور آتش پرستوں کی آگ بُجھ گئی تھی اور آگ اور پانی کے پُجاریوں کو دِکھادیا گیا تھا کہ اگر آگ اور پانی خدا ہوتے تو یوں نہ فنا ہوجاتے۔ملائکہ سلامی کو آئے ہوئے تھے۔اس سے روشن ہورہا تھا کہ اگر وہ خدا کی بیٹیاں (مشرکین کے گھمنڈ کے مطابق) ہوتے تو خدا ان کو اس طرح نہ بھیجتا۔انبیاء ومرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین بھی پیشوائی کو حاضر تھے جن میں حضرت سیدنا عزیر وحضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام بھی تھے۔اس سے واضح ہورہا تھا کہ یہ بھی یہود ونصاریٰ کے زعم مردود کے مطابق خدا کے بیٹے ہرگز نہیں۔ورنہ اس طرح پیشوائی کو نہ آتے۔

دہابیہ ونیاچرہ وغیرہم بے دین وبددین کہتے ہیں کہ ان سنیوں کے یہاں میلادِ پاک میں یہی پُرانے دھرانے قصے اگلے زمانے کی باتیں ہوتی ہیں۔اب ان کے دہراتے رہنے سے کیا فائدہ ہے؟اول تو یہ ان خبثاء کی مشرکین مکہ کی اندھی تقلید ہے۔وہ بھی قرآن کریم کو اساطیر الاولین اگلوں کی کہانیاں کہہ کر اس پر روز انکار کیا کرتے تھے۔پھر بات یہ ہے کہ ہم اہل حق کا رب قدیم،ہمارا دین اسلام قدیم ہمارے آقا اپنے رب قدیم کے نور قدیم کے ہی مظہر ہیں تو پھر ہماری مجالس ومحافل مبارکہ

میں یہی قدیم مبارک واقعات ہمارے آقائے کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی عزت وعظمت کے مظہر نہ ہوں تو کیا لیگیوں اوران کے پچھ لگوں اور دوسرے ایسے ہی دین فروشوں ناحق کوشوں کی نت نئی گرہنتوں کی مکاریاں عیاریاں بے ایمانیاں ہوں اعاذنا اللہ تعالیٰ منھم۔

یکشنبہ ۲۱ر صفر المظفر ۱۳۶۷ھ

حضرت شیر بیشۂ سنت کا (چھٹا) بیان:

انہیں مضامین کی تائید وتشریح مزید فرماتے ہوئے حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مدظلہم نے زیرآیتِ کریمہ قدجاء کم من اللہ نورٌ و کتابٌ مبین (الآیۃ) فرمایا کہ سبل السلام سلامتی کی راہیں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ومحبت میں فنا ہو کہ اسی سے اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے سے ہی ملتی ہیں۔ کانگریس اور مہا سبھا لیگ اور بدسیرت کمیٹی خاکسار اور احرار وغیرہا دین وشریعت کی مخالف جماعتوں اوران کے اسلام وسنیت سے آزاد اور بے قید لیڈروں کے پیچھے لگنے سے نہیں ملتیں جو اس ارشادِ قرآنی کے مصداق ہیں وجعلناھم ائمۃیدعون الی النار ویوم القیامۃ لاینصرون

احکام شریعت وارشاداتِ قرآن مجید واحادیثِ کریمہ اور سیرتِ کریمہ سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے احکام اور واقعات سے صبر وتقویٰ اور اعتماد توکل علی اللہ والرسول جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والثنا کے فوائد وفضائل واضح فرما کر مسلمانوں کو انہیں کو اختیار کرنے اور دشمنوں سے ڈر کر اُن سے حصول منافع دنیا کے لالچ میں پڑ کر بے سود اِدھر اُدھر بھاگتے پھرنے یا اور ایسی ہی دین وشریعت کے خلاف راہ چلنے سے دور رہنے کی شرعی دینی نصیحت فرمائی۔

ایک بجے شب کے قریب یہ مجلس مبارک تمام ہوئی۔

حضرت شیر بیشۂ سنت کا (ساتواں) بیان:

پھر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مدظلہم العالی نے آیت کریمہ انما انا بشر کم مثلکم (الآیۃ) کی تفسیر وتشریح اور اُس کے ضمن میں پانی پتی نیچری کے اتباع نیاچرہ اور دہلوی نجدی کے

اتباع وہابیہ کے زعم مثلیت کے کفر شنیع وصریح کی تفضیح و تقبیح میں حقائق ومعارف شریعت و طریقت رموز ونکات تفسیر وحدیث وفقہ واسرار عشق ومحبت سے آراستہ مزین دلائل وشواہد معقول ومنقول سے مدلل ومبرہن اہل ایمان کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخشنے اور کور بختوں کی پھوٹوں وبے دینوں بددینوں کو ان کے بے دینی وبددینی کے غیظ اور غصہ اور حسد میں تڑپا تڑپا کر دارالبوار پہنچانے والا بیان فرمایا۔

حضور اقدس افضل الکل سید الرسل علیہ ثم علیہم الصلاۃ والسلام کے خصائص مسلمہ اولیت نبوت وختم رسالت رحمت عامہ وشفاعت تامہ نیابت کبریٰ وخلافت عظمیٰ ورسالت مطلقہ وذیگر فضائل جلیلہ وجمیلہ بیان فرما کر ثابت کیا کہ ان کے ہوتے ہوئے حضور اقدس علیہم الصلاۃ والسلام کی بے مثال یقیناً وقطعاً ضروریاتِ اولیہ بدیہیہ دینیہ اسلامیہ میں سے ہے۔اور کوئی آیت جب کسی ضروری دینی امر سے بظاہر مخالف معلوم ہو تو وہ آیت متشابہات میں پڑتی ہے۔اور اِن آیات کے بارے میں متقدمین ائمۂ دین کا مسلک تو تفویض ہے یعنی اِن آیات سے جو مراد حضرت حق عزاسمہٗ ہے وہ قطعاً یقیناً حق ہے اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو ان کے ظاہر الفاظ سے ظاہرین سمجھتے اور ضروریاتِ دینیہ کے مخالف معلوم ہوتا ہے وہ ہرگز مراد حضرت حق جل جلالہٗ نہیں۔اس مسلک کی بنا پر تو وہابیہ اور نیاچرہ ملاعنہ کا وہ کفریہ معلونہ زعم مثلیت کا جہنم واصل ہوجانا بالکل ظاہر واظہر ہے۔اور متاخرین علمائے دین کا مسلک تاویل ہے۔یعنی زمانہ کے بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر عوام کے رفع خلجان کے لئے ان آیات کے معانی کی ایسی تاویل کرنا جو وہ ضروریاتِ دین کے خلاف بھی نہ رہیں اور قلوبِ عوام بھی مطمئن ہوجائیں۔اس مسلک کی بنا پر ہر طبقہ وحلقۂ علمائے ظاہر وباطن اصحاب شریعت وطریقت وارباب حقیقت ومعرفت نے اپنے اپنے علم وعرفان وذوق وجدان کی نسبت سے جو اس نے منقبت پڑھی۔

ماخوذ از: ''اہل سنت کی آواز'' جلد دوم حصہ ۶ روے (اشاعت قدیم)

عرس مبارک قاسمی قادری برکاتی کی مختصر روداد منعقدہ ۲۰/۲۱/۲۲/صفر ۱۳۶۸ھ

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا (آٹھواں) مبارک بیان:

پھر حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے زیرِ آیتِ کریمہ وذکرھم بایام اللہ بہت مدلل مشرح ومفصل ودلنشین وجاذب قلوب اہل ایمان، نکات ومعارفِ شریعت وطریقت وعرفان پر مشتمل بیان کئی گھنٹے فرمایا۔

آقائے دوعالم نور مجسم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے فضائل مبارکہ کے دریا بہائے۔ اسی ذیل میں آیتِ کریمہ مذکورہ عنوان سے مجلس میلاد مبارک کا اثبات فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ حضور اقدس علیہ الصلاۃ والتسلیمات کی ولادتِ مبارکہ کا مبارک دن یقیناً وہ دن ہے جس میں تمام ربانی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اور سب نعمتوں کی اصل الاصول نعمت یعنی ذاتِ پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی جلوہ گری اس عالم ظاہر میں ہوئی۔ تو وہ دن یقیناً ایام اللہ میں سب سے عظیم الشان دن ہے اور ایام اللہ کی تذکیر اور ان میں اللہ کی نعمتوں کی تشہیر کا حکم وہ فرمانِ قرآنی صاف صاف دے رہا ہے۔ تو مجلس مبارک کا انعقاد عین تکمیل حکمِ الٰہی ہے۔ اس سلسلے میں فرمایا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اصحابہٖ وآلہٖ اجمعین وبارک وسلم کی لباس بشری میں جلوہ گری کے سبب جو اوصاف بشریت و بظاہر حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام میں تھے اُن سے بھی اُن کے مالک ومولیٰ

محبّ ومحبوب خالق جل وعلا نے نقص وعیب کے سب پہلو قطعاً دور فرما دیئے تھے۔ جیسے حضور اقدس علیہ الصلاۃ والتسلیمات کی مبارک نیند سے غفلت اور مقدس فضلات سے بدبو اور نجاست جسم مبارک سے ٹھگنا ہونا یا بے ڈول لمبا ہونا اسی طرح اور جس قدر بھی اوصاف بشریت حضور اقدس علیہ الصلاۃ والتسلیمات میں پائے جاتے تھے وہ سب عیب ونقص کے پہلوؤں سے قطعاً منزہ تھے۔ اور اسی طرح یہ اعلان فرماتے تھے کہ یہ اگرچہ بظاہر بشر ہیں لیکن ایسے بشر ہیں جن بشر میں کوئی مثل ونظیر نہیں۔ اس موقع پر حضور اقدس علیہ الصلاۃ والتسلیمات کے خاص اور مختص اور فضائل عظیمہ جلیلہ وکثیرہ کا بیان

فرماتے ہوئے ظاہر وباطن کے اندھوں وہابیہ دیوبندیہ وغیرہم امثالہم کے اس زعم خبیث وشنیع کا رد بلیغ فرمایا کہ حضور اقدس علیہ الصلاۃ والتسلیمات ہمارے جیسے معمولی بشر ہیں۔

پاکستان اور لیگ اور لیگ کی پٹھو مراد آبادی نام نہاد سنی کانفرنس کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ لیگ کا وہ پاکستان جس کی تائید وحمایت میں مراد آبادی کانفرنس نے اُس پر شرعی اور فقہی پاکستان کا زور وفریب کا لبادہ زبردستی لاد کر اُسے عوام کے سامنے پیش کیا اور لیگ کے جہنم کا بہتیرے جہال کو ایندھن بناڈالا اُس کی حقیقت یہ ہے کہ اِسی پاکستان نے دین وشریعت کی کھلم کھلا مخالف حرکتیں دین وشریعت سے اعلانیہ اور بے باکانہ مخالفتیں خود پاکستانی مدعیان اسلام کے روزمرہ کے مشغلے ہیں۔

جوان جوان عورتوں کا نہایت بے باکی وآزادی سے بے پردہ وبے حجاب مردوں میں پھرنا، ماہِ رمضان المبارک میں پاکستانیوں کا اعلانیہ اور آزادانہ کھانا پینا اور ایسے ہی اور مخالف شریعت کام کون سے ہیں جو وہاں اُٹھ رہتے ہیں۔

اور جب اُن پر کوئی کچھ رد وانکار کی زبان کھولے تو اس کو وہ جواب ملے جو پیر مانکی صاحب کے بعض متوسل پٹھانوں کو ملا جن کے اس قماش کے پاکستانی بے قیدوں کے رمضان المبارک میں ماہِ مبارک کا احترام ملحوظ نہ رکھنے اور اعلانیہ کھانے پینے اور عورتوں کے بے پردہ پھرنے وغیرہ پر کچھ دار وگیر کرنے پر پاکستان کے محکمۂ پولیس نے اعلان کیا کہ پاکستان ایک آزاد اسٹیٹ ہے اور وہاں ہر شخص کو منمانی آزادی ہے۔ اور خود پیر مانکی کو سرحدی صوبے کے وزیر اعظم عبدالقیوم خاں نے پاکستان میں حکومت شرعیہ کے قیام اور حدود شرعیہ کے نفاذ کے نام نہاد مطالبے کے جواب میں دیا۔ جس میں حدودِ شرعیہ کو پُرانے زمانے کی فرسودہ باتیں بتایا اور کہا کہ اگر میں چور کے ہاتھ کٹواؤں یا زانی کو حد لگاؤں تو مجھ سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا۔ حالانکہ یہ پیر مانکی صاحب کے متبع پٹھان خود بھی پاکستانی تھے اور خود پیر مانکی صاحب پاکستانی لیگی لیڈر۔

تو جب پاکستان میں خود اپنے پیر اور مولوی کہلانے والے لیڈروں کے شریعتِ مطہرہ کے اجرا ونفاذ کے نام نہاد مطالبات کے ساتھ پاکستانی اربابِ حکومت کا یہ برتاؤ ہے تو علمائے حقانی کی سچی

مخلصانہ شرعی آواز وہاں جس قدر سنی جائے گی معلوم ہے۔ اسی سلسلہ میں وہ جو یہاں اب لیگیوں نے کانگریسی اقتدار دیکھ کر کانگریس کا چولا پہنا اور کانگریسیوں کو اپنے دام فریب میں لانے کیلئے بظاہر کانگریسیوں کے جھوٹے اور پرفریب خوشامدیں اپنی حسب عادت دین وشریعت کو بے دریغ پاؤں تلے ملا اور بے باک گستاخ دریدہ دہنوں میں صرف جھوٹی کھوٹی عزت ودولتِ دنیا کی طلبگاری میں وہ ناکردنی کی اور ناگفتنی کہی جس سے رب کریم یقیناً غضب میں آیا اور اُس سے عرشِ عظیم لرزلرز اُٹھا۔

اُس پر بھی مولانا نے شرعی احکام کی روشنی میں ردِ بلیغ فرمایا اور سچے مسلمانوں کے لئے امن ونجاتِ دائمی واقعی کا واحد ذریعہ وہی حکومتِ مصطفےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے دائرے میں عمل واعتقاد ظاہر وباطن ہر طرح سے کامل طور پر آجانا اس راہ میں پکی استقامت اور صبر پر عمل پیرا ہوجانا بتاتے ہوئے فرمایا کہ آج کل کے بہتیرے مدعیانِ اسلام ابھی تک اس پر عمل پیرا نہیں ہوئے ہیں۔ لہٰذا ابھی وہ اور پیسے جائیں گے۔ اور طرح طرح کی مصیبتوں اور ہلاکتوں میں مبتلا ہوں گے۔ یہاں تک کہ چھنٹی ہوکر صرف وہ رہ جائیں جو صرف اللہ ورسول جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے رجوع کریں، مشرکین وکفار اغیار واشرار سب سے اپنی آس توڑ کر صرف ایک اللہ واحد قہار اور اُس کے حبیب احمد مختار جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والسلام ہی سے اپنی آس لگائیں۔ انہیں سے مدد چاہیں اور ان کے قہر سے اُنہیں کی پناہ تب اُن کیلئے نجات ونور ہوگا۔ اور دنیا وآخرت میں انہیں کو حاصل ابدی دائمی ظاہری وباطنی جسمانی وروحانی راحت وسرور۔

حضرت مولٰینا نے یہ بھی واضح فرمایا کہ غلبہ اور عزت کا مدار کثرت تعداد وافراد اور زیادتِ جاہ ودولتِ دنیا پر نہیں بلکہ حقانیت اور حق پرستی ایمان وعمل صالح پر ہے۔ اور اس کی شاہد عہدِ مبارک رسالت اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مقدس دورِ خلافت کی تاریخ ہے۔ اور قرآن مجید وحدیث حمید کے مبارک ارشادات۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ فقیر بہت کمزور اور بیمار ہے اس لئے اس روداد کی سردست تکمیل سے معذور ہے)

(اشاعت قدیم)

ماخوذ از: ''اہل سنت کی آواز'' جلد دوم حصہ ۹/۸
عرس مبارک قاسمی قادری برکاتی کی مختصر روداد منعقدہ ۲۰/۲۱/۲۲/صفر ۱۳۶۸ھ

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت کا (نواں) بیان:

پھر حضرت شیر بیشۂ اہل سنت ابوالفتح مولٰنا حشمت علی خان صاحب دامت مکارمہم نے اپنا دلنشین مسلسل ومدلل ومبارک نورانی بیان زیرِ آیت کریمہ یا ایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصٰبرین۔ آغاز فرمایا۔ آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فضائل کریمہ کے انوار سے اہل ایمان کے قلوب کو روشنی تازہ بخشی اسی مضمون میں اعدائے دین پر ردوطر فرماتے ہوئے شرعی ایمانی اسلامی سچی تہذیب اور نیچری کفری جھوٹی کھوٹی تہذیب کا فرق واضح فرماتے ہوئے بتایا کہ پہلی کا خلاصہ اللہ ورسول جل وعلا وعلیہ الصلاۃ والسلام اور اُن کے پیاروں کا ادب ومحبت اُن سے گرویدگی اور عقیدت ہے اور اُن کے دشمنوں بدگویوں اُن کی بارگاہِ عالی میں گستاخوں بدتمیزوں سے ظاہر وباطن میں دینی ایمانی نفرت وعداوت اور مطابق احکام شریعت حتی الوسع اپنے قول وعمل سے اس کا اظہار واعلان ہے۔ اور دوسری کا خلاصہ بس اتنا ہے کہ جو اس نئی تہذیب کے مہذب بدتہذیبوں کی خوشامد اور مدح وستائش میں جھوٹ کے پُل باندھے۔ ان کے چہیتے پیاروں اہل وعیال ووالدین ودوستوں وغیرہم کو جھنڈے چڑھائے وہ بہت اچھا بڑا مہذب نہایت سنجیدہ اور روشن خیال اور چنیں چناں ہے۔ اگرچہ اللہ ورسول اور اُن کے محبوبوں جل وعلا وعلی سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کا کیسا ہی دشمن بدگو بے ایمان ملحد گمراہ ہو۔ اور جو انہیں اور اُن کے چہیتے پیاروں کو جناب وحضور کی جگہ آپ اور تم ہی کہہ دے بیانِ حکم شریعت ہی کیلئے بوقت ضرورتِ صحیحہ شرعیہ ہی اُن کے کسی واقعی قول وفعل کفر وضلال ووبال ونکال پر کوئی سچی گرفت کرے وہ سخت بدتہذیب بڑا گلہاز را گنوار ہے۔ اسی ذیل میں پیر نیچر نے جو حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہما الصلاۃ والسلام اور اور اُن کے والدۂ ماجدہ مریم بتول علیٰ ابنہا الکریم وعلیہا الصلاۃ والسلام کی شانِ پاک میں سخت ترین گستاخیاں کیں، گالیاں دیں، روح اللہ کو معاذ اللہ یوسف نجار کا زنا زادہ بچہ بتایا۔ اور بک

ڈالا کہ اُن کا بغیر باپ کے پیدا ہونا (جو قرآن کریم کا منطوق و منصوص صریح و واضح بے شک و بے شبہ ہے)اول تو سرے سے معاذ اللہ ثابت ہی نہیں اور اگر ہو بھی تو اس میں کمال ہی کیا ہے۔ برسات میں ہزاروں کیڑے مکوڑے بغیر ماں باب دونوں سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور حضرت سیدہ مریم کو جن کو قرآن کریم صدیقہ فرماتا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ کھلے منہ زانیہ کہا۔ اور مرتد قادیانی نے اس کفریہ میں پیر نیچرا کفر کی اندھی تقلید کر لی۔ جیسے انکارِ ختم نبوت میں قادیانی نانوتوی کے پیچھے آنکھیں بند کر کے لگ لیا۔ مولانا نے ان سب خبثاء پر ردِ بلیغ فرمایا اور فرمایا کہ جب پیر نیچر خود قائل ہوا کہ برسات میں ہزاروں کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے رہتے ہیں تو اس کے اس زعمِ ملعون کا کہ حضرت کلمۃ اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا صرف بغیر باپ کے پیدا ہونا خلاف عقل ہے۔ اور مخالفِ فطرت۔ جس پر اُس نے روح اللہ اور اُن کی والدہ ماجدہ صدیقہ طاہرہ علیہا الصلاۃ والسلام کی شانِ اقدس میں اپنی ان ملعون گستاخیوں کی بنا رکھی۔ تو خود اُسی کے منہ سے رد ہو گیا۔

حضرت مولٰینا عبدالغنی صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کانپوری صدر اول جماعت اہل سنت مارہرہ مطہرہ کے واقعۂ وصال مبارک کے تذکرے میں اُن کے تصلب فی الدین کی مدح فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایک بار انہوں نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کونڈوں والی ۲۲ /رجب شریف کی نیاز مبارک اُس کے آدابِ خاص کورے صاف کونڈوں میں پوریاں رکھنے وغیرہ کے ساتھ دِلائی تھی۔ اور حضرت مولٰینا [یعنی حضور مظہر اعلیٰ حضرت] بھی وہاں موجود تھے اور مولوی عبدالرزاق صاحب مولٰینا عبدالغنی صاحب مرحوم کے والد بھی جن کی نسبت خود مولٰینا عبدالغنی صاحب فرماتے تھے کہ ان میں مداہنت ہے وہ بھی تھے۔ اُنہوں نے اپنے صاحبزادے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ تم اِس نیاز کا تو یہ اہتمام خاص کرتے ہو جو بارہویں شریف کا بھی نہیں کرتے۔ جبھی تو وہابیہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ بزرگانِ دین کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے بھی زیادہ محبوب و معظم مانتے ہیں۔ مولٰینا عبدالغنی صاحب نے جواب

کیلئے مولٰنا [یعنی حضور شیر بیشہ سنت] کی طرف رجوع کرایا۔ تو مولٰنا نے برجستہ فرمایا کہ اس کوڑھ
مغز وہابی ملعون سے کہئے کہ تو جورات میں اپنی بیوی کو چپر کھٹ پر لٹاتا اور جس طرح اُسے دبوچ
لیتا اور چومتا چاٹتا ہے کیا ایسے ہی اپنی اماں جان سے بھی کرتا ہے؟ تو تو نے اپنی بیوی کو اپنی اماں
سے زیادہ معظم و محبوب رکھا اور حقیقت یہ ہے کہ۔

''ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد''

پھر بزرگانِ دین کی عظمت و محبت سنی مسلمان اسی لئے تو کرتے ہیں کہ وہ رسول کی بارگاہ
میں محبوب و معظم ہیں۔ تو ان کی عظمت و محبت اسی طرح عین محبت و عظمت رسول ہے۔ علیہ الصلاۃ
والسلام۔ نیاز مندانِ خاص اپنے استاد اور مرشد اور مربی کے حضور میں اُس کے بچوں کو پیار کرتے
انہیں گود میں بیٹھاتے، اُن کو تحفے اور ہدیے پیش کرتے ہیں کہ اس طرح یہ ہمارا مرشد اور استاد اور
مربی ہمیں اپنے پیارے بچوں کا محبّ و مخلص و خادمِ خاص جان کر ہم سے خوش ہو اور وہ استاد اور
مرشد اور مربی اُسے اپنے ہی ساتھ اپنے اُن نیاز مندوں کی محبت و تعظیم سمجھ کر اُن سے خوش ہوتا
اور اُن کو اپنے لطف و عنایت کے انعام و اکرام سے سربلند کرتا ہے۔ تو وہابیہ ملاعنہ کا وہ اعتراض
صرف محبانِ خدا سے اُن کے عناد و عداوت پر مبنی اور اُسی سے ناشی ہے۔

پاکستان میں جو خباثات دین و شریعت سے آزادیاں اور بے قیدیاں اور کفریات و ضلالات
اور دوسری شناعات ہو رہی ہیں اُن میں سے بعض کا حوالہ دیتے ہوئے مولٰنا نے فرمایا کہ ایسی نام
نہاد اسلامی سلطنت سے تو اب بھی پاکستانیوں کے بقول یہ ہندوستان جہاں ضرور اکثریت کی حکومت
ہے اور اکثریت ہے غیر مسلموں کی ہم غربائے اہل سنت کیلئے غنیمت ہے۔

اگلے دینداروں ہمارے سلف صالحین رضی اللہ علیہم اجمعین نے راہ حق میں جو تکلیفیں
سہیں اور مصیبتیں اُٹھائیں اُن کے متعدد واقعات حضرت مولٰنا نے بیان فرمائے۔ اُن میں سے
ہے ایک واقعہ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا کہ واقعۂ کربلا کی مصیبت عظمٰی برداشت
فرمانے کے بعد عبدالملک بن مروان حضرت کو مدینہ منورہ سے قید کر کے ہتھکڑیاں ہاتھوں میں اور

لوہے کا طوق گردنِ مبارک میں اور لوہے کی بھاری بھاری بیڑیاں مبارک پاؤں میں ڈال کر لے گیا۔اور نگہبان مقرر کر دیئے۔حضرت زہری رخصت ہونے کیلیئے اُس خیمے میں گئے جس میں حضرت امام قید تھے۔وہ جسم مبارک جو کثرت طاعت وعبادت سے پہلے ہی سے بظاہر حال نحیف وضعیف تھا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سے شفیق ومہربان والد اور علی اکبر اور علی اصغر کے سے جوان وخوردسال بھائیوں اور دوسرے قریبی اعزہ واحباب مخلصین کی اُن مظالم کے ساتھ شہادتوں اور واقعۂ کربلا کے بعد اہل بیتِ کرام اور خود حضور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پیش آنے والی سخت ترین روحانی اور جسمانی اذیتوں اور تکلیفوں سے اور بھی زادت زار ہو چکا تھا اُس پر یہ بوجھل بیڑیوں اور ہتھکڑیوں اور طوق کی قید کی شدتوں کو دیکھ کر حضرت زہری رو پڑے اور عرض کیا کاش میں آپ کی جگہ ہوتا اور حضور آزاد ہوتے۔امام نے کسی بے صبری اور بے چینی کا اظہار فرمانے کی جگہ حضرت زہری کی اور تسکین اور تسلی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اگر تمہیں یا اور ہمارے مخلصین کو کفار ومشرکین وغیرہم دشمنانِ دین یا اور دوسرے اعداو ظالمین سے کوئی غم اور دُکھ پہنچے تو چاہئے کہ عذاب الٰہی کو یاد کرو۔تو وہ غم آسان ہو جائے گا۔کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ قید ہمیں تکلیف دیتی ہے؟اگر ہم چاہیں تو یہ نہ رہے یہ تو ہم نے اس لئے رہنے دی ہے کہ یہ ہمیں عذابِ الٰہی کی یاد دِلاتی ہے۔یہ فرما کر اپنے ہاتھ اور پاؤں بیڑیوں ہتھکڑیوں سے نکال لئے۔اور اپنی قدرت دِکھا کر پھر ویسے ہی کر لئے۔

ایک اور واقعہ یہ بیان فرمایا کہ زمانۂ سیدنا موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک محبّ خدا سے ملنے حضرت کلیم علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لے گئے۔دیکھا کہ اُن کا سارا جسم مبارک زخمی ہے۔اور بھڑیں اُن کے بدن سے تکے نوچ کر کھا رہی ہیں اور وہ ہر بار اللہ ہی کا نام لیتے ہیں اور اُسی کی یاد میں غرق ہیں۔حضرت کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے استفسار پر اُنہوں نے عرض کیا کہ میری دو تمنائیں ہیں۔ایک تو یہ کہ میں اللہ کے رسول موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر اُن کے فضائل معلوم کر کے غائبانہ ایمان لا چکا ہوں۔آرزو ہے کہ ایک بار زندگی میں ان کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو جائے۔دوسری یہ کہ میں نے عرصۂ دراز سے ٹھنڈا پانی نہیں پیا وہ پی لوں۔حضرت کلیم علیہ الصلاۃ والسلام نے

فرمایا کہ تمہاری پہلی آرزو تو پوری ہوگئی۔ میں ہی موسیٰ کلیم ہوں۔ علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ اوراب تم کو ٹھنڈا پانی بھی لاکر پلاتا ہوں۔ اور پانی لانے تشریف لے گئے۔ واپس آنے پر دیکھا کہ اُن کو تو کسی درندے نے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا ہے۔ سر الگ پڑا ہے ہاتھ پاؤں الگ الگ۔ اللہ اکبر! رب کریم سے عرض کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو جواب ملا کہ ایک آرزو تو اُس کی ہمارے لئے خاص تھی یعنی ہمارے رسول یعنی تم سے ملاقات وہ ہم نے عطا فرمادی۔ دوسری پانی والی اُس کی نفس کی تھی۔ تو جو ہمارے محبّ ہونے کا دعویٰ کرے اور ہمارے سوا کچھ اور اپنے نفس کے لئے چاہئے اُس کے ساتھ ہم یہ برتاؤ فرماتے ہیں۔

اسی سلسلے میں خود حبیب رب العلمین مالک دوجہاں حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے کاشانۂ اقدس سے کئی کئی روز دھواں نہ اُٹھنے اور کچھ نوش فرمائے بغیر صوم وصال رکھنے اور کئی کئی روز بعد بھی چند سوکھے چھواروں سے روزہ افطار فرمانے اور ایسے ہی اور دنیاوی مشقتیں اور تکلیفیں راہِ حق میں حق کیلئے اختیار فرمانے کے تذکرے کے بعد فرمایا کہ آج جو حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کی غلامی کا دعویٰ رکھتے اور پھر دنیا کی مصیبتوں تکلیفوں پر اظہارِ بے صبری کرتے ،چیختے پیٹتے ہیں کیا اُن پر ایسی ہی آفتیں پڑیں، ایسی ہی مصیبتیں بیتی ہیں؟ پھر جو مصیبتیں اُن رونے والوں پر پڑیں، جو بلائیں اُن پر ٹوٹیں وہ خود اُن کی اور اُن کے اپنے بننے والوں کی بُلائی ہوئی ہیں۔

اِسی سلسلے میں لیگ اور مرادآبادی کانفرنس کا ردِّ بلیغ فرما کر فرمایا کہ پھر اب رونا کیوں ہے؟ تم نے تو خود ہی چاہا اور اپنے سچے مخلص رہنماؤں علمائے کرام اہل سنت کے ارشادات کی طرف سے لیگ کے ناپاکستان کی اندھی محبت کی دُھن میں اپنے کان بہرے کر لئے تھے۔ رہے دیندار غریب مظلوم سنی مسلمان تو اُنہیں تو اُن کا ایمان یہ بتاتا ہے کہ الدنیا سجن المؤمن وجنة الكافر دنیا مسلمانوں کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کیلئے جنت۔ قید خانے میں مصیبت اور پابندی تو ہوگی ہی۔ سچے دیندار مسلمان کیلئے دنیا میں سراسر قیدیں اور پابندیاں ہی ہیں۔ جیسے جیل میں جیلر کے احکام کی ہر قیدی کو ہر کام میں پابندی کرنا ہوتی ہے اور جو نہ کرے اور آزادی برتے اُسے سزا دی جاتی ہے۔

ایسے ہی بلا تشبیہ دنیا میں ہر سچے مسلمان پر شریعتِ مطہرہ کی ہر کام میں نگرانی اور پابندی اور اُس راہ میں مخالفین و معاندین حق کی طرف سے پیش آنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں کو رضائے حق کیلئے صبر و تسلیم و رضا سے برداشت کرنا اور عزم و ہمتِ ایمانی اور اعتماد و توکل علی اللہ سے اُن کا مقابلہ کرنا لازم ہے۔ مسلمان دنیا کی ہوا و ہوس کی آزادی کا طلبگار نہیں۔ اس آزادی کے طلبگار کفار و فجار رہیں۔ سچا مسلمان تو عقبیٰ میں عذابِ نار اور دنیا و اخریٰ دونوں میں اور ہر جگہ غضب و قہر قہار سے آزادی چاہتا ہے۔ جس کیلئے ہم غریبوں مجبوروں مظلوموں دیندار سنی مسلمانوں کو نہ توپ تفنگ کی حاجت نہ ہرتال اور اسٹرائیک کی ضرورت، نہ خود ہمارے لئے مضر قانون شکنی۔ اور بے سود شور و غوغا مچاتے پھرنا کام کی بات نہ اغیار کے سامنے کونسلوں اور اسمبلیوں وغیرہا کی رکنیت کیلئے دست سوال دراز کرنے اور ووٹوں وغیرہا کے چکر میں پڑ کر عافیت تنگ کر لینے کی ضرورت، نہ حکومت وقت سے ٹکراؤ کی حاجت۔ بلکہ جو اس ٹکراؤ کا ہم غرباء کو مشورہ دے وہ ہمارا دوست نہیں۔ بلکہ کھلا دشمن ہے۔ جو اس طرح ہمیں بالکل فنا کر دینا چاہتا ہے۔ ہمیں تو صبر و قناعت و اعتماد و توکل علی اللہ تعالیٰ کرنے اتباع شریعت اور اللہ و رسول جل وعلا و علیہ الصلاۃ والسلام کے احکام کی فرمانبرداری درکار ہے۔ اور اسی سے ہمارا بیڑا پار ہے۔

جس قدر اطاعت و اتباعِ احکام شریعت پر ہمیں اس وقت قدرت ہے وہ کرنے لگیں اُس کے دینی و دنیوی فوائد فوراً آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ اور اسی سے اور مزید کامل مکمل اتباعِ احکام شریعت کی راہ ہمارے لئے بکرمہٖ تعالیٰ کھلے گی۔ اور جب ہم فاتبعونی کی تعمیل کریں گے تو یحببکم اللـــہ کے جلوے ہمیں محبوبِ حق بنا دیں گے۔ اور اللہ عزوجل جس سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ بھی اُس سے محبت رکھیں۔ اور تمام عالم میں ندا کرا دیں کہ فلاں محبوبِ خدا ہے۔ عالم والے بھی اُس سے محبت رکھیں اور پھر محبوب حق کے لئے خلائق میں مقبولیت پیدا فرما دی جاتی ہے۔ اس طرح مصیبتوں اور تکلیفوں کے اس قرآنی نسخے کے استعمال سے ہمارے دشمن بھی اگرچہ وہ اہل اقتدار حکام ہوں یا دیگر افرادِ عوام ہمارے محب و مطیع و تابع بنا دیئے جائیں گے۔ ساری مصیبتیں دور۔ یا وہی ہمارے لئے راحت و سرور ہو جائیں گے۔ [باقی باقی]

حضرت سید ظفر احمد صاحب قادری رضوی فتحپوری

قلب مومن کی ضیا مظہر اعلیٰ حضرت — دین وسنت کی جلا مظہر اعلیٰ حضرت

جان ودل تجھ پہ فدا مظہر اعلیٰ حضرت — عاشق دین خدا مظہر اعلیٰ حضرت

مضطرب دید کے ہیں قادری رضوی تیرے — جلوۂ زیبا دکھا مظہر اعلیٰ حضرت

گرگ ہیں چاروں طرف بہر خدا اُن سے بچا — اپنے دامن میں چُھپا مظہر اعلیٰ حضرت

زہر حلقوں میں اُتارا ہے دکھا کر شربت — اپنی رحمت سے بچا مظہر اعلیٰ حضرت

تاب ہے کس میں جو سامنے تیرے آئے — پرتو شیرِ خدا مظہر اعلیٰ حضرت

مصطفیٰ پیارے کا پیارا ہے یہ شیر سُنت — بزمِ رضوی کا شہا مظہر اعلیٰ حضرت

ڈگمگاتے ہیں قدم آج پریشانی سے — اپنے گرتوں کو بچا مظہر اعلیٰ حضرت

عبد ہے تو تو عُبیدِ رضوی کا رضوؔی — تجھ کو داماں ملا مظہر اعلیٰ حضرت

اے ظؔفر خوف نہیں دین کے غداروں سے

سر پہ ہیں غوث ورضا مظہر اعلیٰ حضرت

پیغامِ مسلکِ اعلیٰحضرت

جس سنی حنفی مسلمان کہلانے والے نے جان بوجھ کر مکۂ معظّمہ یا مدینۂ طیبہ میں یا اور کہیں ابن سعود مردود خذلہ المعبود کے مقرر کردہ اُس کے ہم عقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھی وہ بحکم شریعت مطہرہ وہابی نجدی کو قابل امامت مسلمان سمجھ کر خود کافر مرتد زندیق ہوگیا۔ اُس کا ایمان واسلام ہی معاذاللہ جاتا رہا تو اُس کی نماز باطل اُس کا روزہ باطل اُس کی زکوٰۃ باطل اُس کا حج باطل۔ وہ حاجی نہیں بلکہ بے دین پاجی ہے اور مقدس دین اسلام کا ہاجی ہے۔ سنی مسلمانوں پر فرض شرعی ہے کہ ایسے شخص سے جملہ اسلامی تعلقات قطعاً ختم کردیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اُس پر فرض قطعی ہے کہ وہ نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے توبہ کر کے تجدید اسلام وتجدید نکاح کرے۔ استطاعت ہو تو دوبارہ حج اُس پر فرض ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ حشمتیہ جلد اص ۱۶۲)